اکابر علماء اسلام کے علم اور خدمات علم کے متعلق نفیس اوراق
اور نادر معلومات سے بھرپور دلچسپ اور عظیم کتاب

حکایاتِ علم و علماء

تألیف

مولانا اِمداد اللہ انور
اُستاذ جامعہ قاسم العلوم، مُلتان
خلیفۂ مجاز حضرت سید نفیس الحسینی قدس سرہ العزیز
سابق معین التحقیق مفتی جمیل احمد تھانویؒ جامعہ اشرفیہ لاہور
Cell: 0300-6351350

دارُالمعارف مُلتان
Cell: 0300-6351350

اکابر علماء اسلام کے علم اور خدمات علم کے متعلق نفیس اوراق
اور نادر معلومات سے بھرپور دلچسپ اور عظیم کتاب

تألیف

مولانا اِمداد اللہ انور
اُستاذ جامعہ قاسم العُلوم، مُلتان
سابق مُعین التحقیق مفتی جمیل احمد تھانویؒ جامعہ اشرفیہ لاہور

دارُالمعارف
جامعہ قاسم العلوم گلگشت کالونی ملتان
رابطہ نمبر: 0300-6351350=061-4012566

ملنے کے پتے

مولانا مفتی محمد امداد اللہ انور جامعہ قاسم العلوم کچہری روڈ ملتان

رابطہ نمبر: 0300-6351350=061-4012566

مکتبہ رحمانیہ اقرأ سنٹر اردو بازار لاہور	نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی
مکتبۃ العلم اردو بازار لاہور	بیت القرآن اردو بازار کراچی
صابر حسین شمع بک ایجنسی اردو بازار لاہور	اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور	مکتبہ رشیدیہ اردو بازار کراچی
مکتبہ سلطان عالمگیر اردو بازار لاہور	مکتبۃ الاحمد ڈیرہ اسماعیل خان
ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور	مکتبہ فریدیہ جامعہ فریدیہ E/7-اسلام آباد
بک لینڈ اردو بازار لاہور	مکتبہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی
اسلامی کتب خانہ اردو بازار لاہور	مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ
مولانا اقبال نعمانی سابقہ طاہر نیوز پیپر صدر کراچی	مکتبہ عارفی جامعہ امدادیہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
مظہری کتب خانہ، گلشن اقبال، کراچی	مکتبہ مدینہ بیرون مرکز رائے ونڈ
مکتبہ زکریا بنوری ٹاؤن کراچی	مدرسہ نصرت العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
مکتبہ دارالعلوم کراچی ۱۴	مکتبہ رشیدیہ نزد جامعہ رشیدیہ ساہیوال
قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی	ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان
اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی	مکتبہ امدادیہ نزد خیر المدارس ملتان
دارالاشاعت اردو بازار کراچی	ادارہ اشاعت الخیر بوہڑ گیٹ ملتان
ادارۃ المعارف دارالعلوم کراچی ۱۴	یونیورسٹی بک ایجنسی پشاور
ملک سنز کارخانہ بازار فیصل آباد	مکتبہ حقانیہ نزد خیر المدارس ملتان
مکتبہ علمیہ سلام کتب مارکیٹ بنوری ٹاؤن کراچی	مکتبہ مجیدیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

اور ملک کے سب چھوٹے بڑے دینی کتب خانے

نام کتاب : حکایات علم وعلماء

تالیف : علامہ مفتی محمد امداداللہ انور دامت برکاتہم
رئیس التحقیق والتصنیف دارالمعارف ملتان
استاذ تخصص فی الفقہ جامعہ قاسم العلوم ملتان
سابق معین التحقیق، مفتی جمیل احمد تھانوی جامعہ اشرفیہ لاہور
خلیفہ مجاز حضرت سید نفیس الحسینی رحمۃ اللہ علیہ
کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر

ناشر : مولانا امداداللہ انور دارالمعارف ملتان

فون نمبرز : 0300-6351350=061-4012566

اشاعت اول : ذوالحجہ ۱۴۲۸ھ بمطابق دسمبر ۲۰۰۸ء

صفحات : 256

ہدیہ : =/ روپے

کمپوزنگ: محمد اظہر

فہرست

[باب 2] فقہ اور فضیلت فقہ

	[باب16] قوت حافظہ	

کلمہ آغاز

الحمد لله رب العالمين حمدايوا فی نعمه ويكا فی مزيده وصلوة الله وملائكته وانبيائه ورسله و جميع خلقه على محمد و آل محمد ورحمة الله وبركاته بعدد كل حرف جرى به القلم. اما بعد!

انسان کی فطرت میں ہے کہ جب اس کو واقعات و حکایات کی صورت میں بات بیان کی جائے تو اس میں پوری دلچسپی لیتا ہے اور اس کے اثر کو قبول کرتا ہے۔ اس غرض سے اسلام کے ابتدائی سات صدیوں کے اکابر علماء محدثین و فقہاء کے طلب علم اور خدمات علم کے متعلق سینکڑوں مفید حکایات جمع کی ہیں جن میں یہ درس موجود ہے کہ اکابر کا علم کیا تھا اور کس محنت سے اس کو انہوں نے علم کو حاصل کیا اور اس کی حفاظت کی اور اس کو آگے پہنچایا اور ہمیں ان سے کیا سبق ملتا ہے۔

انشاء اللہ اس کے پڑھنے سے ہمیں اسلامی تعلیم و تدریس میں سچی لگن اور مکمل شوق و ذوق سے اس کی خدمت کی توفیق اور کوشش نصیب ہوگی اور یہ کتاب طلباء، علماء اور عوام الناس کے لئے مفید اور تحصیل علم کے لئے پورے شوق کا وافر سبب بنے گی۔

امداد اللہ انور

20-04-08

انتساب

علماء کی اس جماعت کے نام جن کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کے تفسیری آثار اور احادیثِ رسول کی حفاظت سپرد فرمائی اور ان کو ان کی سمجھ اور تحریر کی توفیق دی، ان کی رعایت وحراست پر قوت بخشی، ان کو ان سنن اور آثار مفسرہ کی قراءۃ اور درراستہ محبوب کر دی اور مشقت، تھکاوٹ اور سفر میں آنا جانا، جان و مال کو خرچ کرنا اور خوفناک وادیوں اور حالات کو سہنا آسان کر دیا۔

یہ ایک شہر سے دوسرے شہر، ایک ملک سے دوسرے میں سفر کرتے تھے، علم کی ہر وادی میں گھس جاتے تھے، پراگندہ سر، پھٹے کپڑے، خالی پیٹ، خشک ہونٹ، اڑی ہوئی رنگت، پگھلے جسم ایک ہی دھن میں رہتے تھے علم کو اپنا شعار بنالیا تھا، نہ بھوک ان کے سامنے رکاوٹ بنتی تھی نہ پیاس، نہ گرمی اکتاہٹ میں ڈالتی تھی نہ سردی، راسخ عقل اور مضبوط رائے سے ان کے دل حق کا ٹھکانہ تھے، خلاف واقعہ جھوٹی روایات، بے دینوں کی اختراع اور کاذبین کے افتراء سے محفوظ تھے۔ صحیح احادیث کو سقیم سے جدا کرتے تھے اور قوی کو کمزور سے الگ کرتے تھے۔

اگر تم ان کو رات کے وقت دیکھو تو اپنے مسموعات علم کی تحریر میں چوکس اور جو علم حاصل کیا تھا اس کی تصحیح میں مصروف ہوتے تھے، آرام دہ بستروں کو چھوڑ دیا تھا نیند ان پر غالب آ کر ان کو سلا دیتی اور ان کے ہاتھوں سے ان کے قلم گر جاتے تو گھبرا کر اٹھ جاتے، محنت طلب علم سے ان کی کمر دھتی تھی، راتوں کے جاگنے نے ان کے دماغ کو چکرا دیا تھا انہوں نے انگڑائی لی تاکہ اپنے بدن کی تکان کو اتار دیں اور ایک جگہ سے دوسری جگہ بدلی تاکہ نیند کو اڑا دیں اور اپنی آنکھوں کو اپنے ہاتھوں سے مسل کر پھر لکھنے کی حرص میں لگ گئے اور اسی کی طرف اپنی خواہش کو لگالیا۔

ان کی ان کوششوں سے تمہیں معلوم ہوگا کہ وہ اسلام کے رکھوالے اور ملکِ علاّم کے چوکیدار ہیں۔

جب انہوں نے اپنے بعض مقاصد کو پورا کرلیا تو اپنے وطنوں کو لوٹ گئے اور مسجدوں کو اپنا ٹھکانہ بنالیا۔ مشاہد اسلام کو آباد کیا، تواضع کا لباس پہنا باہم امن و آشتی سے رہے، زمین پر مسکنت سے چلے نہ پڑوسی کو تکلیف دی نہ باعث ننگ وعار کام کا ارتکاب کیا حتیٰ کہ جب کسی گمراہ نے گمراہی پھیلائی یا دین سے برگشتگی دکھلائی تو ایسے نمودار ہوئے جیسے شیر اپنی کچھار سے نکلتا ہے اور معالم اسلام کی حفاظت کرنے لگے۔ فقط

راقم الحروف

امداد اللہ انور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله ذی المنّ والإحسان، والقدرة والسلطان، الذی أنشأ الخلق بربوبيته، وجنّسهم بمشيته، واصطفى منهم طائفة أصفياء، وجعلهم بررة أتقياء، فهم خواص عباده، وأوتاد بلاده، يصرف عنهم البلايا، ويخصهم بالخيرات والعطايا، فهم القائمون بإظهار دينه، والمتمسكون بسنن نبيه، فله الحمد على ما قدّر وقضى، وأشهد أن لا إله إلا الله الذی زجر عن اتخاذ الأولياء دون كتابه واتباع الخلق دون نبيه صلى الله عليه وسلم وأشهد أن محمدا عبده المصطفى، ورسوله المجتبى، بلّغ عنه رسالته. فصلى الله عليه آمرا، وناهيا ومبيحا وزاجرا، وعلى آله الطيبين الطاهرين دائماً ابداً.

اما بعد!

علم وعلماء کے متعلق نہایت نفیس اور علمی حکایات اور نکات کو اکابرین اسلام کی مختلف مستند کتابوں سے با حوالہ جمع کر کے شائقین علم کی خدمت میں یہ مجموعہ پیش کر رہے ہیں جس سے اہل طلب حضرات کا شوق علم اور اہمیت علم بڑھے گا اور اکابر کے علمی کے لطائف اور حکایات سے لطف اندوز ہوں گے اللہ تعالیٰ ہماری اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے اور طلباء اور علماء کے لئے اس کو مفید بنائے۔

چنانچہ ہم آئندہ اگلے صفحات میں ان حکایات ونکات کو بیان کرتے ہیں ان کو شوق سے پڑھیں اور آگے لوگوں کو بیان کریں اللہ آپ کے علم میں برکت دے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب نمبر-1

فضیلت علم

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے علم کی فضیلت

(حکایت نمبر-۱) حضرت ابوالعجفاء فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر میری حضرت معاذؓ سے ملاقات ہو پھر میں ان کو امت کا والی بنادوں۔ پھر اللہ سے ملاقات ہو اور اللہ پوچھے کہ تم نے امت محمد ﷺ پر کس کو خلیفہ بنایا ہے تو میں کہوں گا میں نے آپ کے نبی اور آپ کے بندے سے سنا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ معاذ بن جبل (قیامت کے دن) جب تشریف لائیں گے تو علماء سے ایک پتھر پھینکنے کی مسافت جتنا آگے آگے ہوں گے۔(۱)

---

(۱) أخرجه ابو نعيم في "الحلية" ۲۲۹/۱، وليس فيه "برتوة" وأخرجه ابونعيم ۲۲۸/۱، وابن سعد ۳/۲/۱۲٦ من طريق سعيد بن أبي عروبة، عن شهر بن حوشب، عن عمر۔ وأخرجه ابو نعيم ۲۲۹/۱ من طريق قتيبة بن سعيد، عن عبدالعزيز بن محمد، عن عمارة بن غزية، عن محمد بن كعب قال، قال رسول الله ... وانظر "المجمع" ۳۱۱/۹، وأخرجه أحمد ۱۸/۱ من طريق صفوان عن شريح بن عبيدة وراشد بن سعد وغيرهما قالوا: لما بلغ عمر ... والنص أطول۔ سير اعلام النبلاء ۱/٤٤٦۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی شان

(حکایت) امام شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے (قرآن شریف کی آیت کو یوں بدل کر) پڑھا اِنَّ مَعَاذًا کَانَ اُمَّۃً قَانِتًا لِلّٰہِ حَنِیْفًا تو آپؓ سے حضرت فروہ بن نوفل نے عرض کیا کہ قرآن شریف میں تو آیت اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ سے شروع ہوتی ہے۔ لیکن حضرت ابن مسعودؓ نے آیت کو پھر اسی طرح دہرایا، پھر فرمایا امت کا معنی معلّم خیر ہے اور قانت کا معنی فرمانبردار ہے اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ایسے ہی تھے۔ (۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی شان

(حکایت) حضرت زید بن وھبؒ فرماتے ہیں میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک حضرت عبداللہ بن مسعودؓ تشریف لائے اور حالت یہ تھی کہ جو حضرات آپ کی خدمت میں بیٹھے ہوتے تھے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے قد کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے ان کو چھپالیا تھا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا تو ہنس پڑے۔ پھر حضرت عمرؓ آپ سے باتیں کرتے رہے اور آپؓ کے چہرے پر بڑی رونق تھی۔ آپ ہنستے بھی رہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ آپ کے سامنے کھڑے رہے پھر جب واپس لوٹے تو حضرت عمرؓ اس وقت تک آپؓ کو دیکھتے رہے جب تک کہ حضرت ابن مسعودؓ آپ کی نظروں سے اوجھل نہ ہو گئے۔ پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ابن

---

(۲) أخرجه أبو نعيم في "الحلية" ۱: ۲۳۰، والحاكم ۳: ۲۷۱-۲۷۲ من معظم هذه الطرق. وصححه ووافقه الذهبي۔ وعلق بعضه البخاري في تفسير سورة النحل ۸: ۳۸٤ وانظر شرح الحافظ وتعليقه على هذا الأثر۔ سير اعلام النبلاء ۱/ ٤٥١۔

مسعودؓ وہ برتن ہے جو علم سے بھرا ہوا ہے۔ (۳)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی وسعتِ علم

(حکایت) حضرت لیثؒ ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں۔ وہ ایک اور آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپؓ مسجد نبوی میں تشریف لائے۔ آپؓ کے ساتھ بادشاہ کے درجے کے بڑے بڑے حضرات تھے کوئی تو آپؓ سے کسی فرض مسئلے کے بارے میں پوچھ رہا تھا، اور کوئی حساب کے بارے میں اور کوئی کسی حدیث کے بارے میں پوچھ رہا تھا ،اور کوئی کسی مشکل مسئلہ کے متعلق پوچھ رہا تھا اور کوئی کسی شعر کے متعلق پوچھ رہا تھا۔ (۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا مقام

(حکایت) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک دن لوگوں کو نماز پڑھائی پھر جب سلام پھیرا تو بلند آواز سے یہ حمدیہ کلمات کہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الدِّیْنَ قِوَاماً ، وَجَعَلَ اَبَا هُرَیْرَةَ إِمَاماً بَعْدَ اَنْ كَانَ اَجِیْرًا لِابْنَةِ غَزْوَانَ عَلٰی شِبْعِ بَطْنِهٖ! وَحَمُوْلَةِ رِجْلِهٖ. (۵)

---

(۳) أخرجه ابن سعد ۱۱۰/۱/۳ وأبو نعيم في " الحلية" ۱۲۹/۱، وأخرجه الفسوي ۵٤۳/۲ في " المعرفة والتاريخ " ، من طريق: عبدالرزاق عن الثوري، عن الأعمش، عن زيد بن وهب، ... وإسناده صحيح۔ سير اعلام النبلاء ٤۹۱/۱۔

(٤) ابن عساكر ۲/۳۷۵/۱۳۔ سير اعلام النبلاء ۳٤۷/۲۔

(٥) أخرجه أبو نعيم في " الحلية " ۳۷۹/۱، وابن عساكر ۱/۱۲۳/۱۹۔ سير اعلام النبلاء ٦۱۱/۲۔

(ترجمہ) تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے دین کو سامان اصلاح بنایا، اور ابو ہریرہ کو امام بنایا۔ بعد اس کے کہ وہ پہلے غزوان کی بیٹی کے اجرت پر کام کرتا تھا۔ اپنا پیٹ پالنے کے لیے اور اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کیلئے۔

حضرت ابن عمرؓ کو طلب علم کا شوق

(حکایت) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے حاضرین سے کہا: مجھ سے ہٹ جاؤ۔ کیونکہ میں اس کے پاس ہوں جو مجھ سے بھی بڑا عالم ہے۔ اگر مجھے یقین ہو کہ میں اب باقی رہ گیا ہوں کہ تم میرے علم کے محتاج ہو تو تب میں تمہیں دین کی تعلیم دوں گا۔ (٦)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا مرتبہ

(حکایت) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے ارشاد فرمایا اگر یہ لڑکا (یعنی ابن عباسؓ حضورؐ کے زمانہ میں) اس عمر کا ہوتا جس عمر کے ہم ہیں تو ہم اس کو کچھ بھی بیان نہ کر سکتے۔ (٧)

علم عبادت سے افضل ہے

(حکایت) حضرت مطرف بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے اور تمہاری بہترین دین داری پرہیزگاری میں ہے۔ (٨)

---

(٦) سیر اعلام النبلاء ٢٣٨/٣

(٧) إسناده صحيح، وهو في " الطبقات " ٣٦٦/٢، و " تاريخ الفسوي " ٤٩٥/١، و " المستدرك " ٥٣٧/٣ من طرق عن الأعمش به۔ سیر اعلام النبلاء ٣٤٧/٣۔

(٨) ابن سعد ١٤٢/٧، والزهد لأحمد ٢٤٠، والحلية ٢١٢/٢۔ سیر اعلام النبلاء ١٨٩/٤۔

علم کی قدر سب سے زیادہ ہے

(حکایت) حضرت ابو العالیہ الریاحی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ مجھے تخت پر بٹھاتے تھے، اور قریش تخت سے نیچے بیٹھتے تھے۔ قریش نے مجھ پر آنکھوں سے اشارے کیے تو حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا علم کی یہی شان ہے کہ وہ شریف کے شرف کو بڑھا دیتا ہے اور مملوک اور غلام کو تخت پر بٹھا دیتا ہے۔(۹)

لونڈیوں کے علماء بیٹوں کی شان

(حکایت) حضرت ابن ابی الزنادؒ فرماتے ہیں کہ مدینہ کے حضرات اپنی لونڈیوں کو اپنی اولاد کی مائیں بنانے کو پسند نہیں کرتے تھے۔ حتیٰ کہ اہل مدینہ میں بڑے اکابر سرداران علم پیدا ہوئے۔ جیسا کہ علی بن حسینؒ اور قاسم بن محمدؒ اور سالم ابن عبداللہؒ (ان سب کی مائیں لونڈیاں تھیں) اور یہ حضرات اہل مدینہ میں علم کے اعتبار سے تقویٰ کے اعتبار سے عبادت کے اعتبار سے اور پرہیزگاری کے اعتبار سے اہل مدینہ پر فائق ہو گئے تھے۔ اس وقت لوگ لونڈیوں میں رغبت کرنے لگے۔(۱۰)

اصلاح کیلئے حاصل کیا گیا علم سال کی عبادت سے افضل ہے

(حکایت) حضرت قتادہؒ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ علم کا ایک مسئلہ سیکھنا جس سے آدمی اپنے نفس کی اصلاح کرے یا اپنے دوسرے لوگوں کی

---

(۹) ابن عساکر ۶/۱۳۵ب۔ سیر اعلام النبلاء ۴/۲۰۸۔

(۱۰) ابن عساکر ۱۴/۷ب، الخبر بنحوه في سير اعلام النبلاء ج ٤ ص ٤٦٠،٣٩٠

(۱۱) سير اعلام النبلاء ٥/٢٧٥

اصلاح کرے۔ایک سال کی عبادت سے افضل ہے۔(۱۱)

تابعینؒ میں غلام علماء کا کمال

(حکایت) امام زہریؒ فرماتے ہیں کہ مجھ سے عبدالملک بن مروان (اموی خلیفہ) نے پوچھا آپ کہاں سے آئے ہیں۔ میں نے کہا مکہ سے، کہا اپنے پیچھے کس کو چھوڑا ہے۔ جو اہل مکہ کی سرداری کر رہا ہے۔ میں نے کہا حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ کو کہا کیا وہ عربی ہیں یا غلاموں میں سے ہیں۔ میں نے کہا غلاموں میں سے ہیں، کہا کس وجہ سے وہ ان کے سردار بن گئے میں نے کہا دیانت اور روایت کی وجہ سے (دین داری اور علم کی وجہ سے) عبدالملک نے کہا دین داروں اور علم والوں کو ہی چاہئے کہ وہ سرداری کریں۔ پھر عبدالملک نے پوچھا اہل یمن کا سردار کون ہے؟ میں نے کہا حضرت طاؤس رحمہ اللہ کہا عرب سے ہیں یا غلام ہیں۔ میں نے کہا غلام ہیں کہا اہل شام کا سردار کون ہے؟ میں نے کہا حضرت مکحول شامی رحمہ اللہ، کہا وہ عرب سے ہیں یا غلاموں میں سے ہیں؟ میں نے کہا غلاموں میں سے ہیں، ایک نوبی غلام ہیں۔ جن کو ہذیل کے قبیلے کی ایک عورت نے آزاد کیا تھا۔ کہا اہل جزیرہ کا سردار کون ہے۔ میں نے کہا حضرت میمون بن مہران رحمہ اللہ اور یہ بھی غلاموں میں سے ہیں۔

اس نے کہا اہل خراسان کا سردار کون ہے؟ میں نے کہا ضحاک بن مزاحم رحمہ اللہ، غلاموں میں سے ہیں۔

اس نے کہا اہل بصرہ کا سردار کون ہے؟ میں نے کہا حضرت حسن بصری رحمہ اللہ یہ بھی غلاموں میں سے ہیں۔

اس نے کہا اہل کوفہ کا سردار کون ہے؟ میں نے کہا ابراہیم نخعی رحمہ اللہ، کہا عرب ہیں یا غلام۔ میں نے کہا عرب ہیں۔ کہا تو تباہ ہو جائے۔ اب تو نے خوشی کی

بات کہی ہے، خدا کی قسم غلام عرب پر سردار ہو گئے ہیں۔ اس شہر میں بھی حتیٰ کہ عربیوں کے سامنے یہ منبر پر کھڑے ہو کر خطبے دیتے ہیں۔ اور عربی نیچے بیٹھتے ہیں میں نے کہا اے امیر المؤمنین یہ دین ہے۔ جو اس کی حفاظت کرے گا وہ سردار بن جائے گا اور جو اس کو ضائع کرے گا وہ گر جائے گا۔ (۱۲)

دنیا داروں نے سب سے زیادہ پاکیزہ چیز نہیں چکھی

(حکایت) حضرت سلم الخواصؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مالک بن دینارؒ نے فرمایا: دنیا دار دنیا سے چلے گئے۔ لیکن انہوں نے دنیا میں سب سے پاکیزہ چیز کا ذائقہ نہیں چکھا۔ عرض کیا گیا وہ کیا چیز ہے فرمایا اللہ کی معرفت۔ (۱۳)

علم ہر فضیلت کا وسیلہ ہے

(حکایت) حضرت ربیعۃ الرائے رحمہ اللہ سے صحیح روایت سے منقول ہے فرمایا علم ہر فضیلت کی چیز تک پہنچنے کا وسیلہ ہے اگر میں علم نہ سیکھتا تو لوگ میرے پاس کب آتے۔ (۱۴)

امام اعمش کی عبادت اور علم

حضرت عبداللہ الخریبیؒ فرماتے ہیں کہ امام اعمشؒ نے اپنے بعد اپنے سے بڑا عبادت گذار نہیں چھوڑا۔

امام سفیان بن عیینہؒ فرماتے ہیں میں نے امام اعمشؒ کو دیکھا آپؒ نے ایک الٹی پوستین پہن رکھی تھی اور ایک موٹا کپڑا پہن رکھا تھا۔ جس کے دھاگے

---

(۱۲) سیر اعلام النبلاء ۵/ ۸۵۔

(۱۳) سیر اعلام النبلاء ۵/ ۳۶۳۔

(۱٤) سیر اعلام النبلاء ٦/ ۹۰۔

پاؤں تک لٹک رہے تھے امام اعمشؒ نے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے اگر میں علم نہ سیکھتا تو میرے پاس کون آتا اگر میں سبزی فروش ہوتا تو لوگ میرے پاس آکر سبزی ہی خریدتے۔(۱۵)

لوگ امام علی بن مدینیؒ کی ہر چیز نوٹ کرتے تھے

(حکایت) حضرت عباس العنبریؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن مدینی رحمہ اللہ اس مقام پر پہنچے ہوئے تھے کہ اگر آپ قاضی بن جاتے تو آپ کا تمام مقام مکمل ہو جاتا۔ آپؒ کو شاید حضرت حسن بصریؒ پر فوقیت دی جاتی تھی۔ لوگ آپؒ کے اٹھنے کو بیٹھنے کو لباس کو اور ہر چیز کو جو آپؒ کہتے یا کرتے اس کو لکھا کرتے تھے۔(۱۶)

علم کا شرف بادشاہی سے بھی بڑا ہے

(حکایت) حضرت عمرو بن حارثؒ فرماتے ہیں کہ شرف کی چیزیں دو ہیں۔ علم کا شرف اور سلطنت کا شرف، علم کا شرف ان میں بلند ہے۔(۱۷)

اَغنیاء بھی عالم کے سامنے حقیر تھے

(حکایت) حضرت عیسیٰ بن یونسؒ فرماتے ہیں ہم نے امام اعمشؒ کی مثل کوئی نہیں دیکھا۔ میں نے دولت مندوں کو کسی کے سامنے ذلیل اور حقیر نہیں دیکھا۔ جیسا کہ امام اعمشؒ کے سامنے دیکھا جب کہ امام اعمش فقیر بھی تھے اور محتاج بھی۔(۱۸)

---

(۱۵) سیر اعلام النبلاء ۲۲۸/٦۔
(۱٦) سیر اعلام النبلاء ٤٦/۱۱۔
(۱۷) سیر اعلام النبلاء ۳٥۲/٦۔
(۱۸) سیر اعلام النبلاء ۲۳٥/٦۔

علم حاصل کرنے کا ایک ذریعہ

(حکایت) حضرت ابن خزیمہ رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا آپ کو علم کہاں سے ملا۔ فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔ "مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ" (آب زمزم ہر اس مقصد کے لیے کافی ہے جس کے لیے اس کو پیا جائے) اور میں نے جب اس پانی کو پیا تھا تو میں نے اللہ سے علم نافع کا سوال کیا تھا۔ (۱۹)

عالم کا جنازہ دیکھ کر یہودی مسلمان ہو گیا

(حکایت) محدث سلفی نے حضرت علی بن الأیسر العُکبری ؒ سے نقل کیا ہے فرمایا کہ میں نے حضرت ابو منصورؒ کے جنازے میں سب سے زیادہ لوگوں کو جمع ہوتے ہوئے دیکھا تھا۔ اس جنازے کو ایک یہودی نے بھی دیکھا تو اس کے دل میں اس جنازے کی دہشت بیٹھ گئی اور اس نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ (۲۰)

محدث اعمشؒ کی حالت

(حکایت) حضرت ابن عیینہؒ فرماتے ہیں کہ اگر آپ امام اعمشؒ کو دیکھ لیتے جب کہ آپؒ پر ایک موٹی پوستین اور دو موٹے موزے تھے۔ گویا کہ کوئی مانگنے والا آدمی ہے، آپ نے ایک دن فرمایا اگر یہ قرآن اور یہ علم میرے پاس نہ ہوتا تو میں کوفہ کے سبزی فروشوں میں سے ہوتا۔

(فائدہ) امام اعمشؒ قرآن کے بڑے قاری تھے، ان کی بھی ایک قراءت معروف ہے اور محدث بھی تھے۔ اس لیے علماء ان کے پاس بڑے شوق سے جاتے تھے اور علم حاصل کرتے تھے۔

---

(۱۹) سیر اعلام النبلاء ۱۴ : ۳۷۰۔

(۲۰) سیر اعلام النبلاء ۱۹ : ۲۲۳۔

سب سے بڑا درجہ علماء کا ہے

(حکایت) حضرت یزید بن مذعورؒ فرماتے ہیں میں نے امام اوزاعی رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا آپ مجھے ایسے طریقے کے بارے میں بتائیں۔ جس سے میں اللہ کا قرب حاصل کروں۔ فرمایا میں نے یہاں علماء کے درجے سے بڑا کوئی درجہ نہیں دیکھا۔ ان کے بعد غمزدہ لوگوں کا درجہ ہے۔ (۲۱)

علوم دنیا میں حدیث بہترین علم ہے

(حکایت) حضرت یحیٰی بن ابی بکیر فرماتے ہیں حضرت سفیان ثوریؒ سے عرض کیا گیا آپ کب تک حدیث کا علم سیکھتے رہیں گے فرمایا حدیث کے مقابلے میں اور کون سے علم میں خوبی ہے کہ میں اس کو چھوڑ کر اس کی طرف چلا جاؤں۔ حدیث تو علوم دنیا میں سے بہترین علم ہے۔ (۲۲)

مشکل مسئلہ فقیہ نے حل کر دیا

(حکایت) امام احمد بن صالحؒ فرماتے ہیں کہ ہارون الرشید کو ایک مشکل مسئلہ پیش آیا جس کے لیے انہوں نے دنیا بھر کے فقہاء کو جمع کیا۔ حتی کہ امام لیث ابن سعدؒ کے متعلق ان کو بتایا گیا تو آپ نے آکر اس مشکل مسئلہ سے ہارون الرشید کو نکالا۔ (۲۳)

علم ہی سے بڑے بڑے لوگ در پر آتے ہیں

(حکایت) امام ابراہیم حربیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ہشیمؒ کے والد مچھلی کا

---

(۲۱) سیر اعلام النبلاء ۷/۱۲۸۔

(۲۲) سیر اعلام النبلاء ۷/۲۴۳۔

(۲۳) سیر اعلام النبلاء ۸/۱۴۱۔

اور سرکوں کا سالن بناتے تھے اور اپنے بیٹے ہشیمؒ کو علم کی طلب سے روکتے تھے۔ لیکن آپؒ نے علم کو لکھا اور حاصل کیا حتیٰ کہ قاضی ابو شیبہ کے ساتھ مناظرہ کیا اور ان کی مجلس فقہ میں بیٹھے ایک مرتبہ ہشیمؒ بیمار ہوئے۔ اور قاضی ابو شیبہ ان کی عیادت کے لیے آئے تو ایک آدمی حضرت ہشیمؒ کے والد (بشیر) کے پاس گیا اور کہا اپنے بیٹے کے پاس پہنچو کیونکہ قاضی وقت ان کی عیادت کے لیے آئے ہیں۔ چنانچہ جب وہ پہنچے تو قاضی وقت کو اپنے گھر میں موجود پایا تو کہا مجھے تو اس کی کبھی امید تک نہ تھی۔ اے بیٹے میں تمہیں علم کی طلب سے منع کرتا رہا آج میرا کوئی عذر نہیں ہے میں تمہیں منع نہیں کروں گا۔ (۲۴)

علم تمہاری خدمت کرے گا

(حکایت) امام یحیٰ بن یحیٰؒ فرماتے ہیں میں نے حضرت لیث بن سعدؒ کی رکاب تھامی تو آپؒ کے غلام نے چاہا کہ مجھے اس سے روک دے۔ تو حضرت لیثؒ نے فرمایا ان کو چھوڑ دو۔ پھر مجھ سے فرمایا علم آپ کی خدمت کرے گا۔ امام یحیٰ بن یحیٰؒ فرماتے ہیں پھر کچھ عرصہ گذرا کہ میں نے اس بات کو دیکھ لیا (کہ علم کی وجہ سے لوگ میری خدمت کر رہے تھے)۔ (۲۵)

بادشاہی تو یہ ہے

(حکایت) حضرت اشعث بن شعبہ المصیصیؒ فرماتے ہیں کہ ہارون الرشید رقہ شہر میں آئے تو لوگ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے استقبال کے لیے تیز دوڑے جا رہے تھے۔ ان کے جوتے بھی ٹوٹ گئے تھے اور غبار بھی آسمان

---

(۲۴) سیر اعلام النبلاء ۲۵۷/۸۔

(۲۵) "وفیات الأعیان" ۴۶/۶، و "ترتیب المدارك" ۵۴۰/۲، و "نفح الطیب" ۱۲/۲۔ سیر اعلام النبلاء، ۵۲۱/۱۰۔

سے باتیں کر رہا تھا۔ امیر المؤمنین ہارون الرشید کی امّ ولد (لونڈی) نے لکڑی کے محل کے برج سے جھانک کر دیکھا تو کہا یہ کیا ہے لوگوں نے کہا یہ خراسان کے ایک عالم ہیں جو تشریف لائے ہیں تو اس لونڈی نے کہا خدا کی قسم بادشاہی تو یہ ہے ہارون الرشید کی کوئی بادشاہی ہے کہ لوگ اس کے لیے بغیر پولیس والوں کے اور مددگاروں کے نہیں آتے۔ (۲۶)

لوگوں کی اقسام

(حکایت) حضرت عبداللہ بن مبارکؒ سے یہ بات نقل کی جاتی ہے کہ آپؒ سے پوچھا گیا لوگ کون ہیں؟ فرمایا علماء، عرض کیا گیا بادشاہ کون ہیں؟ فرمایا زاہد حضرات، عرض کیا گیا گھٹیا لوگ کون ہیں؟ فرمایا خزیمہ اور اس کے ساتھی۔ یعنی ظالم افسران۔ عرض کیا گیا کمینے لوگ کون ہیں؟ فرمایا وہ لوگ جو اپنے دین کو کھانے پینے کا ذریعہ بناتے ہیں۔ (۲۷)

کیا حضرت وکیعؒ فرشتہ تو نہیں؟

(حکایت) حضرت ابو جعفر الجمالؒ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت وکیعؒ کے پاس حاضر ہوئے جب کہ آپؒ ایک گھڑی کے بعد گھر سے باہر تشریف لائے۔ آپؒ نے دھلے ہوئے کپڑے پہن رکھے تھے۔ (یعنی ابھی وہ خشک نہیں ہوتے تھے) جب ہم نے آپ کو دیکھا تو اس نور کی وجہ سے ہم گھبرا گئے۔ جو آپ کے چہرے پر ہمیں چمکتا ہوا نظر آیا تو میرے پہلو میں موجود ایک شخص نے کہا کیا یہ فرشتہ ہیں؟ ہم نے آپؒ کے اس نور کو دیکھ کر بڑا تعجب کیا۔ (۲۸)

(۲٦) "تاریخ بغداد" ۱۰/۱۵٦، و "وفیات الأعیان" ۳/۳۳۔ سیر اعلام النبلاء ۸/۳٤۰۔

(۲۷) سیر اعلام النبلاء ۸/۳۵۳۔

(۲۸) سیر اعلام النبلاء ۹/۱۵۷۔

(فائدہ) یہ حضرت وکیع بن جراحؒ امام شافعیؒ کے استاد ہیں۔ اور امام ابوحنیفہؒ کے معروف شاگرد ہیں۔ بہت بڑے عابد وزاہد، محدث وفقیہ تھے آپؒ نے زہد پر ایک معروف کتاب بھی لکھی ہے۔

ان چار چیزوں کے نہ جاننے والوں کی نجات نہیں ہوگی

(حکایت) حضرت شقیق بلخی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر کوئی آدمی دو سو سال تک بھی زندہ رہا اور اس نے ان چار چیزوں کو نہ جانا تو اس کی نجات نہیں ہوگی۔ اللہ کی پہچان، اپنے نفس کی پہچان، اللہ کے احکامؒ اور اللہ کی روکی ہوئی چیزوں کی پہچان، اور اللہ کے دشمن اور اپنے نفس کے دشمن کی پہچان۔

آدمی کی قدر وقیمت کیسے بڑھتی ہے؟

(حکایت) امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جس شخص نے قرآن سیکھا، اس کی قیمت بڑھ گئی۔ اور جس نے فقہ میں گفتگو سیکھ لی اس کی شان زیادہ ہو گئی، اور جس نے حدیث کو بھی لکھا تو اس کی حجت قوی ہوگئی، اور جس نے لغت میں غور کیا اس کی طبیعت نرم ہوگئی، جس نے حساب میں غور کیا اس کی رائے مضبوط ہوگئی، اور جس نے اپنے آپ کی حفاظت نہ کی، اس کو اس کا علم نفع نہیں دے گا۔ (۳۰)

درستگی فقہاء محدثین کے پاس ہے

(حکایت) امام بویطیؒ فرماتے ہیں میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے سنا آپؒ نے ارشاد فرمایا اپنے لیے محدثین کی صحبت کو لازم کرلو۔ کیونکہ یہ لوگوں میں

(۳۰) "تاریخ ابن عساکر" ۲/۱۶/۱۵، و "مناقب البيهقي" ۲۸۲/۱، و "مناقب" الرازي: ۷۰، و "توالي التأسيس": و "طبقات الشافعية" للعبادي: ۳۲۔ سير اعلام النبلاء ۲۴/۱۰۔

زیادہ درست طریقے پر چلنے والے ہیں۔(۳۱)

(فائدہ) صرف حدیث کا جاننا اعمال کی اصلاح کے لیے کافی نہیں ہے بلکہ احادیث کے معانی کو اور ان کی فقہ کو بھی جاننا ضروری ہے۔ اس لیے جو فقہاء حدیث کے بھی پورے پورے ماہر تھے۔ صحیح معنی میں ان کی صحبت میں بیٹھنا اور ان کے طریقے کو حاصل کرنا اور اس پر عمل کرنا ضروری ہے، ورنہ آدمی کج روی میں مبتلا ہو کر گمراہ ہو جاتا ہے۔ امام ابو حنیفہؒ جس طرح حدیث میں امام تھے، اسی طرح فقہ میں بھی امام تھے اور پھر ان کی مجلس فقہ میں بڑے بڑے ائمہ حدیث بیٹھتے تھے اور فقہی مسائل کی تدوین اور ترتیب کرتے تھے اور الحمدللہ ۱۲۰۰ سال سے زائد عرصہ گذر گیا ہے کثیر امت اس طریقے پر عمل کر رہی ہے جو راہ نجات ہے۔

امامت علم عمر پر موقوف نہیں ہے

(حکایت) قاضی ابو حازمؒ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب (قاضی القضاۃ) یحیٰی بن اکثمؒ کو بصرہ کا قاضی مقرر کیا تھا تو ان کی عمر بیس سال کی تھی۔ لوگوں نے آپ کو کم سن دیکھ کر چھوٹا سمجھا اور پوچھا گیا قاضی کی عمر کتنی ہے؟ فرمایا میں حضرت عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ سے عمر میں بڑا ہوں، جن کو جناب رسول اللہ ﷺ نے مکہ کا حکمران بنایا تھا اور حضرت معاذ بن جبلؓ سے بھی عمر میں زیادہ ہوں جب آپ کو نبی کریم ﷺ نے یمن کا قاضی بنا کر بھیجا تھا اور حضرت کعب بن سُورؓ سے بھی عمر میں زیادہ ہوں۔ جن کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بصرہ کا قاضی بنا کر بھیجا۔(۳۲)

---

(۳۱) سیر اعلام النبلاء ۱۰/۳۱

(۳۲) "تاریخ بغداد" ۱۴/۱۹۲۔ - "تاریخ بغداد" ۱۴/۱۹۹، و "وفیات الأعیان" ۶/۱۴۹، و "طبقات الحنابلة"۔ ۱/۴۱۲، "والنجوم الزاهرة" ۲/۳۱۷۔ سیر اعلام النبلاء ۱۲/۷-۸۔

(فائدہ) یہ حضرت یحییٰ بن اکثمؒ عباسی خلفاء کے قاضی القضاۃ رہے ہیں۔ اور امام ابوحنیفہؒ کے شاگردوں میں سے ہیں۔

اپنے علم کا قصور سلف کے علم کے آئینہ میں دیکھو

(حکایت) حضرت سلمیؒ (ابوعبدالرحمٰن) فرماتے ہیں کہ میں نے امام دارقطنیؒ سے سوال کیا کہ کون بلند مرتبہ پر ہے محمد بن یحییٰؒ یا عبداللہ بن عبدالرحمٰن السمرقندیؒ۔ فرمایا محمد بن یحییٰ اور جو شخص یہ پسند کرے کہ وہ سلف کے علم کے مقابلے میں اپنے علم کا قصور دیکھے تو اس کو چاہئے کہ محمد بن یحییٰ الذہلیؒ کی کتاب ''علل حدیث الزہری'' کو ملاحظہ کرے۔ (۳۳)

امام بخاریؒ کا شاندار استقبال

(حکایت) حضرت محمد بن یعقوب بن اخرمؒ فرماتے ہیں میں نے اپنے ساتھیوں سے سنا انہوں نے فرمایا جب امام بخاری رحمہ اللہ نیشاپور آئے تھے۔ تو آپؒ کا چار ہزار گھڑسواروں نے استقبال کیا تھا جو لوگ خچروں پر یا گدھوں پر یا پیدل تھے وہ ان کے علاوہ تھے۔ (۳۴)

امام بخاریؒ کی جوانی میں علم کی شان

(حکایت) حضرت محمد بن ابی حاتم رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے حاشد بن اسماعیلؒ اور ایک اور آدمی سے سنا ان دونوں نے بیان کیا کہ حدیث کی معرفت

---

(۳۳) " تذكرة الحفاظ " ۵۳۱/۲، و " تهذيب التهذيب " ۵۱۵/۹۔ سير اعلام النبلاء ۲۸۴/۱۲۔

(۳٤) أورد القصة الحافظ في " المقدمة " عن البيهقي في " المدخل " عن شيخه الحاكم أبي عبد الله، عن أبي نصر أحمد بن محمد الوراق، سمعت أحمد بن حمدون القصار۔ سير اعلام النبلاء ۴۳۷/۱۲۔

رکھنے والے بصرے میں امام بخاریؒ کے پیچھے حدیث کی طلب میں دوڑتے تھے۔ جب کہ امام بخاریؒ اس وقت جوان تھے اور آپؒ کو گھیر لیتے تھے۔ اور راستے میں ہی آپ کو بٹھا دیتے تھے۔ اور ہزاروں کی تعداد میں علم کی طلب کرنے والے جمع ہو جاتے تھے ان میں سے اکثر اس درجے کے حضرات تھے کہ ان سے حدیث کو روایت کیا جاتا ہے۔ یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں ابھی امام بخاریؒ جوان تھے آپ کی شہرت نہیں پھیلی تھی۔ (۳۵)

حدیث کی روایت کے وقت تم حضورؐ اور صحابہؓ کی صحبت میں رہتے ہو

(حکایت) حضرت محمد بن العباس الفربریؒ فرماتے ہیں کہ ایک دن امام بخاریؒ نے مجھے بہت ساری احادیث لکھوائیں۔ اور میری اکتاہٹ سے ڈر گئے۔ تو فرمایا اپنے دل کو خوش رکھو، کیونکہ کھیلنے والے لوگ کھیل کود میں مصروف ہیں اور کام کرنے والے اپنے کاموں میں مشغول ہیں۔ اور تاجر اپنی تجارت میں لگے ہوئے ہیں۔ اور تم نبی کریم ﷺ اور صحابہؓ کے ساتھ ہو۔ میں نے عرض کیا مجھے اس قسم کی کوئی اکتاہٹ نہیں ہے اللہ آپ پر رحم فرمائے میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ اس علم میں میرا اپنا کتنا حصہ ہے۔ (یعنی میں نے اس علم پر کتنا عمل کیا ہے یا اس میں میرے لئے کتنے احکام موجود ہیں)۔ (۳۶)

امام طبرانیؒ نے مناظرے میں شکست دے دی

(حکایت) استاد ابن العمیدؒ فرماتے ہیں میں سمجھتا تھا کہ دنیا میں حکمرانی اور

---

(۳۵) في الأصل: ويحلسونه۔ - تقدم الخبر في الصفحة: ٤٠٨۔ سير اعلام النبلاء ١٢/٤٣٧۔

(٣٦) "تاريخ بغداد" ١٣/٢، و "مقدمة الفتح": ٤٨٢۔ سير اعلام النبلاء ١٢/٤٤٥۔

وزارت سے بڑا کوئی مرتبہ نہیں ہے اور وہ مجھے حاصل ہے حتیٰ کہ میں نے امام ابوالقاسم طبرانیؒ اور امام ابوبکر الجعابیؒ کے مذاکرہ علم کو دیکھا جو میرے سامنے ہوا تھا ۔امام طبرانیؒ ابوبکر جعابیؒ پر اپنے کثرت حفظ کی وجہ سے غالب آجاتے تھے ۔اور ابو بکر جعابی اپنی سمجھداری اور ذکاوت کی وجہ سے امام طبرانیؒ پر غالب آجاتے تھے حتیٰ کہ ان دونوں کی آوازیں بلند ہوگئیں اور کوئی دوسرے پر غالب نہ ہو سکا۔ علامہ جعابی نے فرمایا میرے پاس ایسی حدیث ہے جو دنیا میں میرے سوا کسی کے پاس نہیں ہے۔امام طبرانی نے فرمایا پیش کرو۔تو انہوں نے کہا۔ حدثنا ابو خلیفة الجمحی حدثنا سلیمان بن ایوب پھر حدیث بیان کی۔تو امام طبرانی نے فرمایا ہمیں یہی حدیث سلیمان بن ایوب نے بیان کی تھی ۔ اور ابو خلیفہ نے یہ حدیث مجھ ہی سے سنی تھی تم اس حدیث کو مجھ سے سن لو تاکہ تمہاری اس حدیث کے متعلق سند عالی ہو جائے ۔اس پر امام جعابیؒ شرمندہ ہو گئے اور مجھے خواہش ہوئی کہ میں وزیر نہ ہوتا بلکہ میں طبرانی ہوتا اور مجھے اتنا خوشی ہوتی جیسا کہ امام طبرانیؒ کو خوشی ہوئی ہے۔ یا اس طرح سے کوئی اور بات اس وزیر نے کہی۔(۳۷)

علماء مر کر بھی زندہ ہیں

(حکایت) خطیب بغدادیؒ فرماتے ہیں مجھے ابو یعلی بن الفراءؒ نے یہ شعر سنائے کہ ہمیں عیسیٰ بن علی نے اپنے یہ شعر کہے تھے:

رُبَّ مَیتٍ قَدْ صَارَ بِالْعِلْمِ حَیًّا
وَمُبَقًّی قَدْ حَازَ جَهْلًا وَغَیًّا

فَاقْتَنُوا الْعِلْمَ کَیْ تَنَالُوا خُلُوْدًا
لَا تَعُدُّوا الْحَیَاةَ فِی الْجَهْلِ شَیْئًا(۳۸)

(۳۷) سیر اعلام النبلاء ۱۶/۱۲۴۔

(۳۸) "تاریخ بغداد": ۱۷۹/۱۱۔ سیر اعلام النبلاء ۱۶/۵۵۰۔

(ترجمہ)

(۱) بہت سارے لوگ جو فوت ہو گئے۔ لیکن علم کی وجہ سے زندہ ہیں۔ اور کتنے لوگ دنیا میں زندہ ہیں لیکن انہوں نے جہالت اور گمراہی کو سمیٹ رکھا ہے۔

(۲) پس تم علم کو حاصل کرو تاکہ تم دائمی زندگی پاؤ۔ جہالت میں زندگی کو کچھ بھی شمار نہ کرنا۔

ایک لاکھ چالیس ہزار صفحات لکھنے والا عالم

(حکایت) جب امام ابوبکر ابن الباقلانیؒ سن ۴۰۳ھ ذی القعدہ میں فوت ہوئے اور آپؒ کے صاحبزادے حسنؒ نے آپؒ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اس جنازے میں لوگ بڑی کثرت سے شریک ہوئے تھے۔ آپؒ نے زندگی بھر معتزلیوں رافضیوں اور مشبہہ فرقوں کے خلاف محنت کی تھی اور آپؒ نے زیادہ تر سنت کے مطابق اپنے کام کی بنیاد رکھی تھی۔

شیخ الحنابلہ ابو الفضل التمیمیؒ نے منادی کو حکم کیا تھا کہ وہ آپ کے جنازے کے سامنے یوں کہتا ہوا چلے۔ هٰذَا نَاصِرُ السُّنَّةِ وَالدِّيْنِ وَالذَّابُّ عَنِ الشَّرِيْعَةِ هٰذَا الَّذِى صَنَّفَ. سَبْعِيْنَ أَلْفَ وَرَقَةٍ (یہ وہ شخصیت ہیں جو سنت اور دین کی مددگار تھی۔ اور شریعت کا دفاع کرتی تھی یہی ہے وہ جس نے ستر ہزار ورقے تصنیف کیے تھے)، آپؒ ہر جمعہ آپؒ کی قبر کی زیارت کے لیے جاتے تھے۔(۳۹)

---

(۳۹) "تبيين كذب المفتري" ۲۲۱، وانظر مصنفاته في "ترتيب المدارك" ۶۰۱/۴، ۶۰۲۔ وانظر والنسخ الخطية لبعضها في "تاريخ" سزكين ۲۸۵/۲-۳۸۷، وقد طبع له منها كتاب "إعجاز القرآن" بالقاهرة ۱۳۱۵، ۱۳۱۷ هـ على هامش كتاب "الإتقان" للسيوطي، ونشره السيد صقر=

علم قرآن وحدیث ہی مفید ہے

(حکایت) ابن بشکوالؒ نے فرمایا ہمیں ابن عتابؒ نے اپنے باپ سے بیان کیا فرمایا کہ میں قاضی ابن بشرؒ کو خواب میں ان کی حالت میں دیکھتا تھا اور ان کو سلام کہتا تھا اور مجھے معلوم ہوتا تھا کہ آپ وفات پا چکے ہیں وہ مجھے فرماتے ہیں میں سختی کے بعد خیر اور آسانی کی طرف پلٹا ہوں۔ میں ان کو کہتا تھا کہ یہ علم کی فضیلت کی وجہ سے ہے وہ فرماتے یہ علم نہیں ہے، یہ علم نہیں ہے۔ یہ بات کر کے وہ مسائل کی طرف اشارہ کرتے تھے۔ اور کہتے تھے وہ چیز جس نے ان کو نفع دیا ہے وہ علم قرآن وحدیث ہے۔ (۴۰)

(فائدہ) شرعی مسائل اور فقہی مسائل قرآن وحدیث سے ہی ماُخوذ ہیں، اور قرآن وحدیث مسائل اور عبرت کے لیے ہی عموما بیان کیے جاتے ہیں خالی قرآن اور حدیث کا علم ہی نہیں چاہئے بلکہ مسائل اور ان پر عمل ضروری ہے۔

علم کے لیے مشقت

(حکایت) علامہ جارودیؒ فرماتے ہیں میں امام طبرانیؒ کی خدمت میں سفر کر کے گیا۔ آپؒ نے مجھے اپنا مقرب بنایا اور مجھے اپنے قریب بٹھایا۔ لیکن آپؒ مجھ پر تنگی کرتے تھے اور دوسرے حضرات پر خرچ کرتے تھے۔ میں نے آپؒ سے اس

= بالقاهرة عام ١٩٥٤ م، و كتاب " التمهيد في الرد على الملحدة و الرافضة والخوارج والمعتزلة " نشره محمد أبو ريده و محمود الخضيري اعتمادًا على مخطوطة باريس غير الكاملة في القاهرة ١٩٤٧ م و كذلك مكارثي في بيروت ١٩٥٧، و كتاب " البيان عن الفرق بين المعجزات و الكرامات و الحيل والكهانة والسحر و نير نجيات " نشره مكارثي ببيروت عام ١٩٥٨۔ سير اعلام النبلاء ١٧/١٩٣۔

(٤٠) في " الصلة ": " ويشير بيده بعد شدة " وهو تحريف۔ سير اعلام النبلاء ١٧/٤٧٤۔

بارے میں بات کی تو فرمایا کہ اس لیے کہ تم تو اس علم کی قدر کو جانتے ہو۔(۴۱)

خطیب بغدادیؒ کا استحضار علم

(حکایت) محمد بن عبدالملک ہمذانیؒ اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں: امام خطیب بغدادیؒ ۴۶۳ھ میں فوت ہوئے تھے۔اور علم بھی آپؒ کی وفات سے مر گیا تھا۔

رئیس الرؤساء نے خطباء اور واعظین کو حکم دیا تھا کہ وہ اس حدیث کو اس وقت تک روایت نہ کریں جب تک کہ اس کو خطیب کے سامنے پیش نہ کر دیں۔اور جو حدیث صحیح ہو اس کو بیان کریں۔اور جس کو وہ رد کر دیں۔اس کو بیان نہ کریں۔

بعض یہودیوں نے ایک تحریر ظاہر کی جس کیلئے دعویٰ کیا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی لکھی ہوئی ہے۔اس میں جزیے کو خیبر والوں سے معاف کر دیا تھا۔اور اس میں صحابہ کرامؓ کی گواہیاں بھی لکھی ہوئی تھی۔انہوں نے ذکر کیا کہ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خط سے لکھا ہوا ہے۔چنانچہ اس کتاب (خط) کو رئیس الرؤساء کے پاس پیش کیا گیا تو انہوں نے اس کو حضرت خطیب بغدادیؒ کے سامنے پیش کیا۔آپ نے دیکھ کر غور کیا اور فرمایا یہ گھڑی ہوئی ہے۔پوچھا گیا آپ نے یہ بات کیسے کہہ دی۔فرمایا کہ اس میں حضرت معاویہؓ کی گواہی موجود ہے۔جب کہ وہ فتح مکہ کے سال مسلمان ہوئے تھے اور خیبر ۷ھ کو (فتح مکہ سے دو سال پہلے) فتح ہو گیا تھا اور اس میں حضرت سعد بن معاذؓ کی گواہی بھی موجود ہے۔جب کہ آپ بنو قریظہ کی جنگ میں جنگ خیبر سے دو سال پہلے فوت ہو گئے تھے۔چنانچہ آپ کے اس جواب کو بہت پسند کیا گیا۔(۴۲)

---

(٤١) -انظر "تذكرة الحفاظ" ١٠٥٥/٣، و "طبقات" السبكي ١١٦/٤۔ سير اعلام النبلاء ٢٨٥/١٧۔

(٤٢) انظر "تذكرة الحفاظ" ١١٤١/٣، و "المنتظم" ٢٦٥/٨، و "معجم الأدباء" ١٨/٤، و "الوافي" ١٩٢/٧-١٩٣، و "المستفاد من ذيل تاريخ بغداد" : ٦٠۔ سير اعلام النبلاء ٢٨٠/١٨۔

طلب حدیث کی نیت بڑا شان رکھتی ہے

(حکایت) امام یزید بن ہارونؒ نے فرمایا: طلب حدیث کی نیت کی عظمت و شان اس وجہ سے ہے کہ خود حدیث کا بڑا مرتبہ اور شان ہے۔ (۴۳)

امام ابو اسحاقؒ کی خدمت امام الحرمینؒ کے لیے سبب افتخار

(حکایت) علامہ سمعانیؒ فرماتے ہیں میں نے علماء کی ایک جماعت سے سنا فرماتے تھے۔ جب امام محدث ابو اسحاق نیشاپوریؒ نیشاپور میں تشریف لائے تو علماء آپ کے استقبال کے لیے گئے امام الحرمین ابن الجوینی رحمہ اللہ نے آپؒ کا پردہ اٹھا رکھا تھا اور آپؒ کے آگے آگے چلتے تھے اور فرماتے تھے میں اس کو اپنے لیے فخر سمجھتا ہوں جب کہ اکثر محدثین عراق کے اور جبال کے علاقے کے آپؒ کے شاگرد تھے اور آپ کے مرید تھے۔ اور وہ اس بات کو اپنے لیے فخر سمجھتے تھے۔ (۴۴)

(فائدہ) امام ابو اسحاق نیشاپوریؒ کے حالات اور کمالات میری کتاب تاریخ علم اکابر میں دیکھیں۔...... (امداد اللہ انور)

دو اماموں کو حج کا اتفاق نہیں ہوا

(حکایت) قاضی ابن ہانیؒ فرماتے ہیں کہ دو امام ایسے گزرے ہیں جن کو حج کا اتفاق نہیں ہوا۔ ایک امام ابو اسحاق اور دوسرے قاضی القضاۃ ابو عبداللہ الدامغانی امام ابو اسحاق کو تو اس لیے کہ آپ فقیر تھے۔ لیکن اگر آپؒ چاہتے تو لوگ اپنی گردنوں پر اٹھا کر آپ کو مقامات حج تک پہنچا دیتے۔ اور دوسرے اگر چاہتے تو

---

(۴۳) سیر اعلام النبلاء ۱۸/۲۸۵۔

(٤٤) انظر "تهذيب الأسماء واللغات" ۲/۱۷۳، و "المجموع" ۱/۲٦۔ سیر اعلام النبلاء ۱۸/٤٥٦ – ٤٥۷۔

ان کے لیے ممکن تھا کہ آپ ریشم مکے تک بچھا کر کے چلتے اور حج کر لیتے۔ (۴۵)

علم صرف اخلاص چاہتا ہے

(حکایت) حضرت ابو العباس احمد الخطیبیؒ فرماتے ہیں۔ میں امام غزالیؒ کے حلقہ درس میں موجود تھا۔ آپؒ نے فرمایا کہ میرے والد کا انتقال ہوا۔ آپ نے میرے اور میرے بھائی کے لیے ایک معمولی سا خرچہ پیچھے چھوڑا تھا۔ جب وہ ختم ہو گیا اور ہمارا گذارا مشکل ہو گیا تو ہم مدرسے میں منتقل ہو گئے تا کہ ہم فقہ پڑھ لیں۔ اس سے ہمارا مقصود روزی حاصل کرنا ہی تھا۔ ہم نے علم کو اللہ کی بجائے اسی مقصد کے لیے پڑھنا شروع کیا۔ لیکن علم نے انکار کر دیا سوائے اس کے کہ اس کو صرف اللہ کے لیے پڑھا جائے۔ (۴۶)

جنت کا راستہ

(حکایت) حضرت شیبان بن یحیٰؒ فرماتے ہیں میں کوئی ایسا راستہ نہیں جانتا جو سیدھا جنت کی طرف لے جاتا ہو، اور وہ راستہ حدیث پر عمل کا راستہ ہے۔ (۴۷)

(فائدہ) یہ فقہی مسائل احادیث وسنت اور قرآن پاک سے ماخوذ اور مستنبط ہیں۔ اگر ان پر عمل نہ کیا جائے تو آدمی تقریباً نو دہائی شریعت پر آدمی عمل نہیں کر سکتا۔ اس لئے فقہ پر چل کر ہی جنت میں جایا جا سکتا ہے۔ فقہ کوئی نیا راستہ نہیں۔ احادیث کی تفہیم ہے ہاں جو فقہ حدیث کے زیادہ موافق ہو اس پر عمل کرنا زیادہ راجح

---

(٤٥) انظر "المنتظم" ٨/٩، و "تهذيب الأسماء واللغات" ١٧٤/٢، و "طبقات" السبكي ٢٢٧/٤۔ سير اعلام النبلاء ٤٥٥/١٨۔

(٤٦) سير اعلام النبلاء ٣٣٥/١٩۔

(٤٧) سير اعلام النبلاء ٣٣١/٢٠۔

ہے۔اور ہمارے ہاں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی فقہ احادیث کے زیادہ موافق ہے۔

تحصیل علم کا صلہ

(حکایت) حضرت ابوعبدالرحمن سلمیؒ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابواحمد الحافظؒ سے سنا فرمایا کہ میں شیوخ حدیث کے ساتھ بادشاہ خراسان حضرت نوح بن نصرؒ کے پاس موجود تھا۔انہوں نے کہا تم میں سے کون ہے جس کو صدقات کے متعلق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حدیث یاد ہو۔تو ان میں کوئی بھی ایسا نہیں تھا۔جس کو وہ حدیث یاد ہو۔مجھ پر پھٹے پرانے کپڑے تھے اور میں لوگوں کے اخیر میں بیٹھا ہوا تھا۔میں نے اس بادشاہ کے وزیر سے کہا مجھے یہ حدیث یاد ہے تو اس نے کہا یہاں ایک جوان ہے نیشاپور کا جس کو یہ حدیث یاد ہے تو مجھے ان سب کے آگے اوپر بٹھایا گیا۔اور میں نے حدیث بیان کی تو بادشاہ نے کہا اس طرح کے شخص کو ضائع نہیں کیا جا سکتا۔پھر مجھے انہوں نے شاش کے علاقے کا قاضی بنا دیا۔(۴۸)

عالم کا جنازہ

(حکایت) حضرت ضیاءؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عماد رحمہ اللہ کی وفات جمعرات کی رات ۱۷ ذی القعدہ ۶۱۴ھ میں عشاء کی نماز کے وقت اچانک ہوئی۔ آپؒ نے مغرب کی نماز جامع مسجد میں پڑھی تھی۔آپ کا وہ دن روزے سے گذرا تھا۔آپؒ گھر گئے اور کسی ہلکی سی چیز کے ساتھ آپؒ نے روزہ افطار کیا جب آپؒ کا جنازہ اٹھایا گیا تو آپؒ کے جنازے میں اتنی مخلوق جمع تھی۔جیسا کہ جامع مسجد

(٤٨) أورده البخاري بطوله في "صحيحه" ٣: ٢٥٠ و ٢٥١، ٢٥٤ في الزكاة: باب من بلغت عنده صدقة بنت مخاض وليست عنده، وباب زكاة الغنم، من طريق محمد بن عبد الله بن المثنى الأنصاري۔ سير اعلام النبلاء ١٦/ ٣٧٢۔

میں جمعہ کا دن ہو۔لوگوں کا بڑا رش تھا۔اس علاقے کا بادشاہ لوگوں کو آپؒ کے جنازے سے خود ہٹا رہا تھا۔اور لوگ تھے کہ رش کر رہے تھے۔حتیٰ کہ بعض لوگوں کے ہلاک ہو جانے کا خدشہ تھا۔میں نے کوئی جنازہ ایسا نہیں دیکھا جس میں اتنی کثرت سے لوگ جمع ہوئے ہوں۔(۴۹)

علم الأنساب کا بڑا عالم

(حکایت) امام ابن سریجؒ بعض انساب کے علماء سے نقل فرماتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ انساب کے سب سے بڑے عالم تھے۔علماء انساب امام شافعی رحمہ اللہ کے ساتھ ایک رات جمع ہوئے تو آپؒ نے ان علماء سے عورتوں کے انساب کے متعلق صبح تک مذاکرہ کیا۔اور فرمایا کہ مردوں کے انساب تو ایسے ہیں جن کو ہر ایک جانتا ہے۔(۵۰)

محبت پیدا کرنے کا ایک طریقہ

(حکایت) حضرت احمد العجلیؒ فرماتے ہیں امام معمرؒ صنعاء (یمن) میں داخل ہوئے تو لوگوں نے ناپسند کیا کہ آپؒ ان کے سامنے آئیں۔تو ان لوگوں سے ایک آدمی نے کہا ان کو باندھ دو (یعنی ان کی شادی کر دو چنانچہ انہوں نے قبیلے میں ان کی شادی کر دی۔اس طرح سے قبیلے کے لوگ آپؒ کو پسند کرنے لگے)۔(۵۱)

---

(۴۹) سیر اعلام النبلاء ۵۱/۲۲۔

(۵۰) "مناقب" البیهقي ۴۸۸/۱، ۴۸۹۔ سیر اعلام النبلاء ۷۴:۱۰۔

(۵۱) سیر اعلام النبلاء ۷/۱۰۔

امام بخاریؒ کی علم وسعت

(حکایت) امام بخاریؒ نے فرمایا میں ایسی کوئی چیز نہیں جانتا جس کی محتاجی ہو۔ مگر وہ قرآن اور سنت میں موجود ہے۔ میں نے آپؒ سے عرض کیا کیا ان سب کی پہچان ممکن ہے، فرمایا ہاں۔ (۵۲)

(فائدہ) امام بخاریؒ حدیث میں امام تھے۔ فقہ کے متعلق اختلاف ہے بعض علماء فرماتے ہیں آپؒ مجتہد تھے اور بعض فرماتے ہیں کہ آپؒ امام شافعیؒ کے مقلد تھے۔ آپؒ کے مقلد ہونے کی بات طبقات الشافعیہ الکبریٰ میں ہے۔

حضرت ابوالدرداءؓ فقیہ تھے

(حکایت) حضرت معاویہؓ کا بیٹا یزید کہتا ہے کہ حضرت ابوالدرداءؓ فقہاء علماء میں سے تھے، جو مشکلات میں کام دیتے ہیں۔ (۵۳)

علم وہ ہے جو نفع دے

(حکایت) امام شافعی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ علم وہ ہے جو نفع دے، علم وہ نہیں ہے جو حافظے میں موجود ہو۔ (۵۴)

علم دو ہیں

(حکایت) حضرت محمد بن یحییٰ بن حسانؒ فرماتے ہیں۔ میں نے امام شافعیؒ

---

(۵۲) ومحاولة ابن حزم في "المُحَلّٰى" تؤيد مقالة محمد بن إسماعيل هذه، فإنه على ما به من هنات قد استطاع باعتماده على اتكبا والسنة أن يؤلف كتابًا في الفقه يشتمل على جميع أبواب الفقه۔ سير اعلام النبلاء ۴۱۲/۱۲۔

(۵۳) ابن عساكر ۲/۳۷۳/۱۳۔ سير اعلام النبلاء ۳۴۶/۲۔

(۵۴) سير اعلام النبلاء ۴۸۹/۱۰۔

سے سنا فرمایا علم دو قسم پر ہے ایک دین کا علم جسے فقہ کہتے ہیں۔ اور ایک دنیا کا علم جسے طِب کہتے ہیں اس کے علاوہ شعر وغیرہ یہ سب بے کار چیزیں ہیں۔ (۵۵)

موت کے بعد عالم کیسے زندہ رہتا ہے

(حکایت) حضرت عاصم فرماتے ہیں کہ میں امام شعبیؒ کے ساتھ ہو کر چلا۔ چنانچہ ہم حضرت ابراہیم نخعیؒ کے پاس سے گذرے۔ ابراہیم نخعیؒ امام شعبیؒ کے لیے اپنی مجلس میں کھڑے ہو گئے۔ تو آپؒ سے امام شعبیؒ نے فرمایا میں زندہ ہونے کی حالت میں آپ سے زیادہ فقیہ ہوں۔ اور آپ مرنے کے بعد مجھ سے زیادہ فقیہ ہوں گے اور وہ اس طرح سے کہ آپ کے شاگرد ایسے ہیں جو آپ کے ساتھ وابستہ ہیں۔ یہ آپ کے علم کو زندہ رکھیں گے۔ (۵۶)

امام ربیعۃ الرائے کا تحصیل علم

حضرت عبدالوھاب بن عطاء الخفافؒ فرماتے ہیں کہ مجھے اہل مدینہ کے مشائخ نے بیان کیا کہ امام ربیعۃ الرائےؒ کے والد حضرت فروخؒ بنو امیہ کے زمانے میں غازی بن کر خراسان کی جنگوں میں چلے گئے تھے جبکہ امام ربیعۃ الرائےؒ اپنی والدہ کے پیٹ میں امید سے تھے۔ حضرت فروخؒ نے اپنی بیوی (یعنی) حضرت ربیعۃ الرائےؒ کی والدہ کے پاس تیس ہزار درہم چھوڑے تھے۔ جب آپؒ ستائیس سال کے بعد مدینہ واپس لوٹے تو اپنے گھوڑے پر سوار تھے۔ آپ کے ہاتھ میں ایک نیزہ تھا۔ اپنے گھوڑے سے نیچے اترے اور دروازے کو اپنے نیزے کے

---

(۵۵) "آداب الشافعي": ۳۲۱، ۳۲۲، و "مناقب" البيهقي ۲/۱۱٤، و "تاريخ ابن عساكر" ۲/۱٦/۱۵، و "الانتقاء": ۸٤، و "الحلية" ۱٤۲/۹، و "توالي التأسيس": ۷۳۔ سير اعلام النبلاء ۴۱/۱۰۔

(۵٦) انظر ابن سعد ۲۸٤/٦۔ سير اعلام النبلاء ۵۲٦/٤۔

ساتھ دھکا دیا۔ جس پر حضرت ربیعۃ الرائےؒ گھر سے باہر نکلے اور کہا اے خدا کے دشمن تو میرے گھر میں گھسنا چاہتا ہے فرمایا نہیں۔ پھر حضرت فروخؒ نے فرمایا اے خدا کے دشمن تو ایسا آدمی ہے جو میری بیوی کے پاس گھسا ہے۔ پھر ایک دوسرے پر جمپ لگا لیا اور ایک دوسرے سے لپٹ گئے۔ حتیٰ کہ محلے دار اکٹھے ہو گئے یہ بات امام مالک بن انس کو پہنچی اور دوسرے مشائخ کو تو وہ حضرت ربیعۃ الرائےؒ کی مدد کے لیے پہنچ گئے۔ حضرت ربیعۃ الرائےؒ فرمانے لگے خدا کی قسم میں تجھے نہیں چھوڑوں گا۔ تجھے بادشاہ کے پاس لے کر جاؤں گا اور حضرت فروخؒ بھی یہی کہتے رہے اور کہا کہ تو میری بیوی کے پاس رہا۔ جھگڑا جب بہت ہو گیا، اور امام مالک کو آتے ہوئے دیکھا تو سب لوگ خاموش ہو گئے۔ امام مالک نے فرمایا اے بوڑھے تم کسی اور گھر میں رہ سکتے ہو تو بوڑھے نے کہا یہ میرا گھر ہے۔ میں فروخ ہوں۔ فلاں کا غلام۔ جب یہ بات ان کی بیوی نے سنی تو گھر سے باہر نکلی اور کہا یہ میرا خاوند ہے۔ اور یہ میرا بیٹا ہے جو تو نے پیچھے چھوڑا تھا۔ اور میں اس کے ساتھ حاملہ تھی اس طرح سے وہ دونوں ایک دوسرے کے گلے ملے اور رو پڑے۔ پھر فروخ اپنے گھر میں داخل ہوا اور کہا یہ میرا بیٹا ہے؟ ان کی والدہ نے کہا ہاں، تو حضرت فروخ نے کہا میرا وہ مال نکال جو تیرے پاس میں نے چھوڑا تھا۔ اور یہ میرے پاس چار ہزار دینار ہیں۔ (یہ بھی اپنے پاس رکھ لو) تو ان کی بیوی نے کہا مال میں نے دفن کر رکھا ہے میں کچھ دنوں کے بعد اس کو نکال دوں گی۔ پھر حضرت ربیعہؒ مسجد کی طرف چلے گئے اور اپنے حلقہ درس میں (پڑھانے کے لیے) جا بیٹھے۔ آپؒ کے پاس امام مالک بن انسؒ اور حضرت حسن بن زیدؒ اور حضرت ابن ابی علی اللھبیؒ اور حضرت مُساحقیؒ بھی آ گئے اور مدینے کے بڑے بڑے حضرات بھی۔ حضرت فروخؒ کی بیوی نے کہا آپ جائیں مسجد نبوی میں نماز پڑھ لیں۔ چنانچہ آپؒ نکلے اور نماز پڑھی پھر ایک بہت بڑے حلقے کی طرف دیکھا

تو اس کے پاس گئے اور ٹھہر گئے تو لوگوں نے ان کے لیے کچھ تھوڑی سی جگہ بنا دی۔ اور حضرت ربیعہؒ اپنا سر نیچے کر کے بیٹھ گئے۔ یہ جتلانے کے لیے کہ آپ نے اپنے والد کو نہیں دیکھا، انہوں نے اپنے سر پر ایک کپڑا رکھا ہوا تھا، آپؒ کے بارے میں ابو عبدالرحمن (فروخ) کو شک ہوا تو انہوں نے پوچھا یہ جوان کون ہے؟ تو لوگوں نے کہا یہ ربیعہ بن عبدالرحمنؒ ہیں۔ فرمایا پھر تو اللہ نے میرے بیٹے کو بلند مرتبہ عطاء کیا ہے۔ پھر آپؒ اپنے گھر کی طرف لوٹ گئے۔ اور ان کی والدہ سے کہا میں نے آج اپنے بیٹے کو اس حالت میں دیکھا ہے میں نے اہل علم اور اہل فقہ میں سے کسی کو اس درجے پر نہیں دیکھا تو ان کی والدہ نے کہا آپ کو کیا محبوب ہے۔ تیس ہزار دینار یا وہ مرتبہ جو آپ کے بیٹے کو حاصل ہوا ہے۔ فرمایا خدا کی قسم نہیں مجھے یہ مرتبہ چاہیے۔ تو حضرت ربیعہؒ کی والدہ نے فرمایا، میں نے یہ سارا مال آپ کے بیٹے پر خرچ کر دیا تھا تو ان کے والد نے کہا خدا کی قسم تم نے اس مال کو ضائع نہیں کیا۔ (۵۷)

(نوٹ) علامہ ذہبیؒ نے یہ حکایت نقل کرنے کے بعد لکھا ہے اگر یہ حکایت صحیح ہو تو ستائیس سال کے خرچے کے لیے ایک ہزار دینار کافی تھے۔ بلکہ اس کا نصف بھی کافی تھا۔ اس روایت کی سند منقطع ہے۔

---

(۵۷) سیر اعلام النبلاء ۶/۹۳-۹۴۔

باب نمبر-2

فقہ اور فضیلت فقہ

اگر معاذؓ نہ ہوتے تو عمرؓ ہلاک ہو گیا ہوتا

(حکایت نمبر-۲) حضرت ابوسفیان فرماتے ہیں ہمیں ہمارے کئی شیوخ نے بیان کیا۔ کہ ایک آدمی دوسال تک اپنی بیوی سے غائب رہا۔ پھر وہ آیا تو عورت حاملہ تھی تو اس نے حضرت عمرؓ سے شکایت کی اور حضرت عمرؓ نے اس عورت کو سنگسار کرنے کا خیال کیا تو آپ سے حضرت معاذ بن جبلؓ نے فرمایا۔ اگر آپ کا اس کو سنگسار کرنا درست ہے، تو آپ ابھی اس پر حد جاری نہیں کر سکتے کیونکہ اس کے پیٹ میں بچہ ہے تو حضرت عمرؓ نے اس کو سزا دینے کو چھوڑ دیا۔ پھر جب عورت نے بچہ جنا تو وہ اپنے والد کی شکل میں مشابہ تھا۔ اس کے دو اگلے دانت بھی نکلے ہوئے تھے تو اس شخص نے کہا یہ میرا بیٹا ہے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا عورتیں عاجز ہیں کہ وہ معاذؓ جیسا انسان جنیں۔ اگر معاذؓ نہ ہوتا تو عمرؓ ہلاک ہو گیا تھا۔ (۵۸)

(فائدہ) یعنی بے قصور عورت کو سنگسار کرا کے قتل کے گناہ میں ملوث ہو جاتا۔

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بڑے فقیہ تھے

(حکایت) امام ابن شہاب زہریؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن مسورؒ نے فرمایا کہ میں اپنے والدؒ اور حضرت سعدؓ اور عبدالرحمٰن بن اسود بن عبد

(۵۸) سیر اعلام النبلاء ۱ : ۴۵۲۔

یغوثؒ کے ساتھ اذرح کی جنگ میں نکلا اور شام میں تکلیف واقع ہوئی تو ہم پچیس راتیں سرغ مقام پر رکے رہے۔ رمضان کا مہینہ بھی ہم پر آ گیا تو حضرت مسورؒ اور حضرت عبدالرحمنؒ نے روزہ رکھا۔ اور حضرت سعدؓ اور میرے والد نے روزہ نہ رکھا تو میں نے حضرت سعدؓ سے عرض کیا اے ابواسحاق آپ جناب نبی کریم ﷺ کے اصحاب ہیں آپ نے جنگ بدر میں بھی شرکت فرمائی تھی۔ آپ روزہ چھوڑتے ہیں اور یہ دونوں روزہ رکھتے ہیں فرمایا کہ میں ان دونوں سے زیادہ دین کی سمجھ رکھنے والا ہوں میں ان سے زیادہ فقیہ ہوں۔ (۵۹)

(فائدہ) آج جو لوگ فقہ کا انکار کرتے ہیں اور صرف قرآن وحدیث کے دعویدار ہیں وہ اس صحابیؓ رسول سے سبق حاصل کریں۔

وعظ میں نرمی اختیار کرنے کی سمجھ

حضرت عطاء بن ابی رباحؒ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت عبید بن عمیرؒ حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت عائشہؓ نے حضرت عبید بن عمیرؒ سے فرمایا کہ جب وعظ کرو تو ہلکے انداز سے کیا کرو۔ کیونکہ وعظ ونصیحت بھاری چیز ہے۔ (۶۰)

مامون الرشید کا خارجی سے مناظرہ

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک خارجی کو مامون الرشید کے پاس پیش کیا گیا تو مامون نے پوچھا تمہیں ہمارے خلاف اختلاف پر کس چیز نے ابھارا ہے۔ تو اس نے کہا اللہ کے اس ارشاد نے **ومن لم یحکم بما انزل اللہ فأولئک ھم**

---

(۵۹) إسناده حسن، و أخرجه الفسوي في " المعرفة والتاريخ " ۱/۳۶۹-۳۷۰۔ و ذكره ابن حزم في " المحلى " ۶/۲۴۸۔ سير اعلام النبلاء ۱/۹۵۔

(۶۰) انظر ابن سعد ۵/۴۶۳۔ سير اعلام النبلاء ۴/۱۵۷۔

الْكٰفِرُوْنَ. (المائدہ: ۴۴) (جو اللہ کے نازل کردہ احکام پر فیصلہ نہیں کرتا ....) تو مامون الرشید نے خارجی کو کہا کیا تجھے معلوم ہے کہ یہ آیت اتاری گئی تھی۔ کہاں ہاں، پوچھا اس کی کیا دلیل ہے۔ کہا اجماع امت اس کی دلیل ہے۔ (یعنی امت متفق ہے کہ یہ قرآن کی آیت ہے) مامون نے کہا جس طرح سے تو امت کے اجماع کی وجہ سے اس آیت کے قرآن ہونے پر راضی ہو گیا ہے۔ تو امت کے اجماع کی وجہ سے اس کی تفسیر پر بھی راضی ہو جا۔ خارجی نے کہا آپ نے سچ کہا۔ پھر خارجی نے کہا السلام علیک یا امیر المؤمنین (اور سلام کر کے چلتا بنا)۔ (۶۱)

(فائدہ) خارجیوں کا یہ مذہب تھا کہ فیصلہ صرف اللہ کی ذات کر سکتی ہے۔ اور کوئی نہیں کر سکتا۔ جیسا کہ مذکورہ آیت سے بظاہر معلوم ہوتا ہے لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قرآن کو فیصلہ کی کتاب ماننے کی بجائے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اختلاف کے وقت حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ اور حضرت عمرو بن عاصؓ کو فیصل تسلیم کیا تھا۔ تو خارجیوں کا یہ خیال تھا کہ یہ کتاب اللہ کی بجائے ان حضرات کو فیصل مان کر اسلام سے نکل گئے۔ اس وجہ سے یہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھی دشمن ہو گئے جبکہ یہ پہلے ان کی جماعت میں شریک تھے۔ تو مامون نے خارجی کے نظریے کا اور دلیل کا ایسے انداز سے جواب دیا جس کا خارجی سے جواب نہ بن سکا اور بھاگ گیا۔ یعنی آیت کی تفسیر بھی وہی معتبر ہے۔ جو اجماع امت سے ثابت ہو اور اجماع امت سے یہ بات ثابت ہے کہ ظاہری اختلافات میں موجود حضرات سے فیصلہ کرانا اس آیت کے خلاف نہیں ہے۔

---

(۶۱) "تاریخ بغداد" ۱۰/۱۸۶، و "تاریخ الخلفاء" ۳۱۹-۳۲۰۔ سیر اعلام النبلاء ۱۰-۲۸۰۔

محدث سے فقیہ بڑا عالم ہوتا ہے

(حکایت) حضرت عبدالوہاب بن ضحاکؒ فرماتے ہیں مجھے حضرت بقیہؒ نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے امام شعبہؒ نے فرمایا اے ابو یحمدؒ ہم حدیث کے تم فقہاء سے زیادہ جاننے اور پہچاننے والے ہیں۔ میں نے کہا اے ابو بسطام آپ یہ بات کہتے ہیں؟ فرمایا ہاں، میں نے کہا پھر آپ اس آدمی کے بارے میں کیا کہتے ہیں جس کو اس کی ناک پر مارا گیا، جس سے اس کی خوشبو سونگھنے کی قوت زائل ہو گئی تو امام شعبہؒ کچھ دیر سوچ بچار کرتے رہے اور غور و فکر کرتے رہے پھر فرمایا اے ابو یحمدؒ آپ اس مسئلے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں تو میں نے کہا کہ ہمیں ابن ذی حمایہ نے بیان کیا کہ ہمارے مشائخ (فقہاءؒ) فرمایا کرتے تھے کہ اس کی ناک میں رائی کا دانہ ڈالا جائے۔ پس اگر وہ اس کو حرکت دے تو سمجھ لینا کہ وہ جھوٹا ہے اگر حرکت نہ دے تو وہ سچا ہے۔ (۶۲)

(فائدہ) اس طرح کے مسائل میں باریک فرق اور سچ اور جھوٹ کا پہچاننا یہ فقہاء کی شان ہے علماء حدیث کی شان تو یہ ہے کہ احادیث کے الفاظ اور معانی اور احادیث کی اسانید ان کو یاد اور محفوظ ہوں فقط۔

فقہاء کی سند محدثین کی سند سے عالی ہے

(حکایت) حضرت عبداللہ بن ہاشمؒ فرماتے ہیں کہ ایک دن ہمارے پاس حضرت وکیع بن جراحؒ تشریف لائے۔ اور پوچھا تمہارے نزدیک دونوں سندوں میں سے کونسی زیادہ محبوب ہے اعمش عن ابی وائل عن عبداللہ یا سفیان عن منصور عن ابراہیم عن عبداللہ۔ تو ہم نے کہا اعمش والی سند اعلی ہے۔ فرمایا بلکہ دوسری سند اعلیٰ ہے کیونکہ دوسری سند فقیہ عن فقیہ عن فقیہ کی ہے۔ اور پہلی سند شیخ عن شیخ کی

---

(٦٢) سیر اعلام النبلاء ٨/٤٦٧۔

ہے اور وہ حدیث جس کو فقہاء اپنے استعمال میں لائیں اور اس کو نقل کرتے رہیں۔ وہ اس حدیث سے بہتر ہے جس کو شیوخ حدیث روایت کرتے ہوں۔ (۶۳)

فقہاء کے سامنے محدثین کی حیثیت

(حکایت) حضرت ربیعؒ فرماتے ہیں میں نے امام شافعیؒ سے سنا انہوں نے ایک محدثؒ سے فرمایا تھا کہ تم پنساری ہو اور ہم طبیب ہیں۔ (۶۴)

(فائدہ) یعنی تمہارے پاس صرف جڑی بوٹیاں (یعنی احادیث) ہیں جن کا تم استعمال نہیں جانتے اور نہ ان کے مرکبات جانتے ہو نہ ان کے خواص جانتے ہو۔ اور ہم طبیب ہیں کہ ہم ان کے ہر طرح کے استعمال کو جانتے ہیں ان کی پہچان رکھتے ہیں ان کو مرکب کر سکتے ہیں ان سے مسائل حل کر سکتے ہیں۔

جواب کا کمال

(حکایت) حضرت حرملہؒ فرماتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ سے ایک ایسے آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا جس کے منہ میں کھجور ہے۔ اس نے کہا اگر میں نے اس کھجور کو کھایا تو میری بیوی کو طلاق ہے اور اگر میں نے اس کو پھینک دیا تب بھی میری بیوی کو طلاق ہے تو امام شافعیؒ نے فرمایا کہ آدھی کھجور کو کھالے اور آدھی کو پھینک دے۔ (اس سے طلاق نہیں پڑے گی)۔ (۶۵)

خلفاء راشدینؓ کی سنت سنت رسول اللہ ہے (امام شافعیؒ)

(حکایت) حضرت ابوبکر محمد بن یزید بن حکیم **المستملی**ؒ فرماتے ہیں

---

(٦٣) سير اعلام النبلاء ١٥٨/٩۔

(٦٤) "مناقب" البيهقي ١٥٥/٢۔ سير اعلام النبلاء ٥٣/١٠۔

(٦٥) "حلية الأولياء" ١٤٣/٩، و "تاريخ ابن عساكر" ١/٧/١٥۔ سير اعلام النبلاء ٥٣/١٠۔

کہ میں نے امام شافعیؒ کو مسجد حرام (بیت اللہ شریف) میں دیکھا جب کہ آپؒ کے لیے کپڑا بچھا دیا گیا تھا۔ آپؒ اس پر بیٹھے ہوئے تھے۔ آپؒ کے پاس خراسان کا ایک آدمی آیا اور عرض کیا اے ابو عبداللہ آپ بھڑ کے بچے کے کھانے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ فرمایا حرام ہے اس نے کہا حرام ہے؟ فرمایا ہاں۔ اللہ کی کتاب سے بھی اور سنت رسول اللہ سے بھی اور عقلی دلیل سے بھی۔ اَعُوْذُ بِاللهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَمَا اٰتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا .(الحشر:۷). (٦٦)

(ترجمہ) اور جو کچھ تمہیں رسول دے اس کو لے لو اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو

اور ہمیں سفیان بن عیینہؒ نے حضرت زائدہؒ سے انہوں نے حضرت عبدالملک بن عمیرؒ سے انہوں نے ربعیؒ کے مولی (مالک) سے انہوں نے حضرت حذیفہؓ سے روایت کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِقْتَدوا بِالَّذِيْن مِن بَعْدِي أَبِيْ بَكْرٍ وَ عُمر. (میرے بعد ان دو کی اقتداء کرنا ابوبکرؓ کی اور عمرؓ کی) یہ تو ہوا کتاب اور سنت سے۔

اور ہمیں ہمارے استادوں نے حضرت اسرائیلؒ سے روایت کیا کہ حضرت

---

(٦٦) "حلية الأولياء" ١٠٩/٩، ١١٠، و "مناقب" البيهقي ٣٦٢/١، ٣٦٣، و "مناقب" الرازي: ١٢٥، ١٢٦۔ وحديث "اقتدوا باللذين من بعدي أبي بكر و عمر" حديث صحيح أخرجه أحمد ٣٨٢/٥ و ٣٨٥ و ٤٠٢، والترمذي (٣٦٦٣)، وابن ماجه (٩٧) عن حذيفة بن اليمان، وحسنه الترمذي، وصححه الحاكم ٧٥/٣، ووافقه الذهبي، وأخرجه أحمد ٣٩٩/٥ من طريق آخر لا بأس به، وصححه ابن حبان (٢١٩٣)، وله شاهد من حديث ابن مسعود عند الترمذي (٣٨٠٧)، والحاكم ٧٥/٣۔ سير اعلام النبلاء ٨٨/١٠۔

ابوبکر المستملیؒ کا فرمان ہے کہ ہمیں ابواحمدؒ نے حضرت اسرائیلؒ سے انہوں نے ابراہیم بن عبدالاعلیٰؒ سے انہوں نے حضرت سوید بن غفلہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمرؓ نے بھڑ کے مارنے کا حکم دیا تھا۔

اور عقلی دلیل یہ ہے کہ جس جانور کے مارنے کا حکم دیا گیا ہو اس کا کھانا بھی حرام ہے۔

(فائدہ) حضرت عمرؓ کے اس حکم کو امام شافعیؒ نے قرآن وسنت قرار دیا ہے اس طرح کہ حضور ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ کی اقتداء کا حکم دیا ہے اور امام شافعیؒ نے حضور ﷺ کے اس حکم دینے کو سنت قرار دیا ہے، اور حضور کے حکم کو جاننا قرآن کی اس مذکورہ آیت سے ثابت ہے اس سے معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کا حکم قرآن بھی ہے اور سنت بھی ہے آج بہت سے جاہل صرف قرآن وحدیث کا نعرہ لگاتے ہیں اور صحابہؓ اور دیگر حضراتؒ کے حجت ہونے کا انکار کرتے ہیں۔ امام شافعیؒ نے یہ ارشاد بیان فرما کر امت کو تعلیم دی ہے کہ صحابہؓ کا عمل خصوصاً حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کا فرمان قرآن بھی ہے سنت بھی ہے۔

شریعت کو کھیل بنانے سے بچایا جائے

(حکایت) کہا جاتا ہے کہ عبدالرحمٰن بن حکم المروانیؒ جو اندلس کے افسر تھے۔ انہوں نے اپنی ایک لونڈی کی طرف رمضان المبارک میں دن کے وقت دیکھا تو اپنے نفس پر قابو نہ پا سکے۔ اور صحبت کر لی پھر شرمندہ ہوئے اور فقہاء کو بلایا اور ان سے اپنی توبہ کے بارے میں پوچھا تو حضرت یحیٰ بن یحیٰؒ نے فرمایا۔ لگا تار دو ماہ روزے رکھو۔ اور باقی علماء خاموش رہے جب یہ علماء اس افسر سے اٹھ آئے۔ تو حضرت یحیٰ بن یحیٰؒ سے فرمایا آپ کو کیا ہوا آپ نے ہمارے مذہب کے مطابق فتویٰ نہیں دیا۔ جو امام مالکؒ سے مروی ہے کہ ایسے شخص کو اختیار ہے

چاہے تو غلام آزاد کرے چاہے دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ فرمایا اگر ہم اس کے لیے یہ دروازہ کھول دیتے تو اس کے لیے یہ کام بہت آسان تھا کہ وہ روزانہ صحبت کرتا اور ایک غلام آزاد کر دیتا میں نے اس کو سب طریقوں سے مشکل کام پر ڈالا ہے تا کہ وہ دوبارہ ایسا نہ کرے۔ (۶۷)

مامون کے دربار میں سلیمان بن حرب کے علم کی ہیبت

(حکایت) قاضی یحییٰ بن اکثم فرماتے ہیں کہ مجھ سے مامون نے پوچھا آپ نے بصرے میں کس کو چھوڑا ہے تو میں نے بہت سے مشائخ کا ذکر کیا۔ ان میں سے ایک حضرت سلیمان بن حرب بھی تھے میں نے کہا کہ وہ معتبر ہیں۔ حافظ الحدیث ہیں، سمجھ دار ہیں، بہت ہی پردہ پوشی رکھنے والے اور اپنے آپ کو محفوظ رکھنے والے ہیں۔ تو مامون نے مجھے اور ان کو اپنے پاس بلانے کا حکم دیا تو میں نے حضرت سلیمان بن حرب کو اس کے بارے میں خط لکھا تو آپ تشریف لائے، تو اتفاق ایسا ہوا کہ میں نے خود ہی حضرت سلیمان بن حرب کو مامون کے دربار میں پہنچایا۔ اس مجلس میں احمد بن ابو دواد اور ثمامہ اور ان کے درجے کے بہت سارے علماء موجود تھے۔ (احمد بن ابی دواد وہ ہے جس نے خلق قرآن کا فتنہ اٹھایا تھا) مجھے پسند نہ آیا کہ میں ان لوگوں کی موجودگی میں اس درجے کی شخصیت کو لے جاؤں، بہرحال جب حضرت سلیمان بن حرب دربار میں داخل ہوئے تو سلام کیا، مامون نے سلام کا جواب دیا، اور آپ کی نشست کو بلند جگہ پر رکھا۔ اور حضرت سلیمان بن حرب نے بھی مامون کے لیے عزت اور توفیق کی دعا کی تو احمد بن ابی دواد نے کہا اے امیر المؤمنین ہم شیخ سے ایک مسئلہ پوچھنا چاہتے ہیں تو مامون نے اس کی طرف اختیار دینے والی نگاہ سے دیکھا تو حضرت سلیمان نے فرمایا اے

(۶۷) "وفيات الأعيان" ۱۴۵/۶، و "ترتيب المدارك" ۵۴۲/۲، و "نفح الطيب" ۱۱۰۱۰/۲۔ سير اعلام النبلاء ۵۲۱/۱۰۔

امیر المومنین ہمیں حماد بن زیدؒ نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابن شبرمہؒ سے عرض کیا تھا کہ میں آپ سے سوال کرنا چاہتا ہوں، تو آپؒ نے فرمایا تھا، اگر تیرا سوال اس طرح کا ہے جس سے تیرے ساتھ بیٹھنے والوں کی تضحیک نہ ہو اور تو جس سے سوال پوچھنا چاہتا ہے اس پر جھوٹ نہ گھڑے تو سوال کر سکتا ہے۔ اسی طرح سے ہمیں حضرت وہیبؒ نے بیان کیا کہ قاضی ایاس بن معاویہؒ نے فرمایا تھا کہ یہ بھی مسائل میں سے ہے کہ جو مسئلہ سائل کو نہیں پوچھنا چاہئے تو وہ اس کے پوچھنے سے باز رہے اور مجیب کے لیے بھی ہے کہ وہ ایسے مسئلے کا جواب نہ دے اب ابن ابی دواد کو مخاطب کر کے فرمایا اگر تمہارا مسئلہ ان صورتوں کے علاوہ ہے تو تم سوال کر سکتے ہو ورنہ خاموش رہو، آپؒ کی اس طرح کی بات سے حاضرین دربار پر ہیبت چھا گئی اور ان میں سے کوئی ایک بھی نہ بول سکا، حتیٰ کہ آپؒ دربار سے اٹھ گئے اور مامون نے آپؒ کو مکے کا قاضی بنا دیا اور آپ مکہ کی طرف چلے گئے۔ (۶۸)

امام داود ظاہری لاجواب ہو گئے

(حکایت) حضرت محمد بن عبدہؒ فرماتے ہیں کہ میں داود ظاہری کے پاس گیا تو امام احمد بن حنبلؒ اس کے پاس میرے جانے سے ناراض ہو گئے۔ جب میں امام احمد بن حنبلؒ کے پاس حاضر ہوا تو آپؒ نے مجھ سے بات تک نہ کی۔ امام احمد بن حنبلؒ سے ایک آدمی نے عرض کیا اے ابوعبداللہ انہوں نے تو ان پر ایک مسئلے کا رد کیا ہے پوچھا وہ کون سا۔ فرمایا کہ اگر ہیجڑا مر جائے تو اس کو غسل کون دے۔ تو داؤد نے کہا اس کو اس کے نوکر غسل دیں، تو محمد بن عبدہؒ نے کہا کہ اس کے نوکر تو مرد ہیں (اور ہیجڑا جو ہے وہ مرد نہیں ہے تو مرد کیسے اس کو غسل دے سکتے ہیں) بلکہ

(۶۸) "تاریخ بغداد" ۹/۳۵، ۳۶، و "تهذیب الکمال" لوحة ۵۳۶، و "وفیات الأعیان" ۲/۴۱۹۔ سیر اعلام النبلاء ۱۰/۳۳۳۔

اس کا تیمم کروایا جائے یہ جواب سن کر امام احمد بن حنبلؒ مسکرائے۔ اور فرمایا درست کیا درست کیا کتنا اچھا جواب دیا ہے۔ (۶۹)

(فائدہ) آج کل کے غیر مقلد داود ظاہری کے مذہب کو بہت لیتے ہیں علماء کے ہاں یہ اتنے مقبول نہیں تھے اگرچہ عالم بہت بڑے تھے۔

فقیہ کی ایک قسم

(حکایت) حضرت عمران القصیرؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بصریؒ سے ایک مسئلہ پوچھا اور عرض کیا فقہاء اس طرح کہتے ہیں فرمایا تم نے اپنی آنکھوں سے کسی فقیہ کو دیکھا ہے۔ فقیہ تو وہ ہوتا ہے جو دنیا سے بے رغبت ہو، اپنے دین کی بصیرت رکھتا ہو اور اپنے رب کی عبادت پر ہمیشہ قائم رہتا ہو۔ (۷۰)

فقیہ وہ ہے جو علم پر عمل بھی کرے

(حکایت) امام شعبیؒ فرماتے ہیں کہ ہم فقہاء نہیں ہیں لیکن ہم نے حدیث کو سنا ہے اور اس کو آگے روایت کیا ہے فقہاء تو وہ ہیں جو جاننے کے بعد عمل بھی کرتے ہیں۔ (۷۱)

غیر فقیہ جواب سے عاجز

(حکایت) علامہ برقانیؒ فرماتے ہیں کہ مجھے فقیہ ابوبکر الابہریؒ نے کہا کہ میں ابن صاعد کے پاس بیٹھا ہوا تھا، ایک عورت ان کے پاس آئی اور کہا اے شیخ

---

(۶۹) سیر اعلام النبلاء ۱۳/۱۰۳-۱۰۴۔

(۷۰) الحلیة ۲/۱۴۷ وانظر الزهد لأحمد ۲۶۷ و ۲۷۹۔ سیر اعلام النبلاء ۴/۵۷۶۔

(۷۱) ابن عساکر (عاصم عایذ) ۱۷۸ وانظر الحلیة ۴/۳۱۔ سیر اعلام النبلاء ۴/۳۰۳۔

آپ اس کنویں کے بارے میں کیا کہتے ہیں، جس میں مرغی گر گئی اور مرگئی۔ یہ پانی پاک ہوگا یا پلید تو ابن صاعد نے کہا تو تباہ ہو جائے مرغی کیسے گری تھی تو نے کنویں کو ڈھانپ کر کیوں نہیں رکھا تھا۔ تو فقیہ ابو بکر ابہری نے فرمایا کہ میں نے اس خاتون سے کہا اگر اس کنویں کا پانی بدلا نہیں ہے تو پانی پاک ہے، لیکن ابن صاعد کے پاس چونکہ فقہ کا علم نہیں تھا اس لیے وہ اس عورت کو جواب نہ دے سکے۔ (۷۲)

فجر کی نماز میں قنوت نازلہ نہ پڑھنے کی ایک وجہ

(حکایت) امام حاکمؒ فرماتے ہیں میں نے استاد ابوالولیدؒ سے سنا فرمایا کہ ابو العباس الدغولی سے پوچھا گیا کہ آپ فجر کی نماز میں قنوت کیوں نہیں پڑھتے، فرمایا اپنے جسم کی راحت کے لیے اور شہر والوں کے طریقہ کی رعایت کرنے کے لیے، اور اپنے گھر والوں اور اپنے بچوں کی خاطر مدارات کے لیے، (تاکہ وقت زیادہ نہ لگے اور میں ان کے کام کرسکوں)۔ (۷۳)

(فائدہ) یہ فجر کی نماز میں قنوت نازلہ بعض اوقات میں حضور ﷺ نے پڑھی تھی اور صحابہ کرامؓ نے بھی پڑھی تھی جب کوئی شدید پریشانی یا دشمن کے حملے کا خطرہ لاحق ہو تو اس وقت یہ قنوت نازلہ پڑھی جاتی ہے ویسے اس کو عام دنوں میں پڑھنا مسنون نہیں۔

حضرت اسماء بنت عمیسؓ کا فیصلہ

(حکایت) حضرت زکریا بن ابی زائدہؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عامرؒ سے سنا کہ حضرت علیؓ نے حضرت اسماء بنت عمیسؓ سے شادی کی تھی (جبکہ یہ

---

(۷۲) سیر اعلام النبلاء ۱۴/۵۰۰۔

(۷۳) سیر اعلام النبلاء ۱۴/۵۵۸۔

حضرت ابوبکرؓ اور حضرت جعفرؓ کی بیوی رہ چکی تھیں)۔ حضرت اسماء بنت عمیسؓ کے دونوں بیٹوں حضرت محمد بن ابوبکرؓ اور حضرت محمد بن جعفرؓ نے آپس میں فخر کیا، ان میں سے ہر ایک نے کہا کہ میں تجھ سے عزت اور شان میں بڑا ہوں، میرا باپ تیرے باپ سے بہتر تھا، تو حضرت علیؓ نے حضرت اسماء بنت عمیسؓ سے فرمایا کہ ان دونوں کے درمیان فیصلہ کرو، تو حضرت اسماءؓ نے فرمایا میں نے عرب کے جوانوں میں حضرت جعفرؓ سے بہتر کوئی جوان نہیں دیکھا، اور میں نے بوڑھوں میں حضرت ابوبکرؓ سے بہتر بھی کوئی نہیں دیکھا، تو حضرت علیؓ نے فرمایا تو نے ہمارے لیے کہنے کی کوئی بات بھی نہ چھوڑی۔ اگر تو اس کے علاوہ کوئی بھی بات کہتی تو میں اس کا بدلہ چکا دیتا، تو حضرت اسماءؓ نے فرمایا ان تینوں میں تم سب سے کم ہو لیکن بہتر ہو۔ (۷۴)

حج میں بچے کے لیے دعا کی قبولیت

(حکایت) حضرت محمد بن مؤملؒ فرماتے ہیں کہ میرے دادا نے حج کیا تھا جب کہ وہ بہت بوڑھے ہو چکے تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ ان کو بیٹا عطا فرمائے۔ جب واپس آئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو بیٹا عطا فرمایا انہوں نے ان کا نام مؤمل (آرزو پوری کیا ہوا) رکھا اس لیے کہ انہوں نے اس کی آرزو کی تھی، اور اس کا نام ابوالوفاء رکھا تا کہ وہ اللہ کے لیے نذروں کو پورا کرے، چنانچہ ابوالوفاء نے اپنی نذروں کو بھی پورا کیا تھا۔ (۷۵)

---

(۷۴) أخرجه ابن سعد ۲۸۵/۸ ورجاله ثقات۔ سیر اعلام النبلاء ۲۸۶/۲-۲۸۷۔

(۷۵) سیر اعلام النبلاء ۲۲/۱۵۔

بادشاہ کے شر سے بچتے ہوئے گفتگو

(حکایت) ابن الحداد فرماتے ہیں کہ میں بھی ابن الاخشید بادشاہ کی مجلس میں تھا، جب ہم اس کی مجلس سے اٹھے تو تنہا مجھے اس نے پکڑ لیا اور کہا کون افضل ہیں؟ ابوبکرؓ اور عمرؓ یا علیؓ میں نے کہا دونوں ایک ہی درجے میں ہیں۔ کہا ابوبکرؓ افضل ہیں یا علیؓ، میں نے کہا اگر تیرے پاس موجود ہوں تو علیؓ، اور اگر کھلم کھلا اعلان ہو تو ابوبکرؓ افضل ہیں وہ اس جواب سے خوش ہو کر ہنس پڑا۔ (۷۶)

علم کچھ نہیں مگر روایت حدیث صحیح ہے

(حکایت) خطیب بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن خلادؒ علم کچھ بھی نہیں جانتے تھے۔ لیکن ان کا سماع حدیث صحیح تھا، ابن خلاد نے حضرت ابوالحسن دارقطنیؒ سے سوال کیا اور کہا، صاع بڑا ہوتا ہے یا مُد تو امام دارقطنی نے طالب علموں کو مخاطب کر کے فرمایا اپنے شیخ کی طرف دیکھو (ان کو یہ بھی پتہ نہیں کہ صاع بڑا ہوتا ہے یا مد)۔ (۷۷)

(فائدہ) صاع بڑا ہوتا ہے مد چھوٹا ہوتا ہے، صاع کی مقدار تقریباً ساڑھے تین کلو اور مد اکتالیس تولہ وزن کا ہوتا ہے۔

قاضی ابن الباقلانی کے مسکت جواب کا عجیب واقعہ

(حکایت) قاضی ابن الباقلانیؒ اپنے مسلمان خلیفہ کی طرف سے روم کے سرکش بادشاہ کے پاس سفیر بنا کر بھیجے گئے، اور کئی عجیب معاملات اس ملاقات میں قاضی صاحب کو پیش آئے۔

ان میں سے ایک یہ ہے کہ بادشاہ نے آپؒ کو چھوٹے دروازے سے

(۷۶) سیر اعلام النبلاء ۱۵/۰۰۰۱۵۔

(۷۷) "تاریخ بغداد" ۲۲۱/۵۔ سیر اعلام النبلاء ۶۹/۱۶۔

گزرنے کا حکم دیا تاکہ بادشاہ کے سامنے رکوع کرتے ہوئے آپؒ دروازے سے داخل ہوں، قاضی صاحب اس کو سمجھ گئے تو آپ پشت کے بل سے دروازے سے داخل ہوئے۔

دوسرا عجیب واقعہ یہ ہوا کہ آپ نے اس عیسائی بادشاہ کے راہب سے کہا کہ آپ کے بیوی بچے کیسے ہیں؟ تو بادشاہ نے کہا رک جائیے آپ کو معلوم نہیں ہے کہ راہب بیوی بچوں سے پاک ہوتے ہیں، آپؒ نے فرمایا کہ راہب کو تو تم بیوی بچوں سے پاک کہتے ہو اور رب العالمین کو بیوی اور بچوں سے پاک نہیں سمجھتے ہو۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سرکش بادشاہ نے قاضی صاحب سے یہ سوال کیا تھا کہ تمہارے نبی کی بیوی کا کیا قصہ ہوا تھا، اس کا مقصد آپؒ کو بھڑکانا تھا، آپ نے فرمایا جیسا کہ حضرت مریم بنت عمرانؑ کا قصہ ہوا تھا، اللہ نے ان دونوں کی براءت قرآن شریف میں اتاری ہے (حضرت عائشہؓ اور حضرت مریمؑ کی) حالانکہ حضرت عائشہؓ نے تو کوئی بچہ نہیں جنا تھا، آپؒ کے اس جواب نے اس اعتراض کرنے والے بادشاہ کا منہ بند کر دیا تھا۔ (۷۸)

ایک لغوی عالم کا صبر اور کند ذہن طالب کی حکایت

(حکایت) نحو کے امام مبردؒ فرماتے ہیں، امام سیبویہؒ کے بعد کوئی شخص بھی نحو میں علامہ مازنیؒ سے بڑا عالم نہیں ہوا۔ (۷۹)

فرماتے ہیں ہمیں علامہ مازنیؒ نے بیان کیا کہ ایک آدمی نے میرے سامنے کتاب سیبویہ (یہ کتاب چار جلدوں میں چھپ چکی ہے) ایک طویل مدت تک پڑھی تھی، جب اس کے آخر تک پہنچا تو کہا میں تو اس سے ایک حرف بھی نہیں سمجھ

---

(۷۸) "تبیین کذب المفتري" ۲۱۸، ۲۱۹۔ سیر اعلام النبلاء ۱۷/ ۱۹۱-۱۹۲۔

(۷۹) "معجم الأدباء" ۷/ ۱۰۸۔ سیر اعلام النبلاء ۱۲/ ۲۷۰۔

سکا لیکن اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی جزائے خیر عطا فرمائے۔(۸۰/۱)

حکمائے ہند کی دانش کی باتیں

(حکایت) حضرت داؤد بن رشیدؒ فرماتے ہیں کہ حکمائے ہند کا کہنا ہے کہ بغاوت کی موجودگی میں کامیابی حاصل نہیں ہوتی اور حرص کی موجودگی میں صحت قائم نہیں رہتی، اور تکبر کے پائے جانے سے کوئی کسی کی تعریف نہیں کرتا، اور دغا بازی کے ساتھ صداقت حاصل نہیں ہوتی، اور بے ادبی کے ساتھ شرف حاصل نہیں ہوتا، بخل کے ساتھ احسان حاصل نہیں ہوتا، اور مذاق کے ساتھ محبت نہیں ملتی اور سمجھ نہ ہونے کے ساتھ قضاء کا مرتبہ حاصل نہیں ہوتا اور نافرمانی پر اصرار کے ساتھ عذر کا کوئی اعتبار نہیں، اور جس دل میں غیبت موجود ہو اس کا دل سالم نہیں، اور جو حسد کرتا ہے اس کو راحت نہیں ملتی اور جو انتقام لیتا ہے وہ سردار نہیں بن سکتا اور عزت نفس اور خود پسندی کے ساتھ کوئی آدمی ریاست اور سرداری نہیں حاصل کر سکتا اور مشورہ چھوڑنے کے بعد کوئی آدمی درست کام نہیں کر سکتا اور نرمی کے ساتھ کوئی آدمی اپنے ملک کو قائم اور ثابت نہیں رکھ سکتا۔(۸۰/۲)

امام شافعیؒ کی خاصیت

(حکایت) امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ امام شافعیؒ کو جب کوئی حدیث ملتی تھی تو آپؒ اس کی پیروی کرتے تھے۔ ان کی بہترین خاصیت تھی کہ آپؒ گفتگو کرنے کی خواہش نہیں رکھتے تھے ان کی فکر فقہ میں مصروف تھی۔(۸۱)

(۸۰/۱) "إنباه الرواه" ۱/ ۲٤۸، و"وفيات الأعيان" ۱/ ۲۸٦۔ سیر اعلام النبلاء ۱۲: ۲۷۱۔

(۸۰/۲) سیر اعلام النبلاء ۱۰/ ۱۳٤۔

(۸۱) سیر اعلام النبلاء ۱۰: ۲٦۔

باب نمبر-3

علم کا طلب کرنا اور اس کے حاصل کرنے پر صبر کرنا اور علم کی طلب میں لگے رہنا

عالم رخصت ہو رہے ہیں اور جاہل علم نہیں سیکھتے

(حکایت نمبر-۳) حضرت ابوالدرداءؓ فرماتے ہیں مجھے کیا ہے کہ میں تمہارے علماء کو دیکھتا ہوں کہ وہ تو دنیا سے رخصت ہوتے جا رہے ہیں، اور تمہارے جاہل ہیں جو علم حاصل نہیں کرتے۔

عالم اور متعلم دونوں ثواب میں شریک ہیں

(حکایت) علم سیکھو کیونکہ عالم اور متعلم دونوں ثواب میں شریک ہیں۔(۸۲)

استاذ سے ناراضگی علم سے محرومی ہے

(حکایت) حضرت اسماعیل بن ابی اویسؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ہم حضرت نافعؒ کے پاس علم کے حاصل کرنے کے لیے آتے جاتے تھے آپؒ بڑے بدخلق تھے، میں نے کہا میں اس غلام کا کیا کروں گا یہ سوچ کر میں نے حضرت نافعؒ کو چھوڑ دیا اور میرے علاوہ کے میرے ساتھی جو طلب

(۸۲) ابن عساکر ۲۰۳۷۵/۱۳۔ سیر اعلام النبلاء ۳۴۷/۲۔

علم میں شریک تھے وہ ان کے پاس بھی علم سیکھتے رہے اور انہوں نے نفع حاصل کرلیا۔ (۸۳)

(فائدہ) حضرت نافعؒ امام مالکؒ کے استاذ تھے اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے شاگرد تھے، اور غلام تھے، اور غلام ہونے کے بعد بھی عظیم محدث تھے ان کی روایات حدیث سے مؤطا امام مالکؒ بھرا ہوا ہے۔

جولاہے کی امامت اور گواہی کی حیثیت

(حکایت) حضرت وکیع بن جراحؒ فرماتے ہیں کہ کچھ علماء حدیث امام اعمشؒ کے پاس ایک دن حاضر ہوئے جب امام اعمشؒ تشریف لائے اور فرمایا اگر میرے گھر میں ایسا شخص نہ ہوتا جو مجھے تم سب سے زیادہ مبغوض ہے تو میں کبھی بھی تمہارے لیے گھر سے باہر نہ آتا۔ وجہ یہ ہوئی تھی کہ ایک جولاہا، جس کی کنیت ابوداود تھی اس نے حضرت امام اعمشؒ سے سوال کیا کہ اے ابومحمدؒ آپ جولاہے کے پیچھے نماز پڑھنے کو کیا کہتے ہیں تو آپؒ نے فرمایا جب بغیر وضو کے اس کے پیچھے نماز پڑھی جائے تو کوئی حرج نہیں پھر پوچھا کہ جولاہے کی گواہی کے بارے میں آپؒ کیا فرماتے ہیں، تو فرمایا کہ اس کی گواہی دو سچے گواہوں کے ساتھ قبول ہے۔ (۸۴)

(فائدہ) امام اعمشؒ مزاج میں بہت تیز تھے لیکن حدیث اور تفسیر قراءۃ کے بڑے امام تھے، اس مزاج کی تیزی کی وجہ سے جب ان سے جولاہے نے سوال کیا تو انہوں نے اس طرح کا جواب دیا جس سے جولاہے کی کوئی حیثیت معلوم نہیں ہوتی حالانکہ امام اعمش کا یہ جواب شرعی نہیں ہے۔

---

(۸۳) سیر اعلام النبلاء ۹۸/۵۔

(۸٤) سیر اعلام النبلاء ۲۳٤/٦۔

عالم پر رحم کھاؤ

(حکایت) امام شعبہؒ فرماتے ہیں جب تم قلم دوات کسی انسان کے گھر میں دیکھو تو اس پر رحم کھاؤ اور اگر تمہاری آستین میں کوئی کھانے کی چیز موجود ہو تو اس کو کھلا دو۔(۸۵)

(فائدہ) اس زمانے میں طلباء علم کی علامت ان کے پاس قلم دوات کا ہونا ہوتا تھا، اور قلم دوات اٹھانے والے یہ طالب علم عموماً محتاج ہوتے تھے، اس لیے امام شعبہؒ نے فرمایا کہ اگر تمہاری آستین میں یا جیب میں کوئی چیز کھانے کی ہو تو ان کو کھلا دیا کرو۔

والد اپنے بیٹے کو زبردستی دین پڑھوائے

(حکایت) حضرت امام سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں آدمی کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی اولاد کو علم کے حاصل کرنے پر مجبور کرے۔ کیونکہ اس کے بارے میں اس سے حساب ہوگا اور والد اپنی اولاد کی تعلیم کا ذمہ دار ہے۔(۷۶)

ابوحمزہؒ تیس سال تک ایک استاذ سے علم سیکھتے رہے

حضرت ابراہیم بن رستمؒ فرماتے ہیں حضرت ابوحمزہؒ نے فرمایا کہ میں حضرت ابراہیم الصائغؒ کے پاس تیس سال سے کچھ کم عرصہ آتا جاتا رہا، لیکن میرے گھر کے لوگوں کو معلوم نہ ہو سکا کہ میں کہاں جاتا ہوں اور کہاں سے آتا ہوں۔(۸۷)

(فائدہ) یہ ان لوگوں کی علم کی طلب کا اخلاص تھا جس میں گھر والوں کو بھی محسوس نہ ہوا کہ یہ کہاں جاتے ہیں، وہ اپنے نیک عمل کو اس طرح سے چھپاتے تھے۔

(۸۵) سیر اعلام النبلاء ۲۲۵/۷۔

(۸۶) سیر اعلام النبلاء ۲۷۳/۷۔

(۸۷) سیر اعلام النبلاء ۳۸۶/۷۔

تمیں سال تک طلب علم کرنا

(حکایت) حضرت قعنبیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے امام مالکؒ سے سنا آپؒ نے فرمایا کہ بعض دفعہ آدمی تمیں سال تک کسی عالم کے پاس علم سیکھنے کے لیے جاتا رہتا ہے۔(۸۸)

(فائدہ) واقعی اس وقت کے علماء علم کی تحصیل کے لیے عمریں لگادیتے تھے۔

طلبِ علم میں امام ابن مبارکؒ کی حرص

بہت سارے حضرات نے روایت کیا ہے کہ حضرت ابن مبارکؒ سے کہا گیا آپؒ کب تک علم لکھتے رہیں گے فرمایا ہوسکتا ہے کوئی ایسا کلمہ مجھے مل جائے جس کو میں نے ابھی تک نہ لکھا ہو، لیکن میں اس سے فائدہ اٹھا سکوں۔(۸۹)

امام ابوبکر بن عیاشؒ کی طلب علم میں مشقتیں

(حکایت) حضرت ابوبکر بن عیاشؒ فرماتے ہیں میں امام عاصمؒ کے پاس تین سال تک آتا جاتا رہا گرمی میں سردی میں بارش میں حتیٰ کہ مجھے بنو کاہل کی مسجد کے لوگوں سے بھی حیاء آتی تھی۔(۹۰)

اس لیے کہ میرے کثرت سے آنے جانے سے ان کو اکتاہٹ اور تکلیف نہ ہو۔

طلبِ علم کے لیے افلاس لازم ہے

(حکایت) حضرت سفیان بن عیینہؒ نے ایک مرتبہ ایک شخص سے پوچھا کیا کام کرتے ہو۔ فرمایا حدیث حاصل کرتا ہوں، فرمایا پھر اپنے گھر والے لوگوں کو

---

(۸۸) سیر اعلام النبلاء ۹۶/۸۔

(۸۹) سیر اعلام النبلاء ۳۶۰/۸۔

(۹۰) سیر اعلام النبلاء ۴۴۲/۸۔

محتاجی کی خوشخبری سنا دو۔ (۹۱)

(فائدہ) اس لیے کہ اس وقت جو حضرات علم حدیث کی طلب میں نکلتے تھے تو پھر گھر کے معاش نہیں حاصل کر سکتے تھے۔

عربی میں تلخی

(حکایت) ابن ادریسؒ سے مروی ہے کہ مجھے امام اعمشؒ نے فرمایا خدا کی قسم میں آپ کو ایک مہینے تک حدیث نہیں پڑھاؤں گا، میں نے بھی کہہ دیا خدا کی قسم میں آپ کے پاس ایک سال تک نہیں آؤں گا پھر میں آپ کے پاس ایک سال کے بعد آیا تو آپؒ نے فرمایا ابن ادریس ہو؟ میں نے کہا جی ہاں، فرمایا میں پسند کرتا ہوں کہ عربی شخص میں ایسی تلخی ہونی چاہیئے۔ (جیسی تم میں ہے) (۹۲)

رات گئے تک طلب حدیث

حضرت محمد بن یحیٰی بن سعیدؒ فرماتے ہیں میرے والد نے فرمایا کہ میں گھر سے حدیث کی طلب میں نکلتا تھا اور عشاء کے بعد ہی واپس لوٹتا تھا۔ (۹۳)

گھر کا کوئی پتہ نہیں

(حکایت) محدث ابن مہدیؒ فرماتے ہیں میں امام مالکؒ کے پاس علم کی طلب میں اتنا رہا کہ انہوں نے مجھے اکتا دیا (یعنی بہت عرصہ رہا) میں نے ایک دن آپؒ سے کہا میں بہت عرصے سے اپنے گھر بار سے غائب ہوں۔ مجھے معلوم نہیں کہ میرے بعد ان کا کیا ہوا، فرمایا اے بیٹے میں گھر والوں کے پاس ہوں جب سے میں علم کی طلب میں نکلا ہوں، مجھے اب تک معلوم نہیں کہ ان کا کیا حال

(۹۱) سیر اعلام النبلاء ۸: ۶ ۴۰۔

(۹۲) "تاریخ بغداد" ۹: ۴۱۷، ۴۱۸۔ سیر اعلام النبلاء ۹: ۴۷۔

(۹۳) سیر اعلام النبلاء ۹: ۱۸۳۔

ہے۔(۹۴)

پانچ احادیث کی قیمت

(حکایت) امام وکیعؒ فرماتے ہیں کہ میں امام اعمشؒ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا مجھے حدیث پڑھائیں، فرمایا تمہارا کیا نام ہے، میں نے کہا وکیع (مضبوط) فرمایا خوبصورت نام ہے میرا خیال ہے کہ کچھ عرصہ بعد تمہاری بڑی خبر (حیثیت) ہوگی۔ کوفے میں تمہارا گھر کہاں ہے میں نے کہا بنو رؤاس محلے میں۔ فرمایا جراح بن ملیحؒ کے گھر سے تمہارا گھر کس طرف ہے میں نے عرض کیا وہ میرے والد ہیں، جبکہ میرے والد بیت المال کے افسر تھے امام اعمشؒ نے مجھ سے فرمایا جاؤ اور میرا عطیہ لے کر آؤ۔ جب عطیہ لے کر لوٹو گے تو میں تمہیں پانچ احادیث سناؤں گا، چنانچہ میں اپنے والد کے پاس گیا اور ان کو اطلاع کی تو انہوں نے فرمایا کہ آدھا عطیہ لو اور چلے جاؤ۔ جب وہ آپ کو پانچ حدیثیں سنا دیں پھر آدھا عطیہ اور لے جانا حتیٰ کہ دس حدیثیں سن لو، چنانچہ میں آپؒ کے پاس آدھا عطیہ لے کر گیا۔ انہوں نے وہ اپنے ہاتھ میں رکھ لیا اور کہا اتنا پھر خاموش ہو گئے میں نے کہا مجھے حدیث سنا دیں، تو انہوں نے مجھے دو احادیث سنائیں۔ میں نے کہا آپ کا وعدہ تو مجھ سے پانچ احادیث سنانے کا تھا، فرمایا کہ سارے دراہم کہاں ہیں؟ میرا خیال ہے کہ تمہارے والد نے تمہیں ایسے ہی حکم دیا ہوگا۔ اس کو یہ پتہ نہیں کہ اعمشؒ بھی تجربہ کار اور مستقل مزاج ہے اور وہ حالات دیکھ چکا ہے۔ جاؤ اور پورا ہدیہ لے کر آؤ، چنانچہ میں پورا ہدیہ لے کر حاضر ہوا تو آپؒ نے مجھے پانچ احادیث سنا دیں پھر ہر مہینے میں آپؒ کے پاس ان کا عطیہ لے کر جاتا تھا اور وہ مجھے پانچ احادیث سنایا کرتے تھے۔(۹۵)

(۹٤) سیر اعلام النبلاء ۲۰۵/۹۔

(۹۵) سیر اعلام النبلاء ۱٤۵/۹، ۱٤٦۔

(فائدہ) یہ عطیہ بیت المال کی طرف سے امام اعمشؒ کے لیے مقرر تھا وہ چونکہ وقت پر نہیں پہنچتا تھا، اس لیے امام اعمشؒ نے بیت المال کے افسر پر یہ شرط لگا دی عطیہ بھی لیتے تھے اور ان کو حدیث بھی سناتے تھے۔

فقہ مالکیہ کے چالیس ہزار مسائل کا راوی

(حکایت) حضرت ابو اسحاقؒ نے اپنی طبقات میں لکھا ہے کہ حضرت معن بن عیسیٰؒ امام مالکؒ کی چوکھٹ کی ٹیک لگا کر بیٹھتے تھے امام مالکؒ جو لفظ بھی بولتے تھے آپؒ اس لفظ کو لکھ لیتے تھے۔ آپؒ امام مالکؒ کے لے پالک بیٹے تھے، انہوں نے ہی خلیفہ ہارون الرشید کے سامنے امام مالکؒ کی مؤطا پڑھ کر سنائی تھی اور ہارون الرشید کے بیٹوں کے سامنے بھی امام مالکؒ کی مؤطا پڑھ کر سنائی تھی۔

ابو اسحاق نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ حضرت علی بن مدینیؒ نے فرمایا کہ ہمارے پاس حضرت معن بن عیسیٰؒ نے چالیس ہزار مسائل ایسے پیش کیے جن کو انہوں نے خود امام مالکؒ سے سنا تھا۔ (۹۶)

لغاتِ حدیث کی کتاب چالیس سال میں تصنیف فرمائی

(حکایت) ابو عبید قاسم بن سلامؒ سے روایت ہے وہ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے یہ کتاب چالیس سال میں لکھی ہے کبھی مجھے لوگوں کی زبان سے کوئی درست بات ملتی تھی، تو میں اس کو اپنی کتاب میں درج کر دیتا تھا اور ساری رات اس فائدے کے ملنے کی خوشی میں نیند اڑ جاتی تھی، اور تم میں سے کوئی ایک میرے پاس آتا ہے اور چار پانچ مہینے ٹھہرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے بڑا عرصہ گزار لیا ہے۔ (۹۷)

---

(۹۶) طبقات الفقهاء للشيرازي۔ سير اعلام النبلاء ۳۰۶/۹۔

(۹۷) طبقات الفقهاء للشيرازي۔ سير اعلام النبلاء ۳۰۶/۹۔

مصروفیت علم

(حکایت) امام ابوحاتمؒ فرماتے ہیں کہ امام قعنبی ثقہ اور حجت تھے، میں نے ان سے زیادہ خدا سے ڈرنے والا کوئی شخص نہیں دیکھا، ہم نے ان سے مطالبہ کیا کہ آپ ہمیں موطا امام مالک سنائیں، تو فرمایا کہ صبح کو آجانا ہم نے عرض کیا ہم صبح کو حضرت حجاج بن منہالؒ کی مجلس میں ہوتے ہیں، فرمایا جب ان سے فارغ ہو جاؤ تو؟ ہم نے عرض کیا پھر ہم حضرت مسلم بن ابراہیمؒ کی مجلس میں ہوتے ہیں فرمایا جب ان سے فارغ ہو جاؤ؟ ہم نے عرض کیا پھر ہم حضرت ابوحذیفہ النہدیؒ کی مجلس میں جاتے ہیں، فرمایا عصر کے بعد؟ ہم نے عرض کیا ہم ابونعمان عارمؒ کے پاس حاضر ہوتے ہیں، فرمایا مغرب کے بعد؟ چنانچہ آپ ہمارے پاس رات کے وقت تشریف لاتے تھے، اور آپ پر ایک پوستین یا تنگ کپڑا ہوتا تھا گرمی میں اس کے سوا آپ کے جسم پر کچھ نہیں ہوتا تھا اس شدید گرمی میں بھی آپؒ ہمیں مرویات حدیث روایت کرتے تھے۔ (۹۸)

نحو میں مہارت کے لیے اسی ہزار درہم خرچ کردیئے

(حکایت) حضرت خلف بن ہشامؒ فرماتے ہیں مجھ پر نحو کا ایک مسئلہ مشکل ہوا تو میں نے نحو کے متعلق اسی ہزار درہم خرچ کیے۔ حتی کہ میں نحو میں ماہر ہوگیا۔

(فائدہ) اسی ہزار درہم کا اگر اب حساب لگایا جائے تو اس کی مالیت بارہ لاکھ روپے بنتی ہے۔ (۹۹)

(۹۸) "الجرح والتعدیل" ۱۸۱/۵، والکُبلُ: الفرو الکبیر۔ سیر اعلام النبلاء ۲۶۰/۱۰۔

(۹۹) سیر اعلام النبلاء ۵۷۸/۱۰)۔

میں ہوں اور کتابوں سے بھرا ہوا گھر

(حکایت) امام ابن معینؒ فرماتے ہیں میری خواہش ہے کہ میں کسی معتبر محدث کے پاس جاؤں اس کے پاس ایک گھر ہو ایک کمرہ ہو جو کتابوں سے بھرا ہوا ہو، اور میں اس سے تنہا لکھتا رہوں۔ (۱۰۰)

امام اہل سنت طلب حدیث میں

(حکایت) حضرت علی بن سہلؒ فرماتے ہیں میں نے حضرت یحییٰ بن معینؒ کو حضرت عفانؒ کے پاس دیکھا۔ جب کہ حضرت یحییٰ بن معینؒ کے ساتھ امام احمد بن حنبلؒ بھی تھے۔ تو شیخ عفانؒ نے فرمایا کہ آج یہاں حدیث کا درس نہیں ہوگا تو ان سے حضرت یحییٰ بن معینؒ نے فرمایا آپ امام احمد بن حنبلؒ کو واپس لوٹانا چاہتے ہیں جب کہ وہ آپؒ کے پاس تشریف لائے ہیں تو انہوں نے فرمایا دروازہ کو تالا لگا ہوا ہے، اور یہاں لونڈی نہیں ہے (جو دروازہ کھول دے) تو حضرت یحییٰ بن معینؒ نے فرمایا کہ میں کھولوں گا چنانچہ حضرت یحییٰ بن معینؒ نے تالے پر کچھ پڑھا تو تالا کھل گیا اس پر شیخ عفانؒ نے فرمایا کیا تالا بغیر چابی کے بھی کھل جاتا ہے پھر انہوں نے ان دونوں حضرات کو احادیث بیان کیں۔ (۱۰۱)

ذلت سے سیکھا ہے ذلت سے پڑھائیں گے

(حکایت) حضرت احمد بن سعید الرباطیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبلؒ سے سنا آپؒ نے فرمایا کہ ہم نے اس علم کو بڑی ذلت اور تکلیف کے ساتھ حاصل کیا ہے ہم اس کو آگے بھی اسی حالت کے ساتھ ہی پہنچائیں گے۔ (۱۰۲)

---

(۱۰۰) سیر اعلام النبلاء ۹۲/۱۱۔
(۱۰۱) سیر اعلام النبلاء ۱۹۱/۱۱۔
(۱۰۲) سیر اعلام النبلاء ۲۳۱/۱۱۔

میں حضورؐ، صحابہؓ اور تابعینؒ کے ساتھ ہوں

(حکایت) امام حاکمؒ فرماتے ہیں میں نے ابو علی محمد بن احمد بن زید المعدلؒ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت یحییٰ بن ذہلیؒ سے سنا، فرمایا کہ میں اپنے والد کے پاس دوپہر کے وقت گرمی میں آیا جب کہ وہ اپنے گھر کے کتب خانے میں تھے، ان کے سامنے دیا روشن تھا اور وہ لکھ رہے تھے، میں نے عرض کیا اے ابا جان یہ نماز کا وقت ہے، اور آپ نے دن کو بھی چراغ جلا رکھا ہے کاش کہ آپ اپنے نفس کو بھی راحت پہنچاتے، فرمایا اے بیٹے تو مجھے ایسی بات کہتا ہے میں تو رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہؓ اور تابعینؒ کی معیت میں بیٹھا ہوں۔ (۱۰۳)

(فائدہ) یعنی آپؐ کے اور آپؐ کے صحابہؓ اور تابعینؒ کے ارشادات کتابوں میں پڑھ رہا ہوں اور لکھ رہا ہوں۔

امام بخاریؒ کا رات کو علم حدیث میں استغراق

(حکایت) حضرت محمد بن ابی حاتم الوراقؒ فرماتے ہیں کہ امام ابوعبداللہ بخاریؒ (یعنی امام بخاریؒ) کی یہ حالت تھی کہ جب میں آپؒ کے ساتھ سفر میں ہوتا تھا اور ہم کسی ایک کمرے میں رات گزارتے تھے، گرمی بھی ہوتی تھی تو میں امام بخاریؒ کو دیکھتا تھا کہ آپؒ ایک رات میں پندرہ سے بیس مرتبہ اٹھتے تھے۔ ہر دفعہ مٹی کا دیا لیتے تھے اس میں آگ جلاتے تھے اس کو روشن کرتے تھے پھر احادیث کو نکال کر ان پر نشانات لگاتے تھے۔ (۱۰۴)

---

(۱۰۳) سیر اعلام النبلاء ۱۲/۲۷۹-۲۸۰۔

(۱۰٤) "تاريخ بغداد" ۲/۱۳، و "تهذيب الأسماء واللغات" ۱/۷٥۱، و "تهذيب الكمال": ۱۱۷۰، و "طبقات السبكي" ۲/۲۲۰، و "مقدمة الفتح": ٤۸۲۔ سیر اعلام النبلاء ۱۲/٤۰٤۔

صبح کے درس کے لیے رات کو سفر

(حکایت) حضرت ابوالازہرؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرزاق بن ہمامؒ اپنی بستی کی طرف گئے تو میں صبح سویرے ایک دن پہنچ گیا بہت جلدی جانے کی وجہ نے مجھے اپنے متعلق ڈر پیدا ہوا۔ (کہ راستے میں مجھے درندے نہ کھا جائیں) لیکن میں صبح کی نماز کا وقت ہونے سے بھی پہلے ان تک پہنچ گیا جب آپؒ گھر سے نکلے مجھے دیکھا تو فرمایا آپؒ اس رات یہیں تھے۔ میں نے عرض کیا نہیں، لیکن میں رات کو ہی چل پڑا تھا، آپ اس بات سے حیران ہوئے جب صبح کی نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے بلایا اور میرے سامنے احادیث پڑھیں اور میرے ساتھیوں کے مقابلے میں مجھے اپنے درس حدیث میں اہمیت دی۔ (۱۰۵)

امام بخاریؒ نے تین دن تک گھاس کھائی

(حکایت) امام محمد بن ابی حاتمؒ فرماتے ہیں میں نے امام بخاریؒ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ میں حضرت آدم بن ابی ایاسؒ کے پاس علم حاصل کرنے کے لیے نکلا میرا خرچہ پہنچنے میں تاخیر ہوئی، حتیٰ کہ میں گھاس کھانے لگا اور اس کی کسی کو خبر نہیں دیتا تھا جب تیسرا دن ہوا تو میرے پاس ایک آنے والا آیا جس کو میں نہیں جانتا تھا۔ اس نے مجھے دیناروں کی ایک تھیلی دی اور کہا کہ اپنے اوپر خرچ کرو۔ (۱۰۶)

پندرہ سیر لوبیا کی خوراک سے تیس ہزار احادیث لکھیں

(حکایت) حضرت ابوبکر عبداللہ بن سلیمان بن اشعثؒ فرماتے ہیں، میں

---

(۱۰۵) "تاریخ بغداد" ۴۲/۴۔ سیر اعلام النبلاء ۳۶۷/۱۲-۳۶۸۔

(۱۰۶) "طبقات السبکی" ۲۲۷/۲، و "مقدمة الفتح": ۴۸۰۔ سیر اعلام النبلاء ۴۴۸/۱۲۔

کوفے میں داخل ہوا میرے پاس صرف ایک درہم تھا۔ میں نے اس سے تمیں مدلوبیا خریدا، اور اس سے کھاتا تھا اور حضرت ابوسعید الاشج ؒ سے حدیث کا سماع کر کے لکھتا تھا جب لوبیا ختم ہوا تو میں تمیں ہزار مقطوع اور مرسل وغیرہ احادیث لکھ چکا تھا۔ (۱۰۷)

(فائدہ) ایک مد آدھا سیر کا ہوتا ہے اور تمیں مد پندرہ کلو لوبیا بنتے ہیں۔

باپ بیٹا علم کے بڑے حریص

(حکایت) حضرت حسن بن حسین الدارستینیؒ فرماتے ہیں۔ میں نے امام ابو حاتم ؒ سے سنا فرمایا کہ حضرت ابوزرعہ رازیؒ نے مجھ سے فرمایا کہ میں نے تم سے زیادہ طلب حدیث میں کسی کو حریص نہیں دیکھا، تو میں نے ان سے کہا کہ میرا بیٹا عبدالرحمٰنؒ بھی حریص ہے، تو آپؒ نے فرمایا جو اپنے باپ کے مشابہ ہو وہ باپ سے پیچھے نہیں ہے، لکھنے والے نے کہا میں نے آپؒ کے بیٹے عبدالرحمٰن سے آپ کے کثرت سماع حدیث اور اپنے والد کے سوالات (جرح و تعدیل اور احادیث) کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے فرمایا کہ کبھی ابا جان کھاتے تھے اور میں آپ کے سامنے احادیث پڑھ رہا ہوتا تھا اور کبھی چلتے تھے اور میں پڑھ رہا ہوتا تھا اور کبھی وہ بیت الخلاء میں ہوتے تھے اور میں پڑھ رہا ہوتا تھا اور کبھی گھر میں کسی چیز کی تلاش میں ہوتے تھے اور میں ان کے سامنے احادیث پڑھ رہا ہوتا تھا۔ (۱۰۸)

کب تک علم حاصل کریں

(حکایت) کتاب ذم الکلام میں روایت کیا گیا ہے کہ حضرت سہل بن

---

(۱۰۷) انظر تاریخ بغداد: ۹/۴۶۶-۴۶۷۔ سیر اعلام النبلاء ۱۳/ ۲۲۳۔

(۱۰۸) تاریخ ابن عساکر: خ: ۲۷/۱۵ أ، والزیادة منه۔ سیر اعلام النبلاء ۱۳/ ۲۵۰، ۲۵۱۔

عبداللہ تستریؒ سے پوچھا گیا آدمی کب تک حدیث کا علم لکھتا رہے، فرمایا مرنے تک اور اس کی دوات کی باقی سیاہی اس کی قبر میں پلٹ دی جائے۔ (۱۰۹)

محدث کو صبر نہیں ہوتا

(حکایت) حضرت ابو العباس السراجؒ سے عرض کیا گیا جب کہ وہ اپنے بڑھاپے میں بھی محدث یحییٰ بن ابی طالبؒ سے احادیث کو لکھ رہے تھے کہ آپ کب تک یہ لکھتے رہیں گے فرمایا کہ پتہ نہیں کیوں کہ طالب حدیث کو صبر نہیں ہوتا۔ (۱۱۰)

حافظ حدیث ایسا ہوتا ہے

(حکایت) حضرت ابو علی نیشاپوریؒ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عقبہؒ کا دروازہ کھٹکھٹایا تو انہوں نے پوچھا کون؟ میں نے کہا ابو علی نیشاپوری الحافظ۔ فرمایا جب انہوں نے مجھ سے گفتگو کی تو فرمایا کیا آپ حافظ (حدیث) ہیں؟ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا۔ شاید کہ تم اپنے کپڑوں کی حفاظت کرتے ہوگے۔ تو میں جب شام سے واپس لوٹا اور ان سے ملاقات کی اور ان سے احادیث کا مذاکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا خدا کی قسم اب تم حافظ ہو اور مذاکرہ حدیث میں مجھ پر غالب آگئے ہو۔ (۱۱۱)

امام دارقطنیؒ کا منظور نظر شاگرد

(حکایت) امام برقانیؒ فرماتے ہیں میں نے امام دارقطنیؒ سے سوال کیا جب آپؒ مصر سے واپس لوٹے تھے، کیا آپ نے اپنے راستے میں کوئی ایسا شخص دیکھا

(۱۰۹) سیر اعلام النبلاء ۱۳/۳۳۰-۳۳۱۔
(۱۱۰) سیر اعلام النبلاء ۱۴/۳۹۳۔
(۱۱۱) سیر اعلام النبلاء ۱۶/۵۴۔

ہے جو علم کی سمجھ لیتا ہو تو فرمایا کہ میں نے اپنے طویل ترین راستے میں مصر کے ایک جوان کے علاوہ کسی کو نہیں دیکھا جس کا نام عبدالغنی ہے۔ وہ آگ کا ایک شعلہ ہے، پھر آپ نے اس کے حالات کو بیان کیا اور اس کا بڑا عجیب ذکر فرمایا۔ (۱۱۲)

علم کا حریص امام برقانیؒ

(حکایت) خطیب بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ حافظ برقانیؒ ثقہ ورع ثبت اور فہیم تھے ہم نے اپنے شیوخ میں ان سے اثبت نہیں دیکھا۔ فقہ کو جاننے والے اور علم عربیت میں بھی کمال تھا کثیر الحدیث، فقہ کو جاننے والے تھے۔ ایک مسند لکھی تھی، جس میں صحیح بخاری اور مسلم کی احادیث کو جمع کیا تھا اور حضرت سفیان ثوریؒ کی احادیث کو بھی اور حضرت ایوبؒ اور شعبہ اور عبید اللہ بن عمرؒ اور عبدالملک بن عمیرؒ اور بیان بن بشرؒ اور مطر الوراقؒ اور دیگر محدثین کی مرویات کو اس میں جمع کیا تھا۔ اور اپنی وفات تک تصنیف کا کام کرتے رہے، جب آپؒ فوت ہوئے تو حضرت مسعرؒ کی احادیث کو جمع کر رہے تھے آپؒ علم کے حریص تھے علم کی طرف اپنی فکر کو خرچ کرتے تھے، میں نے آپؒ سے ایک دن سنا (جو فقہاء میں سے کسی ایک آدمی کو جو صلاحیت میں مشہور تھے ان کو) فرما رہے تھے اللہ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میرے دل سے حدیث کی شدید خواہش اٹھالیں کیونکہ اس کی محبت مجھ پر غلبہ کر چکی ہے مجھے بس صرف اسی کی ہی فکر رہتی ہے۔ (۱۱۳)

ایک درہم کے خرچہ پر تیس اجزاء حدیث نقل کیے

(حکایت) محدث برقانیؒ فرماتے ہیں میں اسفرائن میں داخل ہوا، میرے

(۱۱۲) انظر "وفیات الأعیان" ۳ : ۲۲۴ ، و "المنتظم" ۲۹۱/۷ ، و "تذکرة الحفاظ" ۱۰۴۸/۳ ، و "شذرات الذهب" ۱۸۸/۳ ۔ سیر اعلام النبلاء ۴۶۹/۱۷ ۔

(۱۱۳) في "تاریخ بغداد" ۳۷۴/۴ ۔ سیر اعلام النبلاء ۴۶۵/۱۷ ۔

ساتھ تین دینار اور ایک درہم تھا، دینار تو گم ہوگئے، درہم باقی رہ گیا، جو میں نے ایک روٹی پکانے والے کو دے دیا میں اس سے روزانہ دو روٹیاں لیتا تھا، اور حضرت بشر بن احمد اسفرائنی سے ایک جزء احادیث کا لکھا ہوا لیتا تھا اور اس کو نقل کرتا تھا اور شام تک اس ایک جزء کے لکھنے سے فارغ ہو جاتا تھا، اس طرح سے میں نے تیس اجزاء لکھے تھے اور پھر اس روٹی پکانے والے کے پاس میرا ایک درہم کا خرچہ ختم ہوگیا تو میں نے وہاں سے آگے سفر کیا۔ (۱۱۴)

رئیس الحکماء ابن سینا کی طلب علمی

(حکایت) ابن سیناؒ فرماتے ہیں مجھے طب میں رغبت ہوئی تو میں نے اس میں کمال حاصل کیا میرے سامنے لوگ طب کو پڑھتے تھے۔ اور میں اس کے ساتھ فقہ کے سیکھنے کے لیے بھی آتا جاتا تھا اور میں مختلف چیزوں میں مناظرے کرتا تھا جب کہ میری عمر سولہ سال تھی۔ پھر میں نے فلسفے کے تمام اجزاء پڑھے اور کسی مسئلے میں میں ششدر ہو کر رہ جاتا تھا۔ اور میں قیاس کی حدِ اوسط کو نہ سمجھ سکا تھا۔ تو میں جامع مسجد کی طرف آتا جاتا تھا، نماز پڑھتا تھا اور اللہ کی بارگاہ میں خوب التجاء کرتا تھا حتیٰ کہ وہ مشکل بات مجھ پر حل ہو جاتی تھی میں راتوں کو جاگتا تھا جب کبھی مجھ پر نیند غالب آتی تو میں پانی پیتا تھا یہاں تک کہ میں نے تمام علوم کو اپنے ذہن میں مستحکم کر لیا اس کے بعد میں نے کتاب "ما بعد الطبيعة" پڑھی مجھ پر کچھ مشکل ہوئی تو میں نے اس کو چالیس مرتبہ دہرایا اور اس کو یاد کر لیا۔ لیکن مجھے سمجھ نہ آئی تو میں مایوس ہوا، پھر مجھے ابونصر فارابی کی ایک جلد "ما بعد الحكمة الطبيعة" کی اغراض کے متعلق مل گئی تو اس کی وجہ سے کتابوں کی اغراض میرے سامنے منکشف ہوئیں۔ جس سے مجھے خوشی ہوئی۔ اور میں نے

---

(۱۱٤) "تاريخ بغداد" ۳۷۵/٤ـ سير اعلام النبلاء ۱۷/٤٦٦-٤٦٧ـ

بہت مال صدقہ کیا۔ (۱۱۵)

طلبِ علم کی مشغولیت میں لوبیا کا ثرید بھی نہ کھا سکے

(حکایت) حضرت ابو اسحاق شیرازیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے لوبیا کے پانی میں تیار کیے ہوئے ثرید کی خواہش کی۔ فرمایا کہ جب وہ کھانے کے قابل بن گیا لیکن درس میں مشغول ہونے اور اپنی باری کے آنے کی وجہ سے میں اس کو کھا نہ سکا۔ (۱۱۶)

بھائی کی ملاقات پر طلبِ علم کو ترجیح

(حکایت) ابن طاہرؒ فرماتے ہیں، میں ایک دن حضرت ابو اسحاق الحبالؒ کے پاس ایک جزء حدیث کا پڑھ رہا تھا، میرے پاس میرے شہر کا ایک آدمی آیا اور آہستہ سے میرے ساتھ بات کی، اس نے کہا کہ تیرا بھائی شام سے آیا ہے اور وہ بیت المقدس میں داخل ہونے کے بعد یہاں پہنچا ہے۔ بیت المقدس میں بہت لوگوں کو قتل کر دیا گیا ہے تو میں پڑھنے میں لگ گیا۔ لیکن اس علم کے لکھنے میں مجھ سے گڑ بڑ ہوئی۔ مجھ سے ممکن نہ ہو سکا کہ میں استاد کے سامنے کچھ پڑھوں۔ تو حضرت ابو اسحاق نے کہا تمہیں کیا ہوا۔ میں نے کہا خیر ہے فرمایا کہ مجھے لازمی بتاؤ تو میں نے آپ کو بتایا تو انہوں نے فرمایا کتنے عرصے سے تم نے اپنے بھائی کو نہیں دیکھا۔ میں نے کہا دو سال سے، فرمایا پھر تم اس کے پاس کیوں نہیں جاتے میں نے کہا اس جزء کے مکمل کر لینے کے بعد جاؤں گا۔ تو آپ نے فرمایا اے

---

(۱۱۵) فی "طبقات الأطباء" و "الوافي بالوفيات": ما بعد الطبيعة " وهو الذي ذكره المؤلف آنفاً۔ سیر اعلام النبلاء ۱۷/۵۳۱-۵۳۲۔

(۱۱۶) المحبر في "المنتظم" ۹/۷، و "وصفة الصفوة" ۶۷/۴، و "المجموع" ۱/۲۵، و "طبقات" السبكي ۲۱۸/۴۔ سیر اعلام النبلاء ۱۸/۴۵۵۔

حدیث کے طلب کا رو تم کتنا زیادہ حریص ہو۔ پھر انہوں نے مجلس ختم کردی اور حضور علیہ الصلاۃ والسلام پر درود پڑھا، اور اٹھ کر چلے گئے۔

اسّی سال کی عمر میں بھی حرص علم

(حکایت) ابن عقیلؒ نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی جوانی میں ہر طرح کے گناہوں سے محفوظ رکھا علم کی محبت میرے دل میں ڈالی۔ میں نے کبھی اپنا لعاب کسی سے نہیں ملایا اور نہ کسی کے ساتھ رہا ہوں۔ سوائے اپنے جیسے طالب علموں میں اور اب میں اسی کی دہائی میں ہوں۔ اور علم کی حرص اس سے زیادہ ہوگئی ہے جو میں بیس سال کی عمر میں رکھتا تھا۔ میں بارہ سال کی عمر میں جوان ہوگیا تھا، اور آج میں اپنے دل میں دل اور فکر اور حفظ میں کوئی کمی نہیں دیکھتا اور نگاہ بھی میری تیز ہے حتیٰ کہ میں باریک سا چاند بھی دیکھ سکتا ہوں۔ مگر قوت ضعیف ہوگئی ہے۔ (۱۱۷)

امام حمیدیؒ کو گرمی میں بھی رات کو چین نہیں

(حکایت) یحییٰ بن البناءؒ فرماتے ہیں حضرت حمیدیؒ سخت گرمی میں رات کے وقت بھی علم کے لکھنے کی محنت اٹھاتے تھے۔ آپ پانی کے ایک ٹب میں بیٹھ جاتے تھے اور پھر ٹھنڈک حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ لکھتے رہتے تھے۔ (۱۱۸)

امام ابن عساکرؒ کی مشغولیات

(حکایت) حضرت ابو العلاء الہمدانیؒ نے ایک دن حضرت ابو المواہب بن صصریؒ سے فرمایا کہ حافظ ابن عساکرؒ کی کیا شان تھی؟ اور آپ نے لوگوں کو

---

(۱۱۷) سیر اعلام النبلاء ۱۹/۴۴۶۔

(۱۱۸) سیر اعلام النبلاء ۱۹/۱۲۲۔

حافظ ابن عساکرؒ کے ساتھ کس طرح معاملہ کرتے ہوئے اور پیش آتے ہوئے دیکھا؟ میں نے کہا آپ کی شان اس سب سے بعید ہے۔ چالیس سال وہ جمع علم اور تصنیف اور سماع علم میں مصروف رہے، حتیٰ کہ اپنی سیر کے دوران بھی اور تنہائیوں میں بھی، تو ابو العلاء الہمذانیؒ نے فرمایا: الحمد للہ علم کا پھل یہی ہے ہم نے تو یہ گھر اور کتابیں اور مسجد جو کچھ حاصل کیا ہے یہ تمہارے شہروں سے اہل علم سے کچھ معمولی سا حاصل کرنے پر دلالت کرتا ہے پھر مجھ سے کہا کہ ابو القاسم (ابن عساکرؒ) بغداد میں آگ کے شعلے کی طرح تھے۔ جس سے آپؒ کا علم آپ کی ذکاوت اور حسن ادراک شعلے مارتا تھا۔ (۱۱۹)

ساٹھ سال سے اسکندریہ کا منارہ نہیں دیکھا

(حکایت) حضرت ابو علی الاٗوقی فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو طاہر السلفیؒ سے سنا فرمایا کہ میرے ساٹھ سال اسکندریہ میں گزر گئے ہیں میں نے اس کا مینار (بھی اپنے) اس روشن دان سے نہیں دیکھا۔ (۱۲۰)

ہم نے اس میں بڑی تھکاوٹ پائی ہے

(حکایت) حضرت ابو موسیٰ ابن حافظ نے اپنی وفات کے وقت فرمایا، اس علم کو ضائع نہ کرنا جس کے حاصل کرنے میں ہم نے بڑی تھکاوٹ اور مشقت پائی ہے۔ (۱۲۱)

---

(۱۱۹) انظر "تذکرۃ الحفاظ" ٤: ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، و "طبقات" السبکی ۲۱۸/۷، و "معجم الأدباء" ۱۳: ۸٤، ۸٥۔ سیر اعلام النبلاء ۲۰: ٥٦٤۔

(۱۲۰) سیر اعلام النبلاء ۲۱: ۲۲۔

(۱۲۱) سیر اعلام النبلاء ۲۱: ٤٥۔

علم کیسے حاصل ہوتا ہے؟

(حکایت) حضرت ابوالحسن المدائنیؒ نے کتاب الحکمۃ میں لکھا ہے کہ امام شعبی سے پوچھا گیا آپؒ کو یہ سب علم کیسے حاصل ہوا؟ فرمایا کہ غم کو ہم نے دور کیا اور شہروں کے سفر کیے اور کبوتر کے صبر کی طرح صبر کیا۔ اور کوے کے صبح کے اٹھنے کی طرح صبح کو اٹھے۔ (۱۲۲)

خالد بن معدانؒ کا التزام علم

(حکایت) بحیر بن سعد فرماتے ہیں میں نے کسی کو حضرت خالد بن معدانؒ سے زیادہ علم کے ساتھ وابستہ ہونے والا نہیں دیکھا آپؒ کا علم مصحف میں ہوتا تھا، آپؒ سریع الفہم تھے، اور ساتھ تنگدستی بھی تھی۔ (۱۲۳)

علم کی زکوٰۃ

(حکایت) حضرت محمد بن نعیم فرماتے ہیں، میں نے محدثین کو دیکھا جو حضرت بشر بن حارثؒ کے پاس آئے، آپ نے فرمایا اے حدیث والو تم جانتے ہو کہ تم پر علم کی زکوٰۃ واجب ہے جس طرح سے اس شخص پر جو دوسو درہم کا مالک ہو اس پر پانچ درہم زکوٰۃ آتی ہے۔ (۱۲۴) (علم کی زکوٰۃ یہ ہے کہ اس کو آگے پڑھاؤ اور سکھاؤ)۔

---

(۱۲۲) ابن عساكر (عاصم عايذ) ۱٦٦۔ سير اعلام النبلاء ٤: ٣٠٠۔

(۱۲۳) ابن عساكر ٥ ٢٥٨ ب۔ سير اعلام النبلاء ٤/ ٥٣٨۔

(۱۲٤) "تاريخ بغداد ٧ ٦٩ وتتمته فيه: فكذلك يجب على أحدكم إذا سمع مئتي حديث أن يعمل منها بخمسة أحاديث، وإلا فانظروا أيش يكون هذا عليكم غداً۔ سير اعلام النبلاء ١٠/ ٤٧١۔

علم سمجھو اور آگے پہنچاؤ

(حکایت) سلیم بن عامرؒ فرماتے ہیں، ہم حضرت ابوامامہ کے پاس بیٹھا کرتے تھے آپؓ ہمیں جناب رسول اللہ ﷺ سے بہت سی احادیث بیان کیا کرتے تھے۔ پھر فرماتے تھے سمجھ لو اور جو کچھ تم سن رہے ہو اس کو ہم سے آگے پہنچاؤ۔ (۱۲۵)

علم قبر میں لے جانے کی بجائے پہنچانا محبوب ہے

(حکایت) حبیب بن ابی ثابتؒ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت سعید بن جبیرؒ نے فرمایا میں اپنا علم پھیلا دوں یہ مجھے زیادہ محبوب ہے کہ میں اس کو اپنی قبر میں ساتھ لے جاؤں۔ (۱۲۶)

مجالس ذکر کی ایک تفسیر

(حکایت) حضرت یزید بن سمرہؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء خراسانیؒ سے سنا فرمایا کہ ذکر کی مجالس یہی حرام اور حلال کے بیان کرنے کی مجالس ہیں۔ (۱۲۷)

علم پہنچانا افضل کام ہے

(حکایت) حافظ ابن عبدالبرؒ نے التمہید میں لکھا ہے یہ وہ بات ہے جس کو میں نے اپنے حافظے سے لکھا ہے اور اس کی اصل مجھ سے گم ہوگئی ہے کہ حضرت

---

(۱۲۵) سیر اعلام النبلاء ۳ /۳٦١۔

(۱۲٦) الحلية ٢٧٦/٤، وانظر ابن سعد ٢٦٢/٦۔ سیر اعلام النبلاء ٣٢٦/٤۔

(۱۲۷) سیر اعلام النبلاء ١٤٢/٦۔

عبداللہ العمری عابدؒ نے امام مالکؒ کی طرف تنہائی اور عمل کی ترغیب کا لکھا تھا۔ تو آپؒ کی طرف امام مالکؒ نے لکھا کہ اللہ نے اعمال کو تقسیم کردیا ہے، جس طرح سے رزق کو تقسیم کیا ہے۔ بہت سے لوگ ہیں جن کو اللہ پاک نے نماز کی توفیق دے رکھی ہے، لیکن (سارا سال) نفلی روزے رکھنے کی سعادت حاصل نہیں ہوتی۔ اور کچھ ایسے ہیں جن کے لیے صدقہ، خیرات کا دروازہ کھول دیا گیا ہے لیکن وہ نفلی روزے نہیں رکھتے اور کچھ ایسے ہیں جن کے لیے جہاد کرنا آسان کردیا گیا ہے پس علم کا پھیلانا نیک اعمال میں سب سے افضل ہے۔ اور میں اس پر راضی ہوں جو کچھ مجھے توفیق دی گئی ہے میں نہیں سمجھتا کہ میں جس خدمت میں ہوں، یہ خدمت تمہارے نیک اعمال سے کم ہے اور مجھے امید ہے کہ ہم میں سے ہر ایک خیر اور نیکی کے راستے پر ہے۔ (۱۲۸)

نبوت کے بعد علم کا پھیلانا افضل کام ہے

(حکایت) حضرت حبان بن موسیٰؒ نے فرمایا کہ حضرت امام ابن مبارکؒ کو اس بارے میں جھڑکا گیا کہ وہ مال اپنے شہر کو چھوڑ کر دوسرے شہروں میں تقسیم کرتے تھے۔ فرمایا میں جانتا ہوں لوگوں کے حالات کو کہ کون افضل ہیں۔ اور صدق کے مقام پر ہیں۔ انہوں نے احادیث کو سیکھا اور اس کے سیکھنے میں اچھا طریقہ اختیار کیا۔ کیونکہ لوگ اس کے ضرورت مند ہیں، اور محتاج ہیں۔ اگر ہم ان حضرات کو صدقہ خیرات دینا چھوڑ دیں تو ان کا علم ضائع ہو جائے گا، اور اگر ہم ان کی فکر کریں تو یہ امت محمد ﷺ کے لیے علم کو پھیلا دیں گے۔ میں نبوت کے بعد علم کے پھیلانے سے افضل کوئی چیز نہیں سمجھتا۔ (۱۲۹)

---

(۱۲۸) سیر اعلام النبلاء ۱۰۲/۸۔

(۱۲۹) "تاریخ بغداد" ۱۶۰/۱۰۔ سیر اعلام النبلاء ۳۴۳/۸۔

امام شعبہؒ اور امام مسعرؒ کی مرنے کے بعد شان وعظمت

(حکایت) حضرت محمد الحجابیؒ نے فرمایا جب امام شعبہؒ فوت ہوئے تو میں نے ان کو سات دنوں کے بعد خواب میں دیکھا۔ آپ نے حضرت مسعرؒ کے ہاتھ کو ہاتھ میں لے رکھا تھا اور ان دونوں حضرات پر نور کی دو قمیصیں ہیں۔ میں نے کہا اے ابو بسطام آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ فرمایا۔ فرمایا مجھے بخش دیا ہے میں نے عرض کیا کس وجہ سے فرمایا کہ میں حدیث کی روایت میں سچ کو اختیار کرتا تھا اور اس لئے کہ میں نے اس کو پھیلایا تھا اور میں نے اس کی امانت کو آگے ادا کر دیا تھا پھر آپ نے یہ شعر پڑھے:

حَبَانِیْ اِلٰھِیْ فِی الْجِنَانِ بِقُبَّۃٍ
لَھَا اَلْفُ بَابٍ مِّنْ لُجَیْنٍ وَ جَوْھَرٖ

شَرَابِیْ رَحِیْقٌ فِی الْجِنَانِ وَ حِلْیَتِیْ
مِنَ الذَّھَبِ الْاِبْرِیْزِ وَالتَّاجُ اَزْھَرُ

وَنَقْلِیْ لِثَامُ الْحُوْرِ وَاللہُ خَصَّنِیْ
بِقَصْرٍ عَقِیْقٍ تُرْبَۃُ الْقَصْرِ عَنْبَرُ

وَقَالَ لِیَ الرَّحْمٰنُ یَا شُعْبَۃُ الَّذِیْ
تَبَحَّرَ فِیْ جَمْعِ الْعُلُوْمِ فَاَکْثَرُ

تَنَعَّمْ بِقُرْبِیْ اِنَّنِیْ عَنْکَ رَاضٍ
وَعَنْ عَبْدِیَ الْقَوَّامِ بِاللَّیْلِ مِسْعَرُ

کَفٰی مِسْعَرًا عِزًّا بِاَنْ سَیَزُوْرُنِیْ
فَاَکْشِفُ حُجُبِیْ ثُمَّ اُدْنِیْہِ یَنْظُرُ

ترجمہ:-

۱-میرے معبود نے مجھ کو جنت میں ایک قبہ عطا فرمایا ہے جس کے ایک ہزار دروازے ہیں، یہ چاندی اور جواہر سے بنا ہوا ہے۔

۲-جنت میں میرے پینے کی شراب خالص ہے اور میرا زیور بھی خالص سونے کا ہے اور چمکتا ہوا تاج بھی ہے۔

۳-میری حور نے نقاب اوڑھ رکھا ہے، اللہ نے مجھے ایک عقیق کے محل کے ساتھ خاص کیا ہے، اس محل کی مٹی عنبر کی ہے۔

۴-اور مجھے رحمٰن نے فرمایا ہے اے شعبہ جو تمام علوم میں وسیع اور اکثر علم رکھتا ہے۔

۵-میرے قرب سے خوش ہو جا میں تجھ سے راضی ہوں اور اپنے اس بندے سے بھی جو ساری رات کھڑا ہوتا تھا جس کا نام مسعر ہے۔

۶-مسعر کے لیے بطور عزت کے یہ کافی ہے کہ وہ عنقریب میری زیارت کرے گا، میں اپنا پردہ ہٹاؤں گا، پھر اس کو قریب کروں گا کہ وہ مجھے دیکھے۔(۱۳۰)

حدیث سیکھنے کا عجیب ڈھنگ

(حکایت) حضرت حسن بن عمارہ فرماتے ہیں کہ میں امام زہری کے پاس حاضر ہوا جب کہ انہوں نے حدیث کا پڑھانا چھوڑ دیا تھا۔ میں آپ کو آپ کے دروازے پر ملا اور عرض کیا کہ آپ کیا فرماتے ہیں اگر آپ مجھے حدیث پڑھا دیں۔ فرمایا تجھے پتہ نہیں میں نے حدیث پڑھانا چھوڑ دیا ہے۔ میں نے عرض کیا یا آپ مجھے حدیث بیان کریں یا میں آپ کو بیان کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ آپ بیان کریں۔ میں نے کہا حدثنی الحکم عن یحییٰ بن الجزّار سمع

(۱۳۰) سیر اعلام النبلاء، ۷/ ۲۲۰۔

علیاً رضی اللہ عنہ یقول مَاأخذَ اللہُ عَلیٰ اَھلِ الْجَھلِ اَن یَّتَعلَّمُوْا حتّی اَخذَ علی اَھلِ الْعِلمِ اَن یُعلِمُوْا. (مجھے حکم نے یحییٰ بن جزار سے بیان کیا انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ جہالت والوں سے مؤاخذہ نہیں کرے گا کہ وہ دین کو کیوں نہیں سیکھتے حتیٰ کہ وہ اہل علم سے مواخذہ کرلے کہ انہوں نے کیوں نہیں سکھایا تھا) اس بات کے بعد انہوں نے مجھے چالیس احادیث سنائیں۔ (۱۳۱)

تین احادیث پڑھانے پر کفایت

(حکایت) حضرت ابوبکر بن عیاشؒ فرماتے ہیں کہ امام اعمشؒ جب تین احادیث سنادیتے تھے تو فرماتے تھے کہ تمہارے پاس حدیث کا سیلاب آگیا ہے۔ حضرت ابوبکرؒ نے فرمایا کہ میں بھی امام اعمشؒ کی مثل ہوں۔ (۱۳۲)

حدیث نہ پڑھانے پر خدا کی طرف سے ڈانٹ

(حکایت) حضرت ابوسبرہ المدنیؒ سے مروی ہے، فرمایا کہ میں نے حضرت قعنبیؒ سے عرض کیا آپ نے حدیث پڑھانا شروع کردیا ہے آپؒ تو حدیث نہیں پڑھاتے تھے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ گویا قیامت قائم ہے۔ پھر اہل علم کو پکارا گیا وہ کھڑے ہوئے تو میں بھی ان کے ساتھ کھڑا ہوگیا لیکن مجھے پکار کر کہا گیا کہ تم بیٹھ جاؤ۔ میں نے کہا الٰہی کیا میں علم کو طلب نہیں کرتا فرمایا کیوں نہیں لیکن ان لوگوں نے علم کو پھیلایا اور تم نے چھپادیا۔ فرمایا اس وجہ سے اب میں احادیث کو سنایا کرتا ہوں۔ (۱۳۳)

---

(۱۳۱) سیر اعلام النبلاء ۳۳۸/۵۔

(۱۳۲) سیر اعلام النبلاء ۲۳۱/۶۔

(۱۳۳) انظر "تهذيب تاريخ دمشق" ۱۱۹/۶۔ سیر اعلام النبلاء ۸۷/۱۸۔

شہر شہر پھر کر احادیث پڑھانے والا محدث

(حکایت) حضرت فضل اللہ بن محمد الطبسیؒ فرماتے ہیں کہ ایک عیار شیخ تھا۔ خوبصورت اور ظریف الطبع عمر اس کی ایک سو بارہ سال تھی لیکن وہ کسی کو حدیث نہیں سناتا تھا۔ دمشق میں اس نے ایک خواب دیکھا جس نے اس کو حدیث کی روایت کرنے پر مجبور کر دیا۔ کہا کہ میں نے جناب نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ حضرت ابوبکرؓ آپ ﷺ کی طرف سے میرے پاس ایک پیغام لے کر آئے۔ فرمایا کہ تو میری احادیث کو کیوں روایت نہیں کرتا اور کیوں نہیں پھیلاتا۔ اس وقت سے میں اب شہروں میں گھومتا ہوں اور اپنی سنی ہوئی روایات کی روایت کرتا ہوں۔ (۱۳۴)

میں اپنے شاگردوں کا غلام ہوں

(حکایت) حضرت یحییٰ بن مندہؒ فرماتے ہیں کہ میرے چچا حضرت محمد بن اسحاق بن مندہؒ اہل بدعت کے خلاف تلوار کی حیثیت رکھتے تھے اور وہ اس سے زیادہ عظمت رکھتے ہیں کہ میرے جیسا ان کی تعریف کرے۔ خدا کی قسم وہ نیکی کا حکم کرتے تھے اور وہ گناہوں سے روکتے تھے، کثرت سے ذکر کرتے تھے، اپنے نفس پر جبر کرتے تھے بڑے بردبار تھے۔ بڑے عالم تھے میں نے آپؒ کے سامنے امام شعبہؒ کی یہ بات پڑھ کر سنائی کہ میں جس استاد سے حدیث کو لکھوں تو میں اس کا غلام ہوں تو میرے چچا نے کہا اور جو مجھ سے حدیث کو لکھے گا میں اس کا غلام ہوں۔ (۱۳۵)

---

(۱۳٤) انظر " تهذیب تاریخ دمشق " ۱۱۹/٦ ـ سیر اعلام النبلاء ۸۷/۱۸ ـ

(۱۳٥) (سیر

امام ابن عساکرؒ کی عظمتیں

(حکایت) حضرت ابوالمواھبؒ نے فرمایا کہ میں نے امام ابن عساکرؒ جیسا کسی کو نہیں دیکھا، اور نہ ان میں سے جن کے ساتھ میں طلب علم کے لیے بیٹھا ہوں۔ امام ابن عساکر نے ایک ہی طریقے کو چالیس سال تک اپنایا۔ پانچ وقت کی نماز صف اول میں پڑھتے تھے ہاں اگر عذر ہو تو الگ بات ہے۔ پورے رمضان المبارک کا اعتکاف کرتے تھے۔ اور دس دن ذی الحجہ کے پہلے عشرے کے بھی اعتکاف میں بیٹھتے تھے۔ اور مال کے حصول کے لیے فکر مند نہیں رہتے تھے اور نہ ہی مکانات بنانے کی فکر کرتے تھے۔ انہوں نے یہ چیزیں اپنے نفس سے ہی نکال دی تھیں اور امامت اور خطابت کے مناصب کی طلب سے بھی اعراض کر لیا تھا۔ جب ان کے سامنے یہ منصب پیش کیے گئے تو انہوں نے انکار کر دیا تھا۔ اور امراء کی طرف بہت کم التفات کرتے تھے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو اپنے اوپر لازم کر لیا تھا۔ اللہ کی ذات میں کسی کی ملامت کا آپؒ کو خوف نہیں تھا۔ وہ فرماتے ہیں جب میں نے حدیث کے بیان کرنے کا ارادہ کیا اللہ خوب جانتا ہے میرے دل میں کوئی ریاست اور علماء سے آگے بڑھنے کا خیال نہیں تھا بلکہ میں نے کہا کہ میں کب احادیث کی آگے روایت کروں گا جس کو میں نے سن رکھا ہے اور کیا فائدہ ہوگا کہ میں اپنے پیچھے بے فائدہ کتابیں چھوڑ جاؤں۔ میں نے اس بارے میں اللہ سے استخارہ کیا اور اجازت مانگی۔ اور اپنے بڑے شیوخ اور شہر کے بڑے رؤساء سے اجازت مانگی اور ان کے پاس گیا سب نے یہی کہا کہ آپؒ سے زیادہ احادیث کے روایت کرنے کا کون مستحق ہے۔ چنانچہ میں نے ۵۳۳ھ سے احادیث کی مسند پر بیٹھ کر احادیث کو روایت کیا ہے۔ (۱۳۶)

(۱۳۶) انظر "تذکرۃ الحفاظ" ۱۳۳۲/٤۔ سیر اعلام النبلاء ۲۰/۵٦۵-۵٦٦۔

میں صرف احادیثِ رسولؐ سنانے کے لیے سفر کروں گا

(حکایت) ابن الا نماطیؒ فرماتے ہیں میں نے حنبل بن عبداللہؒ سے تمام مسند احمد سنی تھی بغداد میں اکثر حصہ میں نے خود تمیں سے کم مجلسوں میں ان کے سامنے پڑھ کر سنایا تھا۔ جب میں فارغ ہوا تو میں شام کی طرف سفر کی ان کو رغبت دینے لگا اور کہا کہ آپ کو بہت مال حاصل ہوگا اور بڑے بڑے لوگ آپ کی طرف متوجہ ہوں گے انہوں نے کہا مجھے چھوڑ دو خدا کی قسم میں سفر نہیں کروں گا۔ اور نہ میں ان سے کچھ حاصل کروں گا میں نبی کریم ﷺ کی خدمت کے لیے سفر کروں گا، میں آپ ﷺ کی احادیث کو اس شہر میں روایت کروں گا جس میں روایت نہیں کی جاتی۔ (۱۳۷)

کتابوں کی خیانت

(حکایت) امام زہریؒ فرماتے ہیں اپنے آپ کو کتابوں کی خیانت سے بچاؤ میں نے کہا کتابوں کی خیانت کیا ہے، فرمایا ان کو روک رکھنا۔ (۱۳۸)

خنزیروں کے گلوں میں موتی کون باندھے گا

(حکایت) حضرت سفیان بن حسینؒ فرماتے ہیں امام اعمشؒ کسی دیہات میں گئے تو آپؒ کے پاس کچھ لوگ جمع ہوئے۔ اور عرض کیا کہ حدیث سنائیں، تو آپؒ کو آپ کے خاص مصاحبین نے بھی کہا کہ کاش کہ آپ ان احادیث کو سنا دیں، تو آپ نے فرمایا کہ موتیوں کو خنزیروں کے گلوں میں کون لٹکاتا ہے۔ (۱۳۹)

(فائدہ) یعنی یہ ناواقف ہیں احادیث کا معنی نہیں جانتے میں ان کو کس

(۱۳۷) سیر اعلام النبلاء ۲۱ ۴۳۲-۴۳۳۔

(۱۳۸) سیر اعلام النبلاء ۵ ۳۴۵۔

(۱۳۹) سیر اعلام النبلاء ۶/ ۲۳۰۔

طرح سے حدیث پڑھاؤں اور یہ بھی ہے کہ امام اعمشؒ سخت مزاج تھے اس لیے یہ جواب دیا۔

امام اعمشؒ کا عجیب لطیفہ

(حکایت) حضرت عبداللہ بن ادریسؒ فرماتے ہیں کہ میں نے امام اعمشؒ سے کہا اے ابومحمد کیا بات ہے آپؒ اپنے بال درست نہیں کرتے۔ فرمایا حجام فضول باتیں زیادہ کرتے ہیں۔ میں نے کہا میں آپ کے پاس ایسا حجام لاؤں گا جو آپؒ سے بات نہیں کرے گا حتیٰ کہ آپؒ حجامت کرانے سے فارغ ہو جائیں گے۔ چنانچہ میں جنیدؒ نام کا ایک حجام لے آیا جو خود بھی محدث تھا۔ میں نے اس کو سمجھا دیا اس نے کہا ٹھیک ہے۔ جب وہ حجام آدھے بال صاف کر چکا تو اس نے امام اعمشؒ سے مخاطب ہو کر کہا اے ابومحمد حضرت حبیب بن ابی ثابتؒ کی مستحاضہ عورت کے بارے میں حدیث کیسے ہے؟ تو امام اعمشؒ نے ایک زوردار چیخ ماری اور اٹھ کر دوڑ لگادی۔ آدھے بال ان کے ایک مہینہ تک باقی رہ گئے تھے جن کو انہوں نے نہیں کٹوایا تھا۔ (۱۴۰)

علم میں بخل پر تین عذاب

(حکایت) امام ابن مبارکؒ فرماتے ہیں جو شخص علم میں بخل کرے گا وہ تین مصیبتوں میں مبتلا ہوگا، یا تو موت اس کے علم کو لے جائے گی یا وہ علم کو بھول جائے گا یا وہ سلطان کی صحبت میں چلا جائے گا جس سے اس کا علم جاتا رہے گا۔ (۱۴۱)

---

(۱۴۰) سیر اعلام النبلاء ۶: ۲۳۷-۲۳۸۔

(۱۴۱) سیر اعلام النبلاء ۸: ۳۵۴۔

علم میں امتیازات کی اہمیت

(حکایت) حضرت عثمان بن سعید الدارمیؒ فرماتے ہیں ہم حضرت سعید بن ابی مریمؒ کے پاس تھے آپ کے پاس ایک آدمی آیا اس نے کتاب مانگی تا کہ وہ اس میں دیکھے یا اس نے عرض کیا کہ کچھ احادیث اس کو بیان کریں۔ انہوں نے اس کو بیان نہ کیا ایک اور آدمی نے سعید بن ابی مریمؒ سے مطالبہ کیا تو اس کی بات کو مان لیا۔ تو پہلے سائل نے کہا میں نے آپ سے مطالبہ کیا تو آپؒ نے میری بات نہیں مانی اس نے مطالبہ کیا تو آپؒ نے مان لیا۔ یہ علم کا حق نہیں ہے یا پھر اس طرح کی کوئی بات کہی۔ تو اس کو ابن ابی مریمؒ نے کہا اگر تو شیبانی کو سیبانی سے پہچانتا ہے اور ابوحمزہ کو ابو جمرہ سے پہچانتا ہے اور یہ دونوں حضرات ابن عباس سے روایت کرتے ہیں تو ہم تجھے حدیث بیان کریں گے۔ اور تجھے اسی طرح سے خاص کریں گے جس طرح سے اس کو خاص کیا ہے۔ (۱۴۲)

(فائدہ) یہ شیبانی اور سیبانی اور ابوحمزہ اور ابو جمرہ اس طرح کے جو مختلف ملتے جلتے نام ہیں اس علم کو علم حدیث میں علم **المؤتلف والمختلف** کہا جاتا ہے اس پر بھی محدثین نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں تا کہ راویان حدیث کی تعیین میں کسی قسم کا اشتباہ اور غلطی نہ ہو۔

طلبِ علم میں احتیاج پیدا کریں

(حکایت) حضرت جعفر بن ابی عثمانؒ فرماتے ہیں ہم حضرت یحییٰ بن معینؒ

---

(۱٤۲) "المحدث الفاصل" ص ۲۷٤، و"تهذيب الكمال" لوحة ٤٨٧ـ والشيباني: هو أبو عمرو سعد بن إياس، والسيباني: هو أبو عمرو زرعة. وأبو حمزة: هو عمران بن أبي عطاء القصاب، وأبو جمرة: هو نصر بن عمران الضبعي، والأربعة من رجال "التهذيب" ـ سير اعلام النبلاء ۱۰:۳۲۹ـ

کے پاس تھے آپ کے پاس ایک آدمی آیا جس کو بڑی جلدی تھی اس نے کہا اے ابو زکریاؒ مجھے کوئی ایسی حدیث بیان کردیں کہ میں آپؒ کو یاد کرتا رہوں۔ تو حضرت یحییٰ بن معینؒ نے فرمایا مجھے اس طرح سے یاد کرلینا کہ تم نے مجھ سے سوال کیا تھا کہ میں تجھے حدیث سناؤں لیکن میں نے نہیں سنائی تھی۔ (۱۴۳)

(۱۴۳) سیر اعلام النبلاء ۸۷/۱۱۔

باب نمبر-4

جہالت اور اس کی مذمت

اسکی داڑھی چار ہزار احادیث یاد کرسکتی ہے مگر نماز کا مسئلہ نہیں آتا

(حکایت نمبر-۴) محمد بن عبیدؒ فرماتے ہیں ایک بڑا خوبصورت لمبی داڑھی والا امام اعمشؒ کے پاس آیا اور ایک آسان سا مسئلہ نماز کے بارے میں پوچھا تو امام اعمشؒ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اس کی طرف دیکھو اس کی داڑھی چار ہزار احادیث کی حفاظت کا احتمال رکھتی ہے لیکن اس کا مسئلہ ابتدائی لکھنے والے بچوں کی طرح ہے۔ (۱۴۴)

ایک صفت سے بھی آدمی جاہل، غیر متقی، غیر پرہیزگار بن جاتا ہے

(حکایت) ابن مبارکؒ نے فرمایا اگر کوئی آدمی سو چیزوں سے تقویٰ اختیار کرے لیکن ایک چیز میں تقویٰ اختیار نہ کرے وہ متقین میں سے نہیں ہے۔ اور اگر کوئی سو چیزوں میں پرہیزگاری اختیار کرے سوائے ایک چیز کے تو وہ پرہیزگار نہیں ہے۔ اور جس آدمی میں ایک خصلت جہالت کی ہو وہ جاہلین میں سے ہے تم نے اللہ تعالیٰ سے نہیں سنا کہ انہوں نے حضرت نوحؑ سے ان کے بیٹے کی وجہ سے فرمایا تھا اِنِّیۡ اَعِظُکَ اَنۡ تَکُوۡنَ مِنَ الۡجَاھِلِیۡنَ. (میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ تم جاہلین میں سے نہ ہو جاؤ)۔ (۱۴۵)

(۱٤٤) سیر اعلام النبلاء ۲۳۸/٦۔

(۱٤٥) سیر اعلام النبلاء ۳٥۳/۸۔

(فائدہ) نبوت اور رسالت حضرت نوحؑ کے پاس موجود تھی جس کی وجہ سے تمام خوبیاں آپ میں ودیعت تھیں مگر صرف اتنی سی بات پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو تنبیہ فرمائی۔

جو آتا ہے اس کو یاد رکھو جو نہیں آتا اس کو سیکھو (امام شافعیؒ)

(حکایت) امام اصمعیؒ فرماتے ہیں میں نے امام شافعیؒ سے سنا فرمایا عالم سے اس چیز کے بارے میں بھی سوال کیا جاتا ہے جس کو وہ جانتا ہے اور اس کے بارے میں بھی جس کو وہ نہیں جانتا، پس جو چیز جانتا ہے وہ بتانے سے اور محفوظ ہو جاتی ہے اور جو نہیں جانتا اس کو وہ سیکھ لیتا ہے۔ پس جاہل علم حاصل کرنے سے غصے میں آتا ہے اور علم سیکھنے سے ناک بھوں چڑھاتا ہے۔ (۱۴۶)

جہالت کی انتہاء (لطیفہ)

(حکایت) حضرت ہیثم بن عدیؒ فرماتے ہیں میں نے اپنے باپ سے سنا فرمایا ایک آدمی نے دوسرے آدمی کی حجاج بن یوسف کے سامنے چغلی کھائی۔ اور کہا اللہ امیر کی عزت میں اضافہ کرے، یہ شخص خارجی ہے جو علی بن ابی سفیان کو گالی دیتا ہے اور معاویہ بن ابی طالب پر اعتراض کرتا ہے تو حجاج نے کہا میں نہیں جانتا کہ تو ان میں سے کس کو زیادہ جانتا ہے انساب کو یا ادیان کو۔ (۱۴۷)

(فائدہ) علی بن ابی سفیان کی بجائے صحیح نام علی بن ابی طالب ہے اور

---

(۱۴٦) سیر اعلام النبلاء ۱۰/۱۰-۴۱۔

(۱٤۷) أخرجه من حديث حذيفة بن اليمان أحمد ٥/ ٣٨٢ و ٣٨٩ و ٣٩٢ و ٣٩٧ و ٤٠٢ و ٤٠٤ ، والبخاري ١٠/ ٣٩٤ في الأدب : باب ما يكره من النميمة ، ومسلم (١٠٥) في الايمان : باب بيان غلظ تحريم النميمة ، وأبو داود (٤٨٧١) والترمذي (٢٠٢٦)۔ " تذكرة الحفاظ " ١١٩٣/٣۔ سير اعلام النبلاء ١٨/ ٤٩٩۔

معاویہ بن ابی طالب کی بجائے صحیح نام معاویہ بن ابی سفیان ہے تو چغلی کھانے والے کو ان دونوں صحابہؓ کے ناموں سے بھی واقفیت نہیں تھی اس پر حجاج نے بڑے نفیس انداز سے اعتراض کرتے ہوئے اس کی اس چغلی کو رد کیا ہے۔

چغل خوری کی حدیث کے متعلق لطیفہ

(حکایت) ابو اسحاق الحبالؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس مصر میں ایک آدمی تھا جو ہمارے ساتھ حدیث کو سنتا تھا بڑا متشدد تھا۔ اصول کو سامنے رکھ کر سماع حدیث لکھتا تھا۔ وہ کسی راوی حدیث کا نام نہیں لکھتا تھا مگر اس کے بارے میں استاد سے حلف لیتا تھا کہ اس نے اس جزء کو سنا ہے اور کوئی چیز اس سے چوکتی اور چھوٹتی نہیں تھی۔ میں نے اس سے ایک دن یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم ایک شیخ کے پاس حدیث پڑھ رہے تھے۔ ہم نے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی یہ حدیث پڑھی لَایَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ. تو اس جماعت میں ایک آدمی بھی تھا۔ جو جانوروں کا گھاس بیچتا تھا وہ اٹھ کھڑا ہوا اور رونے لگا اور کہا میں اللہ کے سامنے توبہ کرتا ہوں اس کو کہا گیا کہ قتات سے مراد جانوروں کا غلہ نہیں ہے بلکہ اس سے مراد چغل خور ہے جو کسی کی بات دوسرے تک لے جاتا ہے اور ان کو اذیت پہنچاتا ہے اس نے اس کو اطمینان ہوا۔

(فائدہ) اس نے قتات کو قت کی جمع سمجھ لیا تھا جس کا معنی جانوروں کی گھاس کے آتے ہیں۔

امام ابن حزمؒ کا لطیفہ

(حکایت) ابوبکر محمد بن طرخان الترکی فرماتے ہیں مجھے امام ابو محمد عبداللہ بن محمد یعنی ابوبکر ابن العربی کے والد نے بیان کیا کہ مجھے ابو محمد بن حزم نے ذکر کیا کہ

میں نے علم فقہ کو اس لیے سیکھا کہ میں جنازے میں حاضر ہوا، مسجد میں گیا اور بیٹھ گیا لیکن رکوع نہیں کیا تو ایک آدمی نے مجھ سے کہا کھڑے ہو جاؤ اور تحیۃ المسجد پڑھو، میری عمر اس وقت چھبیس سال تھی میں کھڑا ہوا اور رکوع کیا۔ جب میں جنازے کی نماز سے فارغ ہو کر مسجد میں داخل ہوا تو میں نے فوراً رکوع کرلیا۔ مجھ سے کہا گیا بیٹھ جاؤ بیٹھ جاؤ یہ نماز کا وقت نہیں ہے۔ کیونکہ وہ عصر کی نماز کے بعد کا وقت تھا تو ابن حزم کہتے ہیں میں مڑ گیا۔ اور مجھے غم ہوا اور میں نے اپنے استاد کو کہا جس نے میری تربیت کی تھی مجھے فقیہ ابوعبداللہ ابن دحون کا گھر بتادو۔ چنانچہ میں ان کے پاس گیا اور ان کو اپنا قصہ سنایا، تو انہوں نے مجھے موطا امام مالک کے بارے میں بتایا میں نے اس کو ان کے پاس پڑھا۔ پھر میں برابر ان کے پاس پڑھتا رہا اور اسی طرح دوسرے حضرات کے پاس بھی میں نے تین سال پڑھا اور پھر میں نے علم مناظرہ میں گفتگو کی ابتداء کی۔ (۱۴۸)

بدھو کی آفتیں

(حکایت) حضرت وھبؒ فرماتے ہیں کہ احمق جب بات کرتا ہے تو اس کی حماقت اس کو رسوا کر دیتی ہے اور جب خاموش رہتا ہے تو اس کی نادانی اس کو رسوا کرتی ہے اور جب کوئی کام کرتا ہے تو خراب کر دیتا ہے اور جب چھوڑتا ہے تو کام کو ضائع کر دیتا ہے نہ اس کا علم اس کو فائدہ دیتا ہے اور نہ دوسرے کا علم اس کو نفع دیتا ہے، اس کی ماں چاہتی ہے کاش کہ یہ پیدا نہ ہوتا اور اس کی بیوی کہتی ہے کاش کہ یہ نہ ہوتا اور اس کا پڑوسی تمنا کرتا ہے کہ وہ اس کے بغیر ہوتا، اور اس کا ساتھی چاہتا ہے کہ میں اس کے بغیر تنہا رہتا۔ (۱۴۹)

---

(۱٤۸) سیر اعلام النبلاء ۱۸: ۱۹۹۔

(۱٤۹) سیر اعلام النبلاء ٤: ٥٥٢۔

ایک استاذ حدیث کی حماقتیں

(حکایت) طرقی فرماتے ہیں جب عبدالوہاب بن محمد الفامی نے ارادہ کیا کہ وہ جامع القصر میں حدیث کا املاء کرائے تو میں نے اس کو کہا کاش کہ تم کسی حافظ حدیث سے مدد لے لو. تو اس نے کہا یہ تو وہ کرتا ہے جس کی معرفت حدیث کم ہو، میری یہ حالت ہے کہ مجھے میرے حافظے نے مستغنی کیا ہوا ہے۔ تو میں نے اس سے املاء کے بارے میں امتحان لیا تو میں نے اس کو دیکھا کہ جب وہ حدیث کا املاء کرانے لگا تو سند میں سے کسی راوی کو چھوڑ دیتا تھا اور کسی راوی کا اضافہ کر دیتا تھا اور کبھی ایک راوی کو دو بنا دیتا تھا تو میں نے اس کی بڑی خرابی دیکھی۔

اس کی خرابی میں سے ایک یہ تھی کہ اس نے کہا حسن بن سفیان حدثنا یزید بن زریع تو جماعت محدثین اس کی روایت کو لکھتے ہوئے رک گئی اس نے میری طرف دیکھا اور دوسرے لوگوں نے بھی گفتگو کی۔ تو میں نے کہا کہ کچھ چھوٹ گیا یا محمد بن منہال چھوٹ گئے یا امیر بن بسطامؒ۔ تو اس نے کہا ایسے ہی لکھو جیسا کہ میری اصل میں لکھا ہوا ہے پھر اس نے کہا اخبرنا سھل بن بحر أنا سالته یہاں بھی اس نے غلطی کی اور کہا أنا سالبة پھر اس نے کہا سعید بن عمر والأشعثی تو یہاں الأشعثی سے پہلے عمرو کے واؤ کو واؤ والأشعثی سے ملا کر پڑھا اور عمرو کے واؤ کو واؤ عاطفہ بنا دیا۔ تو میں نے اس پر بھی اس کا رد کیا تو اس نے انکار کیا تو میں نے کہا اشعثی کون ہے؟ تو اس نے کہا فضول سوال کرتے ہو، پھر اس نے ایک اور سند پڑھی ورقاء بن قیس بن ربیع۔ تو میں نے کہا یہ ورقاء بن قیس کے بعد بن نہیں ہے عن ہے، پھر اس نے خُمیل بن بصره کی روایت میں کہا لقیتُ أباهريرة وهو يجيء من الطور تو یہاں اس نے طور کو طود پڑھا اور ایک دفعہ اس نے خشف

(ہرن کا نوزائدہ بچہ) کی تفسیر پرندے سے کی اور پھر آیت (سورۃ کہف ۱۱۰)
پڑھی فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا۔ یہاں عَمَلًا صَالِحًا کو بطور ''حال'' کے
منصوب پڑھا۔ (۱۵۰)

بکری بھی اپنی حیاء کی جگہ دم سے چھپاتی ہے

(حکایت) حضرت یوسف بن عطیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو رجاء کے پاس گیا تو انہوں نے فرمایا نبی کریم علیہ کو جب مبعوث کیا گیا تو ہمارا ایک گھڑا ہوا بت تھا۔ ہم نے اس کو اونٹ کے کجاوے پر اٹھایا اور جب ہم کہیں اترے تو ہم نے اس گھڑے ہوئے (بت) پتھر کو گم پایا، اور وہ اس طرح سے کہ کسی ریت میں پھسل کر چھپ گیا تھا۔ ہم اس کی طلب میں واپس

(۱۵۰) أخرجه الطحاوي في مشكل الآثار: ۲٤۲/۱، ۲٤۳، والطبراني في "الكبير" (۲۱۵۷) من طريق سعيد بن أبي سعيد المقبري، عن أبي هريرة قال: أتيت الطور فصليت فيه فلقيت جميل بن بصرة الغفاري۔ فقال: من أين جئت، فأخبرته، فقال: لو أتيتك قبل أن تأتيه ما جئته، سمعت رسول الله ﷺ يقول: لا تضرب المطي إلا ثلاثة مساجد، المسجد الحرام، ومسجد الرسول، والمسجد الأقصى"۔ وأخرجه مالك: ۱۰۸۱ في الجمعة: باب ما جاء في الساعة التي في يوم الجمعة، ومن طريقه أحمد: ۷/٦، والنسائي: ۱۱۳/۳، ۱۱٤، عن يزيد بن عبد الله بن الهاد، عن محمد بن إبراهيم بن الحارث التيمي، عن أبي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف، عن أبي هريرة، فذكر الحديث بطوله، قال أبو هريرة: فلقيت بصرة بن أبي بصرة الغفاري، فقال: من أين أقبلت؟ فقلت من الطور، فقال: لو أدركتك قبل أن تخرج إليه ما خرجت، سمعت رسول الله ﷺ يقول: "لا تعمل المطي إلا إلى ثلاثة مساجد: إلى المسجد الحرام، وإلى مسجدي هذا، وإلى مسجد إيلياء أو بيت المقدس..." وإسناده صحيح، وصححه ابن حبان (۱۰۲٤)، وله طريقان آخران عند أحمد ۷/٦ و ۳۹۷ و ۳۹۸، والطيالسي (۱۳٤۸) و (۲۵۰٦) والطحاوي: ۲٤۲/۱۔ سير اعلام النبلاء ۲۵۰/۱۹-۲۵۱۔

لوٹے تو وہ ریت میں گھسا پڑا تھا۔ میں نے اس کو نکالا یہ میرے اسلام لانے کا سب سے پہلا سبب تھا، میں نے کہا خدا اپنے آپ کو مٹی سے نہیں بچا سکتا یہ تو خود مٹی میں گر گیا ہے یہ تو بڑا برا خدا ہے۔ بکری بھی اپنی پیشاب گاہ کو اپنی دم سے چھپاتی ہے یہ میرے اسلام لانے کی سب سے پہلی وجہ تھی۔ پھر میں مدینہ کی طرف لوٹا جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا چکے تھے۔(۱۵۱)

چار طریقوں سے علم مٹتا ہے

(حکایت) حضرت محمد بن فضل واعظ بلخیؒ نے فرمایا کہ اسلام چار آدمیوں کی وجہ سے جاتا ہے (۱) لوگوں کے جاننے کے باوجود عمل نہ کرنے کی وجہ سے (۲) اور بغیر علم کے عمل کرنے کی وجہ سے (۳) اور جو چیز نہیں جانتے اس کے نہ سیکھنے کی وجہ سے (۴) اور لوگوں کو علم سے روکنے کی وجہ سے۔(۱۵۲)

(۱۵۱) الحلیة ۲: ۳۰۵، ۳۰۶۔ سیر اعلام النبلاء ۴: ۲۵۶-۲۵۷۔

(۱۵۲)۔ سیر اعلام النبلاء ۱۴: ۵۲۵۔

باب نمبر-5

فضائل علماء

سب سے بڑا جنازہ

(حکایت نمبر-۵) حضرت خالد بن عبدالسلام الصدفی فرماتے ہیں میں حضرت لیث بن سعد کے جنازے میں اپنے والد صاحب کے ساتھ شریک ہوا. میں نے ان کے جنازے سے بڑا کوئی جنازہ نہیں دیکھا میں نے سب لوگوں کو دیکھا کہ وہ آپ کے متعلق غم زدہ تھے اور ایک دوسرے کو تعزیت کر رہے تھے اور رو رہے تھے میں نے کہا اے ابا جان ایسے لگتا ہے کہ ان تمام لوگوں میں سے ہر ایک اس جنازے والے کا شاگرد ہے تو انہوں نے فرمایا اے بیٹے تم اس جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھو گے۔ (۱۵۳)

لوگ حضرت عثمانؓ وحضرت علیؓ کی تنقیص سے کیسے رکے؟

(حکایت) حضرت عثمان بن صالح فرماتے ہیں کہ اہل مصر حضرت عثمانؓ کی شان میں تنقیص کرتے تھے حتیٰ کہ ان میں حضرت لیث بن سعد پیدا ہوئے۔ آپ نے حضرت عثمانؓ کے فضائل کو بیان کیا۔ اس وقت یہ حضرت عثمانؓ کی ہتک سے باز آئے، اور اہل حمص حضرت علیؓ کی شان میں تنقیص کرتے تھے۔ حتیٰ کہ ان میں حضرت اسماعیل بن عیاش پیدا ہوئے۔ انہوں نے ان کو حضرت علیؓ کے فضائل

---

(۱۵۳) سیر اعلام النبلاء ۱۴٤/۸۔

سنائے اس طرح سے وہ لوگ اس سے باز آئے۔(۱۵۴)

امام ابن مبارکؒ کی حدیث میں مہارت

(حکایت) فضالۃ النسائی فرماتے ہیں میں علماء کے ساتھ کوفہ میں بیٹھتا تھا۔ جب وہ لوگ کسی حدیث میں اختلاف کرتے تھے تو کہتے تھے کہ ہمارے ساتھ اس طبیب کے پاس چلو۔ حتیٰ کہ ہم اس سے سوال کرلیں۔ طبیب سے ان کی مراد حضرت عبداللہ بن مبارکؒ ہوتے تھے۔(۱۵۵)

پہلی اور دوسری صدی کے مجددین

(حکایت) امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا اللہ لوگوں کے لیے ہر صدی کے شروع میں ایک آدمی کھڑا کرتا ہے جو ان کو سنتوں کی تعلیم دیتا ہے اور نبی کریم ﷺ سے جھوٹی چیزوں کو دور کرتا ہے۔ فرمایا چنانچہ ہم نے غور کیا تو پہلی صدی کے اختتام پر حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ اس درجے پر فائز تھے اور دوسری صدی کے اختتام پر امام شافعیؒ اس درجے پر فائز تھے۔(۱۵۶)

---

(۱۵٤) سیر اعلام النبلاء ۸: ۱۳۲۔

(۱۵۵) سیر اعلام النبلاء ۸/ ۳۵۷۔

(۱۵٦) "تاریخ بغداد" ۲: ٦۲، و "معرفة السنن والآثار" ۱/ ۱۳۸، و "حلیة الأولیاء ۹/ ۹۷-۹۸، و "تاریخ ابن عساکر" ۱٤/ ۲/٤۱۲، "توالي التأسیس": ٤۸۔ وقوله: "إن الله یقبض..." مقتبس من حدیث أخرجه أبو داود (٤۲۹۱)، والحاکم ٤: ٥۲۲، والبیهقي في "المناقب" ۱/ ۱۳۷ من طریق ابن وهب، عن سعید بن أبي أیوب، عن شراحیل ابن یزید المعافري، عن أبي علقمة، عن أبي هریرة فیما اعلم عن رسول الله ﷺ قال: "إن الله یبعث لهذه الأمة علی رأس کل مئة سنة من یجدد لها دینها" ورجاله ثقات، وإسناده قوي کما قال الحافظ في "توالي التأسیس": ٤۸۔ سیر اعلام النبلاء ۱۰/ ٤٦۔

ان چار اماموں کے ذریعہ امت پر اللہ کا احسان ہوا

(حکایت) حضرت ہلال بن علاء الرقی فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس امت پر ان کے زمانے میں چار حضرات کے ساتھ احسان فرمایا۔ امام شافعیؒ کو نبی کریم ﷺ کی احادیث کی فقاہت عطا فرمائی۔ اور امام احمد بن حنبلؒ کو آزمائش میں ثابت قدم رکھا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو لوگ کافر ہو جاتے اور امام یحییٰ بن معینؒ کے ساتھ حدیث شریف سے جھوٹ کو دور کیا اور ابو عبیدؒ کے ذریعے سے حدیث کے مشکل الفاظ کے معانی کی تفسیر کرائی۔ اگر یہ لوگ نہ ہوتے تو لوگ غلطیوں میں پڑ جاتے۔ (۱۵۷)

(فائدہ) اور امام اعظم ابو حنیفہؒ تو ان تمام علوم میں سب علماء کے سرخیل تھے۔...... (امداد اللہ انور)

چھینک کے جواب میں بادشاہ کا دل دہل گیا غیبی مخلوق نے جنازہ پڑھا

(حکایت) حضرت ابو الحسین بن فراءؒ فرماتے ہیں کہ حضرت بربہاریؒ پر بڑی مشقتیں آئیں وہ دین میں بڑے عالی مقام کے حامل تھے۔ مخالف لوگ بادشاہ کے دل میں آپ کے خلاف باتیں ڈالتے تھے۔ سنہ ۳۲۱ میں مخالفین نے آپ کو گرفتار کرانا چاہا تو آپ روپوش ہو گئے لیکن آپ کے بڑے شاگردوں کو گرفتار کر لیا گیا اور ان کو بصرہ کی طرف لے جایا گیا۔ جس پر اللہ نے وزیر بن مقلہ کو اپنی گرفت میں لیا۔ اور حضرت بربہاریؒ کو ان کی حشمت دوبارہ عطا فرمائی۔ بلکہ آپ کی حشمت میں اضافہ ہوا، اور شاگرد بے شمار پیدا ہوئے، ہمیں آپ کے بارے میں یہ بات پہنچی ہے کہ جب انہوں نے دریا کی مغربی جانب پہنچ کر

---

(۱۵۷) "تاریخ بغداد" ۴۱۰/۱۲، و "نزهة الألباء": ۱۳۹، و "إنباه الرواة" ۱۸/۳ ۔ سیر اعلام النبلاء ۴۹۹/۱۰ ۔

چھینک ماری تو آپ کے شاگردوں نے جب آپ کو چھینک کا جواب دیا تو ان کی آواز اتنا بلند ہوئی جس کو خلیفہ نے سنا اور اس کے بارے میں معلوم کیا تو اس کا دل دہل گیا، پھر مبتدعین نے خلیفہ راضی باللہ کے دل میں آپ کے خلاف وحشت ڈالی۔ حتیٰ کہ بغداد میں اعلان کر دیا گیا کہ بر بہاریؒ کے شاگردوں میں سے کوئی دو شاگرد بھی جمع نہ ہوں۔ چنانچہ آپ اس وجہ سے روپوش ہوئے اور روپوشی کی حالت میں رجب سنہ ۳۲۸ میں وفات پائی۔ آپ کو آپ کی بہن توزون کے گھر میں دفن کیا گیا کہا جاتا ہے کہ جب آپ کو کفن دیا گیا تو آپ کے پاس صرف آپ کا ایک خادم تھا اسی نے تنہا آپ کی نماز جنازہ پڑھائی آپ کی بہن نے روشن دان سے دیکھا تھا کہ پورا گھر سفید لباس میں ملبوس لوگوں سے بھرا ہوا ہے۔ جو آپ کی نماز جنازہ پڑھ رہے تھے۔ اس کو دیکھ کر وہ ڈر گئیں اور خادم کو بلایا تو اس نے حلف اٹھایا کہ دروازہ کسی کے لیے نہیں کھولا گیا تھا۔ (۱۵۸)

ایک عالم کی لوگوں میں عظیم قدر کا واقعہ

(حکایت) حضرت ابو الفضل بن یُمان ادیب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو العلاء العطارؒ کو بغداد کی مساجد میں سے ایک مسجد میں دیکھا تھا جب کہ آپ کھڑے ہوئے تھے کیونکہ دیا اونچی جگہ پر رکھا ہوا تھا۔ پھر ابو الفضل نے یہ بھی بیان کیا کہ آپ کی شان لوگوں کے دلوں میں بڑھ گئی حتیٰ کہ جب آپ ہمذان شہر سے گزرے تھے تو کوئی شخص جس نے بھی آپ کو دیکھا ہوتا وہ کھڑا ہو جاتا اور آپ کے لیے دعا کرتا تھا حتیٰ کہ بچے بھی اور یہودی بھی اور بسا اوقات جب آپ مشکان شہر سے گزرتے تھے۔ نماز جمعہ کو پڑھنے کے لیے اس میں

---

(۱۵۸) في "طبقات الحنابلة": ۴۴/۲ "يغيظون"۔ - في "طبقات الحنابلة": ۴۴/۲ "سنة تسع وعشرين"۔ سير اعلام النبلاء ۹۱/۱۵-۹۲۔

جاتے تھے تو شہر کے لوگ آپ کو شہر سے باہر آ کر کے ملتے تھے۔ مسلمان علیحدہ ملتے تھے اور یہودی علیحدہ ملتے تھے آپ کے لیے یہ سب دعا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ شہر میں داخل ہو جاتے۔ (۱۵۹)

بارش برسوانے کی بری تدبیر

(حکایت) حضرت سعید بن جبیرؒ فرماتے ہیں لوگوں میں بنی اسرائیل کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ کے زمانے میں تین سال تک قحط پڑا تو بادشاہ نے کہا یا تو ہم پر بارش برسے یا پھر ہم خدا کو ایذاء پہنچائیں گے۔ لوگوں نے کہا تمہیں کیا قدرت ہے کہ تم خدا کو ایذاء پہنچاؤ گے جب کہ وہ آسمان میں ہے اور تم زمین میں ہو؟ کہا کہ میں زمین میں رہنے والے اس کے دوستوں کو قتل کردوں گا۔ جس سے خدا کو تکلیف ہوگی تو اس پر اللہ نے ان پر بارش برسادی۔ (۱۶۰)

(فائدہ) اللہ پاک اذیت سے پاک ہے لیکن اپنے محبوب بندوں کو اذیت دینے سے بچالیا۔

پڑوسی کی عظمت کی وجہ سے گھر کی قیمت میں اضافہ

(حکایت) حضرت محمد بن علی بن الحسن بن شقیق فرماتے ہیں کہ حضرت ابو حمزہ السکریؒ کے ایک پڑوسی نے اپنا گھر بیچنا چاہا اس سے پوچھا گیا کہ کیا قیمت ہے کہا دو ہزار تو اس گھر کی قیمت ہے اور دو ہزار حضرت ابو حمزہ کے پڑوس میں رہنے کی جب یہ بات حضرت ابو حمزہ کو پہنچی تو انہوں نے خود چار ہزار ان کو بھجوا دیئے اور کہا کہ اپنا گھر نہ بیچو۔

---

(۱۵۹) سیر اعلام النبلاء ۲۱/۴۲-۴۳۔

(۱۶۰) الحلیة ۴/۲۸۲۔ سیر اعلام النبلاء ۴/۳۳۳۔

باب نمبر-6

محدثین اوران کی فضیلت

قرآن میں محدثین اور فقہاء کا ذکر

(حکایت نمبر-٦) حضرت محمد بن وزیر الواسطی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت یزید بن ہارون سے سنا انہوں نے فرمایا کہ حضرت حماد بن زید سے میں نے کہا تھا کیا اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن شریف میں محدثین کا ذکر کیا ہے۔ فرمایا کیوں نہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

فَلَوْلَا نَفَرَمِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ.(التوبه : ١٢٢).

(ترجمہ) پس کیوں نہ نکلا ہر فرقہ میں سے ایک حصہ (تاکہ وہ دین سمجھ پیدا کریں)۔(١٦١)

امام احمدؒ، امام شافعیؒ سے بڑے محدث تھے

(حکایت) حضرت عبداللہ بن احمد فرماتے ہیں میں نے اپنے والد (امام احمد بن حنبل) سے سنا فرمایا کہ امام شافعیؒ نے فرمایا کہ تم ہمارے مقابلے میں صحیح احادیث کے زیادہ واقف ہو جب کوئی صحیح حدیث تمہیں ملے تو مجھے بتادیا کروتا کہ

(١٦١) التوبة، ١٢٢ وتتمتها: ﴿ليتفقهوا في الدين ولينذروا قومهم إذا رجعوا إليهم لعلهم يحذرون﴾۔ وقد أخرجه الخطيب البغدادي في "الرحلة في طلب الحديث" ص ٨٧، وتمامه: "فهذا في كل من رحل في طلب العلم والفقه، ورجع به إلى من وراءه فعلمه إياه"۔ سير اعلام النبلاء ٧/ ٤٦٠۔

میں اپنے مذہب کا اس پر مدار رکھوں چاہے وہ مسئلہ کوفی فقہاء کے مسلک کے مطابق ہو یا بصری فقہاء کے یا شامی فقہاء کے۔ (۱۶۲)

حدیث آتی نہیں محدث بنے پھرتے ہیں

(حکایت) حضرت محمد بن سہل بن عسکر فرماتے ہیں ایک مسافر خلیفہ مامون کی مجلس میں آیا اس کے ہاتھ میں دوات بھی تھی۔ کہا اے امیر المؤمنین حدیث کا طالب ہوں۔ خرچہ نہیں ہے، کہا فلاں مسئلہ میں تمہیں کون سی احادیث یاد ہیں تو اس نے کچھ بھی نہ سنایا مامون نے کہا حدثنا هیثم وحدثنا یحییٰ وحدثنا حجاج بن محمد حتیٰ کہ اس نے اس مسئلے کے متعلق بہت ساری احادیث بیان کردیں، پھر اس سے ایک اور مسئلے کے بارے میں پوچھا تو اس پر بھی وہ خاموش رہا اس پر بھی مامون نے اپنی سند سے کئی احادیث سنائیں۔ پھر اپنے مصاحبین سے کہا ان میں کوئی تین دن حدیث پڑھ لیتا ہے۔ پھر کہتا ہے میں محدثین میں سے ہوں، چلو اس کو تین درہم دے دو۔ (۱۶۳)

حفاظت حدیث کی اہمیت

(حکایت) حضرت ابراہیم بن یحییٰ فرماتے ہیں میں نے زعفرنی سے سنا فرمایا روئے زمین پر کوئی قوم ان قلم دوات اٹھانے والے حضرات سے زیادہ

(١٦٢) إسناده صحيح ، وهو في "آداب الشافعي" ٩٤-٩٥ ، و "الحلية" ١٧٠/٩ ، و "الانتقاء" : ٧٥ ، و "طبقات الحنابلة" ٢٨٢/١ ، و "شذرات الذهب" ٢ / ١٠ ، و "مناقب" الرازي : ١٢٧ ، و "توالي التأسيس" : ٦٣ ، و "تاريخ ابن عساكر" ١/٩/١٥ ، وهذا النصُّ يؤكد أنَّ الشافعي رضي الله عنه رجع عن رفضه لحديثِ العراقيين ، كما في سير ١٠/ ٢٤-٢٥)۔ سير اعلام النبلاء ١٠/ ٣٣۔

(١٦٣) "فوات الوفيات" ٢٣٧/٢ ، و "تاريخ الخلفاء" ٣٣١-٣٣٢۔ سير اعلام النبلاء ١٠/ ٢٧٦۔

افضل نہیں ہے جو نبی کریم ﷺ کی احادیث کی تلاش میں ہیں ان کو اس لیے لکھتے ہیں کہ یہ مٹ نہ جائیں۔ (۱۶۴)

حدیث کے طلباء کی فضیلت

(حکایت) حضرت ابراہیم حربی فرماتے ہیں کہ امام قاضی ابو یوسفؒ ایک دن گھر سے نکلے محدثین آپ کے دروازے پر کھڑے تھے فرمایا روئے زمین پر تم سے بہتر کوئی نہیں ہے تم حضور علیہ السلام کی احادیث سننے کیلئے آئے ہو۔ (۱۶۵)

محدثین کذاب راوی کو کیسے پہچانتے تھے

(حکایت) حضرت نعیم بن حماد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن مہدی سے عرض کیا آپ جھوٹے راوی کو کیسے پہچان لیتے ہیں فرمایا جس طرح سے طبیب مجنون کو پہچان لیتا ہے۔ (۱۶۶/۱)

طالب حدیث کی شان

(حکایت) محمد بن عیسیٰ الزجاج فرماتے ہیں کہ میں نے امام ابو عاصم سے سنا کہ جو شخص حدیث کی طلب کرتا ہے تو اس نے بڑے اعلیٰ درجے کے کام کو طلب کیا ہے اس لیے لازمی ہے کہ وہ لوگوں سے بہتر درجے پر رہے۔ (۱۶۶/۲)

طلب حدیث میں محنت کرو

حضرت احمد بن مروان الدینوری فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابراہیم حربی

---

(۱٦٤) سیر اعلام النبلاء ۲٦٣/۱۲۔

(۱٦٥) سیر اعلام النبلاء ۳۹۸/۱۳۔

(۱/۱٦٦) تقدمة الجرح والتعدیل : ۲۵۲/۱۔ سیر اعلام النبلاء ۱۹۷/۹۔

(۲/۱٦٦) سیر اعلام النبلاء ٤۸۲/۹۔

کے پاس آتے جب کہ وہ اپنے گھر کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ہم نے بھی سلام کیا اور بیٹھ گئے تو وہ ہماری طرف متوجہ ہوئے جب ہم نے آپ سے زیادہ مطالبہ کیا تو آپ نے ہمیں دو حدیثیں سنائیں اور ہمیں کہا احادیث طلب کرنے والے علماء کی مثال اس شکاری کی ہے جو اپنا جال پانی میں پھینکتا ہے اور کوشش کرتا ہے اگر کوئی مچھلی مل گئی تو ٹھیک ورنہ پتھر ہی جال میں آجاتا ہے۔(۱۶۷)

طلباء علم اہل بدعت سے دور رہیں

(حکایت) حضرت ابراہیم حربی فرماتے ہیں میں محدثین کی جماعت سے بہتر کسی جماعت کو نہیں دیکھتا، کہ ان میں سے کوئی صبح کو اٹھتا ہے کہ اس کے پاس دوات ہوتی ہے اور یہ سوچتا ہے کہ حضور علیہ السلام نے کیا کام کیا تھا، کیسے نماز پڑھی تھی خبردار تم اہل بدعت کے پاس نہ بیٹھنا، کیونکہ جب کوئی آدمی بدعتیوں کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو وہ (اپنی اس محنت میں) کامیاب نہیں ہوتا۔(۱۶۸)

جاہل اور محدث کی نماز میں فرق

(حکایت) حضرت احمد بن جعفر بن سلمؒ فرماتے ہیں۔میں نے حضرت آبارؒ سے سنا انہوں نے فرمایا تھا کہ میں اھواز میں تھا میں نے ایک آدمی کو دیکھا۔جس نے اپنی مونچھوں کو منڈوایا ہوا تھا۔میرا خیال یہ تھا کہ اس نے کچھ کتابیں خریدی ہیں اور فتویٰ کے منصب پر اس کو بٹھایا گیا ہے۔اس کے سامنے جب محدثین کا ذکر کیا گیا تو اس نے کہا وہ کسی درجے میں نہیں ہیں۔میں نے کہا تم تو اچھی طرح سے نماز بھی نہیں پڑھ سکتے۔اس نے کہا میں، میں نے کہا ہاں تمہیں کتنی حدیثیں نبی کریم ﷺ کی یاد ہیں۔جب تم نماز کو شروع کرتے ہو اور اپنے ہاتھ کو اٹھاتے

(۱۶۷) "تهذيب الكمال": لوحة ۶۱۷۔ سير اعلام النبلاء ۴۸۳/۹۔
(۱۶۸) سير اعلام النبلاء ۱۳ ۳۵۸

ہو۔تو وہ خاموش ہوگیا۔میں نے کہا تمہیں کتنی حدیثیں نبی کریم ﷺ کی یاد ہیں۔ جب تم سجدہ کرتے ہو۔تو خاموش ہوگیا۔تو میں نے کہا کیا میں نے نہ کہا تھا کہ تمہیں اچھی طرح نماز پڑھنا نہیں آتا تم محدثین کا پھر ذکر نہ کرنا۔(۱۶۹)

جب تک محدث ساجیؒ زندہ ہے کوئی جھوٹی حدیث نہیں بنا سکتا

امام عبداللہ بن محمد انصاری نے جب ابونصر مؤتمن الساجیؒ کو دیکھا تو فرمایا کسی شخص کے لیے ممکن نہیں کہ نبی کریم ﷺ کی (طرف منسوب کرکے) جھوٹی احادیث گھڑے جب تک کہ یہ زندہ ہیں۔(۱۷۰)

امام شافعیؒ کے نزدیک محدثین کی شان

امام شافعیؒ فرماتے ہیں جب میں محدثین میں سے کسی آدمی کو دیکھتا ہوں تو گویا کہ میں نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے کسی کو دیکھتا ہوں۔اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔انہوں نے ہمارے لیے اصل (حضور ﷺ کے ارشادات) کو محفوظ کیا۔اس اعتبار سے وہ ہم پر فضیلت رکھتے ہیں۔(۱۷۱)

محدث کی ہر مجلس حدیث پر جنت میں ایک محل

حضرت ثابت بن احمدؒ فرماتے ہیں۔میں نے ابوقاسم الزنجانیؒ کو خواب میں دیکھا انہوں نے مجھے کئی دفعہ فرمایا اللہ تعالیٰ محدثین کی ہر مجلس کے بدلہ میں ایک محل جنت میں تعمیر کرتے ہیں۔(۱۷۲)

(۱۶۹) تاریخ ابن عساکر : خ : ۱۸/۲ ت۔ سیر اعلام النبلاء ۱۳/ ۴۴۴۔
(۱۷۰) سیر اعلام النبلاء ۱۹/ ۳۰۹۔
(۱۷۱) انظر "حلیة الأولیاء" ۹/ ۱۰۹۔ سیر اعلام النبلاء ۱۰ ۵۹-۶۰۔
(۱۷۲) "تذکرة الحفاظ" ۳/ ۱۱۷۵۔ سیر اعلام النبلاء ۱۸/ ۳۸۶۔

امام بخاریؒ کی مثل کوئی نہیں (امام مسلمؒ)

امام مسلم بن حجاج قشیریؒ فرماتے ہیں۔ جب کہ یہ امام بخاریؒ کے پاس تشریف لے گئے۔ تو امام بخاریؒ کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور فرمایا مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کے پاؤں بھی چوم لوں۔ پھر فرمایا کہ آپ کو محمد بن سلام نے حدیث بیان کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں مخلد بن یزید الحرانیؒ نے بیان کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں ابن جریجؒ نے خبر دی ہے حضرت موسیٰ بن عقبہ سے وہ سہیل سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے وہ نبی کریم ﷺ سے مجلس کے کفارے کے بارے میں فرماتے ہیں (۱۷۳) اس حدیث کی کمزوری کی کیا وجہ ہے تو امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ نے فرمایا کہ یہ حدیث ملیح ہے میں دنیا میں اس کی کوئی سند نہیں جانتا سوائے ایک سند کے جو اس حدیث کے بارے میں روایت کی گئی ہے۔ لیکن وہ سند بھی معلول ہے وہ یہ ہے کہ ہمیں موسیٰ بن اسماعیلؒ نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہمیں وھیبؒ نے وہ فرماتے ہیں ہمیں سہیلؒ نے بیان کیا وہ حضرت عون بن عبداللہؓ سے اس روایت کو روایت کرتے ہیں۔ امام

---

(۱۷۳) وتمامه: إذا قام العبد أن يقول: "سبحانك اللهم وبحمدك أشهد أن لا إله إلا أنت، أستغفرك وأتوب إليك" أخرجه الترمذي (۳۴۳۳)، وأحمد ۴۹٤/۲ـ كلاهما من طريق حجّاج بن محمد، عن ابن جريج، أخبرني موسى بن عقبةـ وقال الترمذي: حسن غريب صحيح، وصححه ابن حبان (۲۳٦٦) والحاكم ۵۳٦/۱، ۵۳۷، ووافقه الذهبي، وله شاهد من حديث عبد الله بن عمرو عند أبي داود (٤۸۵۷)، وصححه ابن حبان (۲۳۳۷)، وعن جبير بن مطعم عند الحاكم ۵۳۷/۱، وصححه على شرط مسلم، ووافقه الذهبي، وهو كما قالاـ وعن رافع بن خديج عند النسائي في "عمل اليوم والليلة"، والحاكم ۵۳۷/۱، وحسنه العراقي، وقال: الهيثمي في "المجمع" ۱٤۱/۱۰ بعد أن نسبه للطبراني في "معاجمه" الثلاث: ورجاله ثقات ـ وعن ابن مسعود عند الطبراني في "الكبير" و"الأوسط" كما في "المجمع" ۱٤۱/۱۰ـ

بخاریؒ نے فرمایا یہ سند اولی ہے لیکن اس میں موسیٰ بن عقبہؒ نے سہیلؒ سے سماع کا ذکر نہیں کیا تو امام مسلمؒ نے امام بخاریؒ سے فرمایا کہ آپ سے کوئی شخص بغض نہیں رکھ سکتا سوائے حاسد کے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ دنیا میں آپ کی مثل کوئی نہیں ہے۔(۱۷۳/۱)

(١٧٣/١) أورد القصة الحافظ في " المقدمة " عن البيهقي في " المدخل " عن شيخه الحاكم أبي عبد الله، عن أبي نصر أحمد بن محمد الوراق، سمعت أحمد بن حمدون القصار.. سير اعلام النبلاء ٤٣٦/١٢، ٤٣٧۔

باب نمبر-7

تعظیم علم

تعظیم علم

(حکایت نمبر-۷) حضرت عبید اللہ بن عمرؒ فرماتے ہیں جب میں بڑا ہوا اور میں نے ارادہ کیا کہ علم حاصل کروں تو میں آل عمرؓ کے شیوخ میں سے ایک آدمی کے پاس آتا تھا اور کہتا تھا تم نے حضرت سالم بن عبد اللہؒ سے کیا سنا ہے پس جب میں ان میں سے کسی بھی آدمی کے پاس جاتا تھا تو وہ کہتے تھے حضرت ابن شہاب زھریؒ کے پاس جاؤ کیونکہ ابن شہابؒ ان کی صحبت میں رہے ہیں۔ اس وقت ابن شہابؒ شام میں ہیں تو میں حضرت نافعؒ کے پاس بیٹھ گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس بیٹھنے میں بھی خیر کثیر رکھ دی تھی۔

حضرت محدث سفیان بن عیینہؒ سے روایت کی گئی ہے فرمایا کہ ہمارے پاس حضرت عبید اللہ بن عمرؒ کوفہ میں تشریف لائے تو علماء ان کے پاس جمع ہو گئے تو آپ نے فرمایا کہ تم نے علم کو بٹا لگایا ہے اور اس کے نور کو ختم کیا ہے اگر تم اور ہم حضرت عمرؓ کے زمانے کو پاتے تو وہ ہمیں خوب سزا دیتے۔ (۱۷۴)

میں حدیث نہیں بیچتا

(حکایت) حضرت عیسیٰ بن یونسؒ فرماتے ہیں کہ امیر عیسیٰ بن موسیٰ نے

---

(۱۷٤) سیر اعلام النبلاء ٦/٣٠٦۔

حضرت اعمشؒ کے پاس ایک ہزار درہم اور ایک کاغذ بھیجا کہ اس میں ایک حدیث لکھ دیں تو اس میں امام اعمشؒ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم اور قل ھو اللہ احد لکھی اور وہ امیر عیسیٰ بن موسیٰ کے پاس بھیج دی تو امیر (گورنر) نے آپؒ کی طرف واپسی جواب میں لکھا اے بری عورت کے بیٹے تم نے یہ سمجھا کہ مجھے اللہ کی کتاب نہیں آتی تو آپؒ نے اس کی طرف جواب بھیجا کیا تم نے یہ سمجھ لیا تھا کہ میں حدیث بیچتا ہوں۔ (۱۷۵)

امام مالکؒ باوضو حدیث پڑھاتے تھے

(حکایت) حضرت ابو مصعبؒ فرماتے ہیں کہ امام مالکؒ اس وقت حدیث پڑھاتے تھے جب آپؒ طہارت کی حالت میں ہوتے تھے۔ حضور ﷺ کی احادیث کے اکرام کی خاطر طہارت کی حالت میں حدیث پڑھاتے تھے۔ (۱۷۶)

میں قرآن کو یہودیوں کی دسترس میں نہیں دے سکتا

(حکایت) حضرت مازنیؒ بڑے پرہیزگار اور دین دار آدمی تھے۔ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ ایک یہودی نے علم نحو سیکھ لیا تھا پھر وہ امام مازنیؒ کے پاس حضرت سیبویہؒ کی کتاب ''کتاب سیبویہ'' پڑھنے کے لیے آیا اور ایک سو دینار پڑھنے کے عوض پیش کیے لیکن آپؒ نے وصول نہیں کیے، اور فرمایا یہ کتاب تین سو آیات سے زیادہ پر مشتمل ہے میں کسی بھی صورت میں ان کو ذمی کی دسترس میں نہیں دینا چاہتا۔ (۱۷۷)

(۱۷۵) سیر اعلام النبلاء ۶/۳۶-۳۷۔

(۱۷۶) "الحلیة" ۶/۳۱۸۔ سیر اعلام النبلاء ۸/۸۶۔

(۱۷۷) الخبر مطولاً في "معجم الأدباء" ۷/۱۱۱ وتتمته فیه: فلم یَمْضِ علی ذلك مدیدة حتی أرسل الواثق في طلبه، وأخلف اللہ علیه أضعاف ما ترکه کله۔ والخبر في "وفیات الأعیان" ۱/۲۸۴۔ سیر اعلام النبلاء ۱۲/۲۷۱۔

(فائدہ) ایک سو دینار تقریباً تیس تولہ سونے کے برابر بنتے ہیں جس کی قیمت آج کے بھاؤ کے حساب سے تقریباً چھ لاکھ تیس ہزار روپے بنتی ہے۔

حدیث پر عمل کی برکت سے جواہر بک گئے

(حکایت) حضرت عبدالرزاق بن سلیمان بن علی بن الجعدؒ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا فرمایا کہ مامون کے پاس جواہرات بیچنے والے تاجروں کو لایا گیا۔ مامون نے ان کی خریداری میں ان سے گفتگو کی پھر وہ اپنے کسی کام کے لیے اٹھا اور جانے لگا تو ہر تاجر اپنی نشست سے اس کے لیے کھڑا ہو گیا مگر حضرت علی بن جعدؒ کھڑے نہ ہوئے۔ مامون نے ان کو غصے کی حالت میں دیکھا پھر پوچھا اے شیخ تجھے کس نے روکا ہے تو کیوں کھڑا نہیں ہوا۔ میں نے کہا امیر المؤمنین کا اس حدیث کے مطابق اکرام کیا ہے۔ جس کی روایت ہمیں نبی کریم ﷺ سے پہنچی ہے۔ کہا وہ کون سی، فرمایا کہ میں نے حضرت مبارک بن فضالہؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حسن بصریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا:

مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَاماً فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

(جو شخص پسند کرتا ہے کہ لوگ اس کے لیے کھڑے ہوں تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے)۔

تو مامون نے اپنا سر جھکایا پھر سر اٹھا کر کہا ہم اس (علی بن جعد) کے علاوہ کسی سے نہیں خریدیں گے، چنانچہ ان سے اس دن تیس ہزار دینار (دو کروڑ دس لاکھ) کے جواہر خریدے گئے۔(۱۷۸)

---

(۱۷۸) سیر اعلام النبلاء ۱۰/۴٦٦-٤٦٧۔

امام ابوداودؒ کے سامنے ولی عہد کی تین درخواستیں

(حکایت) حضرت ابو بکر بن جابرؒ جو امام ابوداودؒ کے خادم تھے۔ فرماتے ہیں میں امام ابوداودؒ کے ساتھ بغداد میں تھا۔ ہم نے مغرب کی نماز پڑھی پھر گورنر ابواحمد الموفق جو ولی عہد تھا وہ آیا تو امام ابوداودؒ اس کے پاس چلے گئے اور پوچھا کہ اس وقت جناب کس کام سے تشریف لائے کہا تین کاموں سے پوچھا وہ کون سے کہا آپ بصرہ تشریف لے آئیے ہیں اس کو اپنا وطن بنائیں تاکہ آپؒ کی طرف طلباءِ علم سفر کریں اور آپؒ کی وجہ سے بصرہ آباد ہو کیونکہ وہ ویران ہو گیا ہے جب سے زنگیوں نے وہاں حملہ کیا ہے اور لوگ اس کو چھوڑ کر چلے گئے ہیں فرمایا ایک تو یہ ہوئی۔ دوسری بات امیر ابواحمد الموفق نے یہ کہی کہ آپؒ میری اولاد کے لیے سنن ابوداود کو سنا دیں۔ فرمایا ہاں تیسری بیان کرو۔ کہا کہ ان کو الگ مجلس میں بٹھا کر اپنی ''سنن ابوداود'' سنائیں کیونکہ خلفاء کی اولاد عام لوگوں کے ساتھ نہیں بیٹھتی فرمایا کہ اس تیسری بات پر عمل نہیں ہو سکتا کیونکہ لوگ طلبِ علم میں برابر ہیں۔ (۱۷۹)

ہارون الرشید نے خود عالم کے ہاتھ دھلوائے

(حکایت) حضرت ابو معاویہ الفریدؒ فرماتے ہیں کھانے کے بعد میرے ہاتھ پر کسی شخص نے پانی ڈالا میں اس کو نہیں جانتا تھا تو ہارون الرشید نے کہا آپؒ کو معلوم ہے آپ کے ہاتھ کون دھلوا رہا ہے میں نے کہا نہیں فرمایا میں خود دھلوا رہا ہوں علم کی تعظیم کے لیے۔ (۱۸۰)

(فائدہ) یہ عالم نابینا تھے۔

---

(۱۷۹) سیر اعلام النبلاء ۲۱۶/۱۳۔

(۱۸۰) ''تاریخ بغداد'' ۸/۱٤۔ سیر اعلام النبلاء ۲۸۸/۹۔

باب نمبر-8

تعظیم علماء

حضرت ابن عباسؓ کا حضرت زید بن ثابتؓ کی تعظیم کرنا

(حکایت نمبر-۸) حضرت ابوسلمہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ حضرت زید بن ثابتؓ کے لیے کھڑے ہوئے اور ان کی رکاب کو تھاما تو حضرت زید بن ثابتؓ نے فرمایا۔ اے نبی کریم کے چچازاد آپ اس کو چھوڑ دیں۔ فرمایا ہم اپنے علماء اور اپنے بڑوں کے ساتھ ایسا ہی ادب کرتے ہیں۔ (۱۸۱)

حضرت عبادہ بن صامتؓ کی شان

(حکایت) حضرت قبیصہ بن ذویب سے روایت ہے کہ حضرت عبادہ بن صامتؓ نے حضرت معاویہؓ پر کسی کام کا اعتراض کیا اور فرمایا میں تمہارے علاقے

---

(۱۸۱) إسناده حسن، أخرجه ابن سعد ٣٦٠/٢، من طريق محمد بن عبد الله الأنصاري بهذا الإسناد، وصححه الحاكم ٤٢٣/٣، وأقرة الذهبي، وهو في "تهذيب ابن عساكر" ٤٥١/٥، ٤٥٢۔ وأخرجه الطبراني (٤٧٤٦) من طريق علي بن عبدالعزيز، عن أبي نعيم رزّين الرماني۔ عن الشعبي أن زيد بن ثابت ...، وأورده الهيثمي في "المجمع" ٣٤٥/٩، وقال: رجاله رجال الصحيح غير رزين الرماني وهو ثقة۔ وأخرجه الحاكم ٣٢٨/٣ من طريق ابن جريج، عن عمرو بن دينار ... وأورده الحافظ في "الإصحابة" ٤٢/٤، ٤٣ من طريق الشعبي، ونسبه ليعقوب الفسوي، وصحح إسناده۔ سير اعلام النبلاء ٤٣٧/٢۔

میں نہیں رہوں گا۔ پھر آپ مدینہ طیبہ تشریف لے آئے۔ پھر آپ سے حضرت عمرؓ نے فرمایا تم یہاں کیوں آئے ہو۔ تو انہوں نے حضرت معاویہؓ کے اس کام کی خبر دی۔ تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اپنی جگہ واپس چلے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ اس زمین کا ستیاناس کرے جہاں آپ نہ ہوں اور آپؓ جیسے لوگ نہ ہوں آپ پر معاویہؓ کی کوئی حکومت نہیں ہے۔ (۱۸۲)

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰؒ کی شان

(حکایت) حضرت محمد بن سیرینؒ فرماتے ہیں میں حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰؒ کے پاس بیٹھا آپؒ کے شاگرد آپؒ کی ایسی تعظیم کرتے تھے گویا کہ وہ گورنر ہیں۔ (۱۸۳)

حضرت حماد بن زیدؒ کا حضرت شعبہؒ سے روایت کا انداز

(حکایت) حضرت محمد بن عبداللہ الرقاشیؒ نے حضرت حماد بن زیدؒ سے روایت کیا ہے کہ جب وہ حضرت شعبہؒ سے حدیث کی روایت کرتے تھے تو فرماتے تھے:

حَدَّثَنَا الضَّخْمُ عَنِ الضِّخَامِ
شُعْبَةُ الْخَيْرِ اَبُو بسطام

(ترجمہ) ہمیں بڑی شان والے نے بڑی شان کے لوگوں سے بیان کیا ہے جن کا نام شعبۃ الخیر ہے۔ کنیت ابو بسطام ہے۔ (۱۸۴)

---

(۱۸۲) انظر سیر اعلام النبلاء ۷/۲۔
(۱۸۳) سیر اعلام النبلاء ۲۶۳/٤۔
(۱۸٤) الجرح والتعدیل: ۱۲۸/۱۔ سیر اعلام النبلاء ۲۱۹/۷۔

عالم کی تعظیم نہ کرنے والا خراب ہوتا ہے

(حکایت) حضرت عفانؒ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت بہزؒ واسط میں گئے اور علی بن ابی عاصمؒ کے پاس پہنچے۔ انہوں نے پوچھا تم دونوں کہاں سے آئے ہو۔ ہم نے کہا بصرہ سے۔ تو انہوں نے کہا بصرہ میں علماء میں سے کون باقی ہیں؟ تو ہم نے حضرت حماد بن زیدؒ اور دیگر مشائخ کا ذکر کیا ہم جس کا بھی نام لیتے تھے تو وہ اس کو حقیر گردانتے تھے جب ہم اس کے پاس سے اٹھ کر چلے تو حضرت بہزؒ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ یہ شخص کامیاب نہیں ہوگا۔ (جو اکابر علماء کی قدر نہیں کرتا)۔(۱۸۵)

لوگ صف بنا کر سلام کرتے اور ہاتھ چومتے تھے

(حکایت) حضرت ابو حاتم رازیؒ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو مسہرؒ سے زیادہ بڑی شان والا کسی کو نہیں دیکھا میں نے دیکھا جب آپؒ مسجد سے نکلتے تھے تو لوگ صف بناتے تھے اور آپؒ کو سلام کہتے تھے اور آپؒ کے ہاتھ چومتے تھے۔(۱۸۶)

عالم کی توہین کرتے ہی اندھا ہو گیا

(حکایت) مشہور ہے کہ حضرت عبدوسؒ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا ایمان کے بارے میں کیا کہتے ہو۔ فرمایا میں مؤمن ہوں کہا اللہ کے نزدیک بھی۔ آپؒ نے فرمایا اللہ کے نزدیک تو میں اپنے متعلق یقینی طور پر نہیں کہہ سکتا کیونکہ مجھے معلوم نہیں کہ میرا انجام کیا ہوگا تو اس آدمی نے آپؒ کے چہرے پر تھوکا تو وہ اسی

---

(۱۸۵) سیر اعلام النبلاء ۲۵۱/۹۔

(۱۸۶) "الجرح والتعدیل" ۲۹/۶۔ سیر اعلام النبلاء ۲۳۵/۱۰۔

وقت اندھا ہو گیا۔(۱۸۷)

عالم کی تعظیم سے تیرا ملک باقی رہے گا، حضورؐ کی بشارت

(حکایت) وزیر ابوالفضل محمد بن عبید اللہ البلعمیؒ کہتے ہیں کہ میں نے گورنر اسماعیل بن احمد سے سنا۔ کہا کہ میں سمرقند میں تھا اور انصاف کے فیصلوں کے لیے بیٹھا۔ میرا بھائی اسحاق بھی میرے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک حضرت ابو عبداللہ محمد بن نصرؒ تشریف لائے میں ان کے علم کی عزت واکرام کی خاطر کھڑا ہو گیا۔ جب وہ چلے گئے تو میرے بھائی نے مجھے جھڑکا اور کہا تم خراسان کے مالک ہو، اور اپنی رعایا کے ایک آدمی کے سامنے کھڑے ہوتے ہو اس طرح سے تو سیاست چلی جائے گی یہ کہتے ہیں کہ میں اس رات کو سویا اور میرا دل پریشان تھا تو میں نے نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا گویا کہ میں اپنے بھائی اسحاق کے ساتھ کھڑا ہوں کہ نبی کریم ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور میرا بازو پکڑا اور فرمایا تیرا ملک بھی قائم رہے گا، اور تیری اولاد کا بھی اس لیے کہ تم نے محمد بن نصرؒ کی عزت کی ہے، پھر اسحاق کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اسحاق کا ملک بھی گیا، اور اس کی اولاد کا بھی، کیونکہ اس نے محمد بن نصرؒ کی قدر نہیں کی۔(۱۸۸)

بد خلق بد اعتقاد محدث

(حکایت) امام ابن عساکرؒ نے فرمایا کہ عبدریؒ تمام شیوخ حدیث سے زیادہ حافظ تھے جن میں سے ملا ہوں۔ آپؒ فقہی طور پر داودی مذہب رکھتے تھے، ذکر کیا گیا ہے کہ وہ دمشق میں ابوالقاسم بن علاء کی زندگی میں داخل ہوئے۔ میں

---

(۱۸۷) انظر: ریاض النفوس: ۱/۳۶۲-۳۶۳۔ والزیادة منه۔ سیر اعلام النبلاء ۱۳/۶۴۔

(۱۸۸) سیر اعلام النبلاء ۱۴/۳۸-۳۹۔

نے ان سے سنا جب انہوں نے امام مالکؒ کا ذکر کیا تو کہا نرا بے وقوف ہے، ہشام بن عمار نے اس کو درے لگائے تھے، میں نے جب امام ابوعبیدؒ کی کتاب الاموال کو پڑھا جب ابوعبیدؒ کا ایک قول گزرا تو کہا یہ غافل گدھا تھا، اور فقہ کو نہیں جانتا تھا پھر مجھے اس کے متعلق یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ اس نے حضرت ابراہیم نخعیؒ کے بارے میں کہا تھا کہ یہ بدشکل بھینگا تھا ہم ایک دن ابن سمرقندیؒ کے پاس امام ابن عدیؒ کی کتاب الکامل پڑھنے کے لیے اکٹھے ہوئے تو اس میں یہ لکھا ہوا تھا کہ سعدی نے فرمایا۔ تو اس نے کہا ابن عدیؒ نے جھوٹ لکھا ہے یہ بات ابراہیم الجوزجانیؒ کی ہے میں نے اس کو کہا نہیں یہ سعدی ہی ہیں کب تک ہم تمہاری طرف سے بے ادبی کو برداشت کرتے رہیں گے تم نے ابراہیم نخعیؒ کے بارے میں ایسا ایسا کہا اور امام مالکؒ کے بارے میں اس طرح کہا ابوعبید کے بارے میں ایسا کہا اس پر اس کو غصہ آیا اور غصے سے کانپنے لگا۔ تو میں نے کہا ہم نے تمہارا احترام اس وقت تک کیا ہے جب تک تم نے ائمہ کا احترام کیا ہے تو اس نے کہا خدا کی قسم میں علم حدیث کو اتنا جانتا ہوں کہ گذشتہ لوگوں میں سے کوئی بھی مجھ سے زیادہ نہیں جانتا۔ اور میں بخاری اور مسلم کو بھی اتنا جانتا ہوں، جتنا ان کے مصنفین بھی نہیں جانتے تھے۔ تو میں نے مذاق کرتے ہوئے کہا پھر تو تمہارا علم الہام ہوگا، پھر میں نے اس کو چھوڑ دیا کیونکہ یہ بدعقیدہ بھی تھا اور احادیث صفات کے متعلق اس کے ظاہری معنی کے مطابق عقیدہ رکھتا تھا (جیسے مجسمہ فرقے کے لوگ رکھتے ہیں) مجھے اس کے بارے میں یہ بات پہنچی ہے کہ اس نے باب الازج کے بازار میں کہا تھا:

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ ـــــ (القلم: ۴۲)

(ترجمہ) جس دن پنڈلی کھولی جائے گی۔

پھر اس نے اپنی پنڈلی پر مار کر کہا پنڈلی میری اس پنڈلی کی طرح ہے۔ (۱۸۹)

خوارزم شاہ نے خود شیخ کے ہاتھ چوم لیئے

(حکایت) شیخ تاج الدین الفزاریؒ فرماتے ہیں کہ ہمیں ابن خلکانؒ نے بیان کیا کہ خوارزم شاہ نے جب کرجوں کا مقابلہ کیا اور اپنی تلوار نکال کر خود لڑا۔ حتیٰ کہ خون اس کے ہاتھ میں جم گیا تو امام رافعیؒ نے اس کی زیارت کی اور کہا اپنا وہ ہاتھ لاؤ۔ جس پر کرجون کا خون جم گیا تھا حتیٰ کہ میں اس کو بوسہ دوں تو اس نے کہا نہیں بلکہ میں آپؒ کے ہاتھ کو بوسہ دوں گا پھر اس نے شیخ کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔ (۱۹۰)

حجاج کی حضرت انسؓ کی توہین اور آپؓ کے احتجاج کا طریقہ

(حکایت) حضرت اعمشؒ فرماتے ہیں کہ حضرت انسؓ نے عبدالملک بن مروان کو خط لکھا جب حجاج بن یوسف نے ان کو اذیت پہنچائی تھی کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی نو سال خدمت کی ہے خدا کی قسم اگر عیسائی ایسے آدمی کو پا لیتے جس نے ان کے نبی کریم کی خدمت کی ہو تو وہ اس کی عزت کرتے۔ (۱۹۱)

---

(۱۸۹) علق العلامة المعلمي اليماني في "تذكرة الحفاظ": ۱۲۷٤/٤ على قوله "بلغني"، فقال: "بلغني" أخت "زعموا" فإذا رأيت العالم يمتطيها للغض من مخالفيه، فاعلم أنها مطية مهزولة ألجاته إليها الضرورة، وقد حدث ابن عساكر عن شيخه العبدري، وشهد له أنه أحفظ شيخ لقيه كما مر۔
قال الذهبي في "تذكرة الحافظ": هذه حكاية منقطعة، وهذا قول الضلال المجسمة، وما أعتقد أن يبلغ بالعبدري هذا۔ سير اعلام النبلاء ۵۸۲-۵۸۱/۱۹۔

(۱۹۰) سير اعلام النبلاء ۲۵٤/۲۲۔

(۱۹۱) ابن عساكر ۸۷/۳ آ۔ سير اعلام النبلاء ٤۰۲/۳۔

باب نمبر-9

آدابِ علماء

نئے فقہی مذہب اختیار کرنا اچھا نہیں

(حکایت نمبر-۹) ابن ابی ہاشمؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے ابن مجاہدؒ سے کہا آپؒ اپنے لیے کوئی مذہب کیوں منتخب نہیں کر لیتے۔ فرمایا کہ ہم اپنے ائمہ کی ان باتوں کو جو انہوں نے لکھی ہیں محفوظ کرنے کے زیادہ محتاج ہیں بہ نسبت اس کے کہ ہم اپنا کوئی مذہب اور راستہ اختیار کریں۔ (۱۹۲)

راوی کے علم کا وقار

(حکایت) حضرت عطاءؒ سے روایت ہے کہ جو آدمی مجھے کوئی حدیث پڑھائے تو میں اس طرح سے خاموشی اختیار کرتا ہوں گویا کہ میں نے اس حدیث کو پہلے نہیں سنا حالانکہ میں نے اس کے پیدا ہونے سے بھی پہلے اس حدیث کو سنا ہوتا ہے۔ (۱۹۳)

حضرت ابن عباسؓ اجمل، افصح، اعلم تھے

(حکایت) حضرت مسروقؒ فرماتے ہیں جب میں حضرت ابن عباسؓ کو

(۱۹۲) "طبقات الشافعية": ۵۸/۳ وفيه "أن نعمل أنفسنا"۔ سير اعلام النبلاء ۲۷۳/۱۵۔

(۱۹۳) سير اعلام النبلاء ۸۶/۵۔

دیکھتا تھا تو کہتا تھا لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت ہیں جب وہ بولتے تھے تو میں کہتا تھا لوگوں میں سب سے زیادہ فصیح ہیں اور جب بات کرتے تھے تو میں کہتا تھا کہ لوگوں میں سب سے بڑے عالم ہیں۔ (۱۹۴)

امام شافعیؒ کا مسلمانوں پر طب کے ضائع کرنے پر افسوس

(حکایت) حضرت حرملہؒ فرماتے ہیں کہ امام شافعیؒ افسوس کرتے تھے کہ مسلمانوں نے طب کو کس طرح ضائع کر دیا۔ اور کہتے تھے کہ انہوں نے علم کی ایک تہائی کو ضائع کر دیا ہے اور یہ یہودیوں اور عیسائیوں کے سپرد کر دیا ہے۔ (۱۹۵)

حضرت ابن عباسؓ کا عالم کا اکرام کرنا

(حکایت) حضرت ابو جمرہؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے ساتھ بیٹھتا تھا آپؓ مجھے اپنے ساتھ تخت پر بٹھاتے تھے، اور مجھ سے فرماتے تھے میرے پاس ٹھہرے رہو حتیٰ کہ میں تمہارے لیے اپنے مال میں سے کچھ حصہ نکالوں تو میں آپؓ کے پاس دو ماہ ٹھہرا رہا۔ (۱۹۶)

جب دنیا اور آخرت کا معاملہ درپیش ہو تو آخرت کا اختیار کرو

(حکایت) ابن بشکوالؒ فرماتے ہیں کہ حضرت طرطوشیؒ امام تھے۔ عالم تھے، زاہد تھے، پرہیزگار تھے، دین دار تھے، متواضع تھے، تنگ دست تھے، دنیا کم تھی،

---

(۱۹٤) أخرجه البلاذري ۳/۳۰ من طريق خلف بن هشام البزار، حدثنا شريك بن عبد الله، عن الأعمش، عن أبي الضحى، عن مسروق۔ سير اعلام النبلاء ۳/۳۵۱۔

(۱۹۵) "مناقب" البيهقي ۲/۱۲٦، و"مناقب" الرازي: ۱۲۰، و"عيون التواريخ" ۷/۱۷۷، و"توالي التأسيس": ٦۵۔ سير اعلام النبلاء ۱۰/۵۷۔

(۱۹٦) سير اعلام النبلاء ۵/۲٤۳۔

معمولی چیز پر راضی رہتے تھے، ان کے بارے میں قاضی ابو بکر بن عربیؒ نے بیان کیا اور ان کے علم اور فضل اور زہد کی تعریف کی۔ یہ ذکر کیا کہ مجھ سے آپ نے فرمایا تھا کہ جب دنیا اور آخرت کا معاملہ تیرے سامنے پیش ہو تو آخرت کے معاملے کی طرف سبقت کرنا تاکہ تمہیں دنیا اور آخرت دونوں حاصل ہو جائیں۔ (۱۹۷)

امام بخاریؒ کے مسجد کے احترام کی عجیب مثال

(حکایت) حضرت محمد بن العباس الفربریؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو عبداللہ امام بخاریؒ کے ساتھ فربر میں ایک مسجد میں بیٹھا ہوا تھا تو میں نے آپ کی داڑھی مبارک سے ایک تنکا اٹھایا میرا خیال ہے کہ میں اس کو مسجد میں گرانا چاہتا تھا تو آپؒ نے فرمایا اس کو مسجد سے باہر جا کر ڈال کے آؤ۔ (۱۹۸)

علماء کا ایک دوسرے کا احترام

(حکایت) حضرت سفیانؒ فرماتے ہیں کہ امام شعبیؒ اور ابو اسحاق رحمہما اللہ اکٹھے ہوئے تو آپؒ سے امام شعبیؒ نے فرمایا اے ابو اسحاق آپ بہترین آدمی ہیں، انہوں نے فرمایا نہیں، خدا کی قسم بلکہ آپ مجھ سے بہتر بھی ہیں اور مجھ سے عمر میں بھی بڑے ہیں۔ (۱۹۹)

---

(۱۹۷) "الصلة": ۵۷۵/۲، وزاد: قال القاضي أبو بكر: و كان كثيراً ما ينشد۔

إنَّ لله عباداً فُطَنا ... طلّقوا الدنيا و خافوا الفتنا
فكّروا فيها فلما عَلِمُوا ... أنها ليست لِحيٍّ وطنا
جعلُوها لُجّةً واتّخذوا ... صالِحَ الأعمال فيها سُفُنا

سیر اعلام النبلاء ۴۹۱/۱۹۔

(۱۹۸) "تاريخ بغداد" ۱۳/۲، و "مقدمة الفتح": ۴۸۲۔ سیر اعلام النبلاء ۴۴۵/۱۲۔

(۱۹۹) سیر اعلام النبلاء ۳۹۶/۵۔

امام یحییٰ بن سعیدؒ کا حضرت ربیعہؒ کا اکرام

(حکایت) عبیداللہ بن عمرؒ فرماتے ہیں کہ حضرت یحییٰ بن سعید قطانؒ ہمیں حدیث بیان کرتے تھے اور موتیوں کی طرح ہم پر علم نثار کرتے تھے جب حضرت ربیعہؒ تشریف لاتے تو آپ ان کے اکرام واعظام کی وجہ سے اپنی بات کو ختم کردیتے تھے۔ (۲۰۰)

بہترین سربراہ اور شریر عالم کون؟

(حکایت) کہا گیا ہے کہ بعض رؤساء مملکت نے حضرت ابوحازمؒ کی طرف پیغام بھیجا جب وہ اس رئیس کے پاس پہنچے اور ان کے پاس امام زہریؒ اور امام افریقیؒ وغیرہ بیٹھے ہوئے تھے، اور کہا اے ابوحازم آپ بات کریں تو حضرت ابو حازمؒ نے فرمایا رؤسا میں سے بہترین رئیس وہ ہے جو علماء سے محبت کرتا ہے اور علماء میں سے شریر وہ ہے جو امراء سے محبت کرتا ہے۔ (۲۰۱)

چوبیس سال تک فرشتوں نے ان کے گناہ نہیں لکھے

(حکایت) حضرت خارجۃ بن مصعبؒ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عونؒ کی خدمت میں چوبیس سال گزارے مجھے معلوم نہیں ہے کہ فرشتوں نے ان کی کوئی غلطی اور گناہ لکھا ہو۔ (۲۰۲)

---

(۲۰۰) الخبر في "المعرفة والتاريخ" ۱ ۶۴۸ ، وفيه : فإذا طلع ربيعة ، قطع حديثه إجلالاً لربيعة وإعظاماً۔ سير اعلام النبلاء ۵ ۴۷۲۔

(۲۰۱) سير اعلام النبلاء ۱۰۱/۶۔

(۲۰۲) سير اعلام النبلاء ۳۶۶/۶۔

امام اوزاعیؒ کی مسکرانے میں بھی احتیاط

(حکایت) امام اوزاعیؒ فرماتے ہیں ہم ہنستے تھے اور مزاح کرتے تھے جب ہماری یہ حالت ہوگئی کہ لوگ ہماری اقتداء کرنے لگے تو میں ڈر گیا کہ ہمارا تو مسکرانا بھی درست نہیں ہے۔ (۲۰۳)

عالم مال کی محبت کا مریض ہو جائے تو؟

(حکایت) حضرت یحییٰ بن یمانؒ فرماتے ہیں میں نے حضرت سفیان بن عیینہؒ سے سنا فرمایا کہ مال اس امت کی بیماری ہے اور عالم اس امت کے طبیب ہیں، پس جب عالم خود اپنی طرف بیماری کو کھینچ لے تو لوگوں کی بیماری کا کون علاج کرے گا۔ (۲۰۴)

حدیث پڑھانے سے پہلے سو آیات تلاوت کا معمول

(حکایت) حضرت احمد بن عبداللہ عجلی فرماتے ہیں مجھے میرے والد نے بیان کیا کہ حضرت حماد بن سلمہؒ حدیث نہیں پڑھاتے تھے یہاں تک کہ قرآن شریف میں دیکھ کر سو آیات کی تلاوت کرتے تھے۔ (۲۰۵)

جب علم سے عوام کو دور کر دیا جائے تو خواص بھی محروم رہ جاتے ہیں

(حکایت) حضرت ہارون بن موسیٰ الفرویؒ فرماتے ہیں میں نے حضرت مصعب الزبیریؒ سے سنا انہوں نے کہا کہ ہارون الرشید نے امام مالکؒ سے

---

(۲۰۳) سیر اعلام النبلاء ۷/۱۳۲۔

(۲۰۴) للخبر روایة أخرى في "الحلية": ۶/۳۶۱۔ سیر اعلام النبلاء ۷/۲۴۳۔

(۲۰۵) سیر اعلام النبلاء ۷/۴۴۸۔

مطالبہ کیا جبکہ وہ امام مالکؒ کے گھر میں تھے اور اس کے شہزادے بھی ہارون کے ساتھ تھے کہ آپؒ ان سب کے سامنے اپنی مؤطا پڑھ کر سنائیں تو امام مالکؒ نے فرمایا بڑے عرصے سے میں نے کسی کے سامنے بھی پڑھ کر نہیں سنایا۔ بلکہ میرے سامنے پڑھا جاتا ہے تو ہارون الرشید نے کہا لوگوں کو نکال دیں حتیٰ کہ میں خود آپ کے سامنے پڑھوں گا تو آپؒ نے فرمایا جب بعض خواص کی وجہ سے عام لوگوں کو روک دیا جائے تو خواص کو بھی فائدہ نہیں ہوتا پھر آپ نے حضرت معن بن عیسیٰؒ کو حکم دیا تو انہوں نے امام مالکؒ کے سامنے مؤطا کو پڑھا۔(۲۰۶)

امام مالکؒ کا طریقہ تدریس

(حکایت) حضرت عمر بن المحبر الرعینیؒ فرماتے ہیں کہ خلیفہ مہدی مدینہ میں آیا تو اس نے امام مالکؒ کی طرف پیغام بھیجا امام مالکؒ اس کے پاس تشریف لے گئے تو اس نے اپنے شہزادوں ہارون اور موسیٰ کو کہا کہ امام مالکؒ سے حدیث کا سماع کرو پھر مہدی نے اپنے دونوں شہزادوں کو امام مالکؒ کے پاس بٹھایا تو امام مالکؒ نے ان دونوں کو حدیث نہ پڑھائی۔ انہوں نے مہدی سے کہا تو خلیفہ مہدی نے امام مالکؒ سے بات کی تو امام مالکؒ نے فرمایا اے امیر المؤمنین علم کے پاس دین کے طلب گار چل کر آتے ہیں تو اس نے کہا مالکؒ سچ کہتے ہیں تم دونوں ان کے پاس جاؤ۔ جب یہ دونوں امام مالکؒ کے پاس حاضر ہوئے تو ان دونوں کے مؤدب نے امام مالکؒ سے کہا آپ ہمارے سامنے علم پڑھیں۔ تو امام مالکؒ نے فرمایا اہل مدینہ خود عالم کے سامنے پڑھتے ہیں جس طرح سے بچے معلم کے سامنے پڑھتے ہیں۔ اگر پڑھنے والے غلطی کریں تو پڑھانے والے ان کو درست سمجھا دیتے ہیں۔ یہ لوگ مہدی کے پاس واپس آئے تو خلیفہ مہدی نے امام

---

(۲۰۶) سیر اعلام النبلاء ۸/۵۹-۶۰۔

مالکؒ کے پاس پیغام بھیجا، تو امام مالکؒ نے خلیفہ مہدی سے کہا کہ میں نے امام ابن شہاب زہریؒ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ ہم نے اس علم کو روضہ میں علماء سے سنا ہے، اے امیر المؤمنین وہ علماء سعید بن مسیبؒ اور ابو سلمہؒ اور عروہؒ اور قاسم بن محمدؒ اور حضرت سالمؒ اور حضرت خارجہ بن زید، حضرت سلیمان بن یسارؒ اور حضرت نافعؒ اور حضرت عبدالرحمٰن بن ہرمزؒ اور ان کے بعد کے حضرات۔ حضرت ابوالزنادؒ حضرت ربیعہؒ حضرت یحییٰ بن سعیدؒ حضرت ابن شہابؒ ہیں ان سب پر علم پڑھا جاتا تھا یہ خود علم کو نہیں پڑھتے تھے تو مہدی نے کہا یہ حضرات قابل اتباع اور پیشوا ہیں تم امام مالکؒ کے پاس جاؤ اور ان کے سامنے پڑھو چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ (۲۰۷)

لیث بن سعدؒ کی عظمتِ شان

(حکایت) حضرت اشہب بن عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں حضرت لیث بن سعدؒ روزانہ چار قسم کی مجلسیں منعقد کرتے تھے پہلی تو سلطان کے کاموں کے متعلق ہوتی تھی اور اس مجلس میں لیث بن سعدؒ سلطان پر چھائے رہتے تھے پس جب قاضی سے کوئی کام شریعت کے خلاف دیکھتے تھے یا سلطان سے تو امیر المؤمنین کی طرف لکھتے تھے تو اس کو معزول کر دیا جاتا تھا۔ اور دوسری مجلس محدثین کے لیے منعقد کرتے تھے، اور کہتے تھے کہ دکاندار کامیاب ہو گئے کیونکہ ان کے دل ان کے بازار میں لگے ہوئے ہیں۔ اور تیسری مجلس مسائل کی منعقد کرتے تھے جس میں لوگوں پر چھائے رہتے تھے، لوگ آپ سے سوال کرتے تھے اور آپ جواب دیتے تھے۔ اور چوتھی مجلس لوگوں کے کام کاج کے لیے منعقد کرتے تھے جو آدمی ان سے کچھ مانگتا تھا آپ اس کو دیتے تھے۔ چاہے اس کی حاجت بڑی ہو یا چھوٹی اور آپ لوگوں کو سردیوں میں شہد اور گائے کے گھی میں بھنے ہوئے ہریسے کھلاتے

---

(۲۰۷) سیر اعلام النبلاء ۵۷/۸۔

تھے۔اور گرمیوں میں شکر میں پستہ ملا ہوا ستو پلاتے تھے۔(۲۰۸)

ابن مبارکؒ اپنے زمانہ کے بڑے عالم

(حکایت) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی جمیلؒ فرماتے ہیں کہ ہم امام ابن مبارکؒ کے پاس مکہ میں تھے ہم نے ان سے کہا اے مشرق کے عالم ہمیں حدیث پڑھائیں، حضرت سفیان بن عیینہؒ ہمارے قریب تھے انہوں نے یہ سن کر کہا تم تباہ ہو جاؤ یہ مشرق اور مغرب اور ان کے درمیان جو کچھ بھی ہے اس سب کے عالم ہیں۔(۲۰۹)

امام ابن مبارکؒ کی صفات حمیدہ

حضرت حسن بن عیسیٰ بن ماسرجسؒ حضرت امام ابن مبارکؒ کے غلام فرماتے ہیں کہ ایک جماعت علماء کی جس میں حضرت فضل بن موسیٰؒ اور مخلد بن حسینؒ بھی تھے۔ کہنے لگے آؤ ہم ابن مبارکؒ کی خیر کے کاموں کی خصلتیں شمار کریں پھر انہوں نے کہا (۱)علم (۲)فقہ (۳) ادب (۴) نحو (۵)لغت (۶)زہد (۷)فصاحت (۸) شعر (۹)رات کی عبادت (۱۰) دن کی عبادت (۱۱)حج (۱۲)جہاد (۱۳)بہادری (۱۴)گھڑ سواری (۱۵)قوت (۱۶)فضول باتوں سے اجتناب (۱۷)انصاف (۱۸)اپنے ساتھیوں سے قلت اختلاف۔ یہ سب امام ابن مبارکؒ کے خصائل حمیدہ ہیں۔(۲۱۰)

---

(۲۰۸) "تاریخ بغداد": ۹/۱۳ و "الوفیات" ۱۳۱/٤۔ سیر اعلام النبلاء ۱۳٤/۸۔

(۲۰۹) "تاریخ بغداد" ۱۶۲/۱۔ سیر اعلام النبلاء ۳٤٥/۸۔

(۲۱۰) سیر اعلام النبلاء ۳٥۱/۸-۳٥۲۔

یہ تھے فقیہ خراسان (امام مالکؒ)

(حکایت) حضرت یحییٰ بن اللیثیؒ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم امام مالکؒ کے پاس تھے آپ سے امام عبداللہ بن مبارکؒ کے آنے کی اجازت چاہی گئی تو آپؒ نے ان کو آنے کی اجازت دی تو ہم نے امام مالکؒ کو دیکھا کہ آپ اپنی مجلس میں سمٹ گئے ہیں اور ان کو اپنے بالکل قریب بٹھایا حالانکہ میں نے امام مالکؒ کو نہیں دیکھا تھا کہ وہ اپنی مجلس میں ان کے علاوہ کسی کے لیے سمٹ کر بیٹھے ہوں۔ قاریؒ کتاب امام مالکؒ کے پاس پڑھتا تھا پس جب بھی وہ کسی مسئلے سے گزرتا تو امام مالکؒ امام ابن مبارکؒ سے پوچھتے تھے آپ کا اس کے بارے میں کیا مذہب ہے؟ یا اس بارے میں تمہارے پاس کیا علم ہے؟ تو میں امام ابن مبارکؒ کو دیکھتا تھا جو آپ کو جواب دیتے تھے۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور چلے گئے تو امام مالکؒ نے آپؒ کے ادب پر حیرانگی کا اظہار کیا پھر امام مالکؒ نے ہم سے فرمایا یہ ابن مبارکؒ تھے خراسان کے فقیہ تھے۔

ہم اکابر کے سامنے بات نہیں کرتے

(حکایت) امام ابن مبارکؒ سے حضرت سفیان بن عیینہؒ کی موجودگی میں ایک مسئلہ پوچھا گیا، تو آپؒ نے فرمایا کہ ہمیں منع کیا گیا ہے کہ ہم اپنے اکابر کے سامنے بات کریں۔ (۲۱۱)

عالم اپنے ہاتھوں کو بوسے نہ دلوائے

(حکایت) حضرت ابو ہشام الرفاعیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر بن عیاشؒ نے حضرت حسن بن حسنؒ سے مدینہ منورہ میں فرمایا۔ یہ فتنہ آپ میں کب تک باقی

---

(۲۱۱) سیر اعلام النبلاء ۸/۳۷۱۔

رہے گا، تو انہوں نے فرمایا کون سا فتنہ آپؒ نے مجھ میں دیکھا ہے، فرمایا میں نے لوگوں کو دیکھا ہے جو آپ کے ہاتھوں کو بوسہ دیتے ہیں اور آپؒ ان کو نہیں روکتے۔ (۲۱۲)

علماء کی حرام سے حفاظت

(حکایت) حضرت سحنونؒ فرماتے ہیں کہ ہم حجاز کے شہروں میں سے کسی شہر کی مسجد میں اترے ہم سو گئے۔ پھر حضرت ابن القاسمؒ گھبرا کر اٹھ بیٹھے اور مجھ سے کہا اے ابو سعید میں نے ابھی خواب میں دیکھا ہے گویا کہ ایک آدمی ہمارے پاس اس مسجد کے دروازے سے داخل ہوا ہے اس کے پاس ایک ڈھکا ہوا طباق ہے جس میں خنزیر کا سر ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے اس بارے میں خیر کا سوال کرتا ہوں کچھ دیر ہی گزری تھی کہ ایک آدمی آیا اس کے پاس ایک رومال سے ڈھکا ہوا طباق تھا۔ اس میں اس بستی کی تازہ کھجوریں تھیں۔ اس نے حضرت ابن قاسمؒ کے سامنے رکھ دیں اور کہا کھائیے۔ فرمایا میں ان کو نہیں کھا سکتا۔ اس نے کہا آپ اپنے شاگردوں کو دیدیں۔ فرمایا نہ میں خود کھاؤں گا اور نہ ہی اپنے سوا کسی کو دوں گا تو وہ آدمی مڑ کر چلا گیا پھر مجھ سے ابن القاسم نے فرمایا یہ میرے خواب کی تعبیر تھی۔ یہ بات کہی جاتی تھی کہ اس بستی کی اکثر پیداوار وقف کی تھی جس کو غصب کر لیا گیا تھا۔ (۲۱۳)

ابن مبارکؒ کی قاضی بننے والے محدث کو تنبیہ

(حکایت) حضرت ابن مبارکؒ نے حضرت اسماعیل بن علیہؒ کی طرف جب وہ قاضی بنے یہ چند خوبصورت اشعار لکھ کر بھیجے جس میں ان کو جھڑکا تھا۔

---

(۲۱۲) سیر اعلام النبلاء ۸/۴٤۰۔

(۲۱۳) سیر اعلام النبلاء ۹/۱۲۳-۱۲٤۔

يَا جَاعِلَ العِلْمِ له بَازِياً
يَصْطَادُ أمْوَالَ المَسَاكِينِ

احْتَلْتَ لِلدُّنيا ولذَّاتِها
بحيلَة تَذْهَبُ بالدِّينِ

فَصِرتَ مَجْنوناً بِهَا بَعْدَما
كُنْتَ دَوَاءً لِلمَجَانِينِ

أيْنَ رِوَايَاتُكَ فِي سَرْدِهَا
عَنْ ابْنِ عَوْنٍ وابْنِ سِيرِينِ

أيْنَ رِوَايَاتُكَ فيما مَضَى
في تَرْكِ أبْوابِ السَّلاطِينِ

إنْ قُلْتَ أُكْرِهْتُ فما ذا كذا
زَلَّ حِمَارُ العِلْمِ في الطِّينِ

ترجمہ:

(۱) اے علم کو باز بنانے والے جس سے مسکین کے مالوں کو شکار کرتے ہو۔

(۲) تم نے دنیا اور اس کی لذتوں کے لیے حیلہ بنایا ہے وہ حیلہ جس سے دین رخصت ہو جائے گا۔

(۳) تم دیوانے ہو گئے ہو جبکہ تم اس سے پہلے دیوانوں کی دوا تھے۔

(۴) تمہاری وہ روایات کہاں گئیں جو تم گذشتہ زمانے میں ابن عونؒ اور ابن سیرینؒ سے پڑھ چکے ہو۔

(۵) اور آثار کا علم سیکھا تھا جو سلاطین کے دروازے کو چھوڑنے کے متعلق تھا۔

(۶) تم کہتے ہو مجھے مجبور کر دیا گیا ہے پھر کیا ہوا اسی طرح سے علم کا گدھا مٹی میں ذلت اختیار کرتا ہے۔

(۷) دین کو دنیا کے ساتھ نہ بیچو، جس طرح سے گمراہ راہب (عیسائی دین کے پیشوا) کرتے ہیں۔ (۲۱۴)

امام وکیع ؒ کی عادات حسنہ

(حکایت) حضرت سلم بن جنادہؒ فرماتے ہیں میں سات سال تک حضرت وکیعؒ کے پاس بیٹھا ہوں میں نے ان کو نہیں دیکھا کہ انہوں نے تھوکا ہو یا کنکریوں کو چھوا ہو یا کسی جگہ بیٹھ کر حرکت کی ہو، میں نے ان کو جب بھی دیکھا ہے قبلہ رخ دیکھا ہے میں نے ان کو کبھی خدا کی قسم اٹھاتے ہوئے نہیں دیکھا۔ (۲۱۵)

حدیث پڑھنے اور پڑھانے کے آداب

(حکایت) حضرت ابو نعیمؒ فرماتے ہیں کہ اس شان کے علماء سے علم کو لکھنا چاہئے کہ انہوں نے جس دن حدیث کو لکھا تھا کس سے لکھا تھا اور کیا لکھا تھا کیا وہ سچا تھا، اس پر بھروسہ کیا جا سکتا تھا اور جب اس نے پھر حدیث بیان کی تو اس کو پتہ تھا کہ وہ کیا بیان کر رہا ہے۔ (۲۱۶)

امام اخفش ؒ نحوی کا علمی مرتبہ

(حکایت) امام اخفشؒ فرماتے ہیں میں بغداد میں آیا اور امام کسائیؒ کی مسجد میں پہنچا آپؒ کے سامنے امام فراءؒ اور امام احمرؒ اور ابن سعدانؒ بیٹھے ہوئے تھے۔

---

(۲۱۴) سیر اعلام النبلاء ۳۶۴/۸۔

(۲۱۵) سیر اعلام النبلاء ۱۵۵/۹۔

(۲۱۶) سیر اعلام النبلاء ۱۵۴/۱۰۔

میں نے ان سے ایک سو مسائل پوچھے، انہوں نے جواب دیئے، تو میں نے ان سب میں امام کسائیؒ کی غلطی نکالی تو حاضرین نے مجھ پر حملہ کرنا چاہا، لیکن امام کسائیؒ نے ان کو روک دیا اور کہا تمہیں خدا کی قسم ہے تم ابو الحسن تو نہیں ہو۔ میں نے کہا ہاں، پھر وہ اٹھ کھڑے ہوئے اور مجھے گلے لگا لیا اور مجھے اپنے پہلو میں بٹھایا اور کہا میں پسند کرتا ہوں کہ میری اولاد آپ سے ادب (دین و دنیا کے طور طریقے سیکھے، تو میں نے آپؒ کی اس بات کو قبول کیا۔ (اور ان کی اولاد کو ادب سکھایا)۔ (۲۱۷)

امام ابو عبیدؒ کی عظمت اور انکساری

(حکایت) حضرت عبداللہ بن محمد بن سیارؒ فرماتے ہیں میں نے ابن عرعرہؒ سے سنا انہوں نے بیان کیا تھا کہ حضرت طاہر بن عبداللہؒ بغداد میں تھے، انہوں نے طمع کی کہ حضرت ابو عبیدؒ سے سماع کریں اور یہ بھی طمع کی کہ وہ ان کی مجلس میں آ کر ان کو پڑھائیں لیکن حضرت ابو عبیدؒ نے ایسا نہ کیا حتیٰ کہ طاہر بن عبداللہؒ خود حضرت ابو عبیدؒ کے پاس آتے تھے۔ پھر حضرت علی بن مدینیؒ اور حضرت عباس عنبریؒ تشریف لائے۔ اور انہوں نے چاہا کہ حضرت ابو عبیدؒ سے کتاب غریب الحدیث کو سنیں۔ تو حضرت ابو عبیدؒ خود اپنی کتاب روزانہ اٹھا کر ان دونوں حضرات کی رہائش گاہ پر جاتے تھے اور ان کو اپنی کتاب بیان کرتے تھے۔ (۲۱۸)

---

(۲۱۷) "معجم الأدباء" ۱۱/۲۲۷-۲۲۹، و "إنباه الرواة" ۲/۳۹۔ سیر اعلام النبلاء ۱۰/۲۰۷۔

(۲۱۸) "تاریخ بغداد" ۱۲/۴۰۷، ۴۰۸، و "طبقات الحنابلة" ۱/۲۶۱، ۲۶۲، و "إنباه الرواة" ۳/۱۷، ۱۸۔ سیر اعلام النبلاء ۱۰/۴۹۶-۴۹۷۔

جب تک ابو عبیدؒ زندہ ہیں دنیا ضائع نہیں ہوگی

(حکایت) حضرت عبداللہ بن محمد بن سیارؒ فرماتے ہیں میں نے حضرت حمدان بن سہلؒ سے سنا فرمایا کہ میں نے حضرت یحییٰ بن معینؒ سے حضرت ابو عبیدؒ سے علم لکھنے کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے مسکرا کر فرمایا کہ میرے جیسے آدمی سے حضرت ابو عبیدؒ کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے ابو عبیدؒ کی قدر لوگوں سے پوچھو میں امام اصمعیؒ کے پاس ایک دن موجود تھا کہ حضرت ابو عبیدؒ تشریف لائے، تو امام اصمعیؒ کی نگاہ پھٹی کی پھٹی رہ گئی حتیٰ کہ امام ابو عبیدؒ امام اصمعیؒ کے قریب ہو گئے تو امام اصمعیؒ نے پوچھا کیا اس آنے والے کو تم دیکھ رہے ہو۔ انہوں نے کہا ہاں، فرمایا کہ دنیا یا فرمایا کہ لوگ ضائع نہیں ہوں گے جب تک کہ یہ عالم زندہ ہے۔ (۲۱۹)

امام احمد بن حنبلؒ نے استاذ کے رکاب تھام لیے

(حکایت) حضرت ابوالحسن بن عطارؒ فرماتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبلؒ کو دیکھا کہ انہوں نے حضرت داود بن عمرو کی رکاب تھامی ہوئی تھی۔ (۲۲۰)

محدثین کو جرح کی شدت کا احساس

(حکایت) حضرت یحییٰ بن معینؒ فرماتے ہیں ہم بہت سے حضرات پر طعن تشنیع کرتے ہیں شاید کہ وہ اپنی سواریاں جنت میں دو سو سال پہلے لے کر داخل ہو چکے ہیں۔

---

(۲۱۹) "تاریخ بغداد" ۴۱۴/۱۲۔ سیر اعلام النبلاء ۵۰۳/۱۰-۵۰۴)

(۲۲۰) سیر اعلام النبلاء ۱۳۱/۱۱۔

ابن مہرویہ فرماتے ہیں میں جب حضرت ابن ابی حاتمؒ کے پاس گیا اور وہ لوگوں کو اپنی کتاب الجرح والتعدیل پڑھا رہے تھے تو میں نے ان کو یہی حکایت بیان کی تو وہ رو پڑے اور ان کے ہاتھ کپکپا گئے حتیٰ کہ ہاتھ سے کتاب گر گئی، اور روتے رہے اور مجھ سے دوبارہ حکایت بیان کرنے کو کہا۔ (۲۲۱)

امام احمدؒ کی واقفیت علم حدیث

(حکایت) حضرت عبداللہ بن احمد بن حنبل فرماتے ہیں میں نے اپنے والد کو کبھی نہیں دیکھا کہ بغیر کتاب کے حدیث بیان کی ہو، مگر سو حدیثیں، اور میں نے اپنے والد سے یہ بھی سنا فرمایا کہ امام شافعیؒ نے فرمایا تھا اے ابوعبداللہ جب تمہیں کوئی صحیح حدیث ملے تو ہمیں بتا دینا حتیٰ کہ ہم اس کی طرف مراجعت کرلیں تم صحیح احادیث کے ہم سے زیادہ واقف ہو۔ جب کوئی صحیح حدیث پہنچے تو مجھے اطلاع دینا حتیٰ کہ میں اس کو بطور مذہب کے اختیار کرلوں ۔ چاہے وہ مذہب کوفیوں کے مطابق ہو یا بصریوں کے یا شامیوں کے۔ (۲۲۲)

امام احمدؒ کے خصائل حمیدہ

(حکایت) محمد بن حسینؒ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر مروزیؒ نے ان کو حضرت ابوعبداللہ (امام احمد بن حنبلؒ) کے آداب کے متعلق بیان کیا کہ حضرت ابو عبداللہ نہ تو کوئی جہالت کا کام کرتے تھے اور اگر ان کے سامنے کوئی جہالت کا کام کیا جاتا تو آپؒ برداشت کرتے تھے اور صبر کرتے تھے اور کہتے تھے اللہ کافی ہے، نہ تو آپ کینہ رکھتے تھے، اور نہ ہی جلد باز تھے، کثرت سے تواضع کرتے تھے حسن خلق کے مالک تھے ہر وقت ہشاش بشاش رہتے تھے اور نرم معاملہ کرتے تھے سخت

---

(۲۲۱) سیر اعلام النبلاء ۹۵/۱۱۔

(۲۲۲) سیر اعلام النبلاء ۲۱۳/۱۱۔

گونہیں تھے اللہ کی خاطر محبت کرتے تھے اور اللہ کی خاطر بغض رکھتے تھے۔ اور جب دین کا کوئی معاملہ پیش آتا تو پھر ان کا غصہ سخت ہو جاتا تھا، آپؒ پڑوسیوں کی اذیت کو بھی برداشت کیا کرتے تھے۔ (۲۲۳)

امام احمدؒ کی مجلس درس میں طلبہ کی تعداد

(حکایت) حضرت حسین بن اسماعیلؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ امام احمد بن حنبلؒ کی مجلس میں پانچ ہزار یا اس سے بھی زیادہ علماء جمع ہوتے تھے۔ صرف پانچ سو تو علم کو لکھنے والے ہوتے تھے، اور باقی آپؒ سے حسن ادب اور رائے تدبیر اور طریقہ گفتگو کی راہنمائی لیتے تھے۔ (۲۲۴)

ابو کریبؒ حدیث کا استاد ہے (امام احمدؒ)

(حکایت) حضرت عبداللہ بن محمد بن وراقؒ فرماتے ہیں میں امام احمد بن حنبلؒ کی مجلس میں تھا آپؒ نے فرمایا تم کہاں سے آئے ہو، ہم نے کہا حضرت ابو کریبؒ کی مجلس سے فرمایا ان سے لکھو کیونکہ وہ نیک آدمی ہیں، ہم نے کہا وہ تو آپ پر اعتراض کرتے ہیں، فرمایا پھر میں کیا کروں وہ نیک آدمی ہیں ان کو میرے بارے میں مبتلا کر دیا گیا ہے۔ (۲۲۵)

محدثین کا فرق مراتب

(حکایت) حضرت یحیٰ بن یحیٰؒ نے فرمایا مجھ سے میری بیوی نے کہا تم کس طرح سے اسحاق کے سامنے جاتے ہو جب کہ تم اس سے بڑے ہو

---

(۲۲۳) سیر اعلام النبلاء ۱۱/۲۲۰-۲۲۱۔
(۲۲۴) سیر اعلام النبلاء ۱۱/۳۱۶۔
(۲۲۵) سیر اعلام النبلاء ۱۱/۳۱۷۔

میں نے کہا اسحاق علم میں مجھ سے زیادہ ہیں، اور میں عمر میں ان سے زیادہ ہوں۔ (۲۲۶)

استاذ کو طلبہ کے سامنے رہنے کا طریقہ

(حکایت) حضرت ربیعؒ فرماتے ہیں مجھے حضرت ابویعقوب البویطیؒ نے لکھا ہے کہ غرباء کے لیے اپنے متعلق صبر کرو اور اپنے حلقے کو لوگوں کے ساتھ حسن خلق کا مظاہرہ کرو، میں ہمیشہ امام شافعیؒ سے یہی سنتا رہا، آپ کثرت سے فرماتے تھے۔

أُهِينُ لَهُم نَفسِي لِكَي يُكرِمُونَهَا
وَلَن تُكرَمَ النَّفسُ الَّتِي لَاتُهِينُهَا

ترجمہ: میں اپنے نفس کو ان کے لیے کم مرتبہ کر لیتا ہوں تا کہ لوگ اس کی عزت کریں۔ اور نفس کی عزت نہیں کی جاتی جب تک کہ تو اس کی اہانت نہ کرے۔ (۲۲۷)

بخاری میں ہر حدیث لکھنے سے پہلے دو نفل

(حکایت) حضرت عبدالقدوس بن ہمامؒ فرماتے ہیں، میں نے کئی مشائخ سے سنا ہے فرماتے تھے کہ امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ نے اپنی بخاری شریف کے تراجم ابواب کو جناب نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک اور آپ علیہ السلام کے منبر کے

---

(۲۲۶) سیر اعلام النبلاء ۳۷٤/۱۱۔

(۲۲۷) البيت في " تاريخ بغداد " ٣٠٢/١٤ وهو في " وفيات الأعيان " ٦٤/٧ ، بلفظ:

أهين لهم نفسي لأكرمها بهم ولن تكرم النفس التي لا تهينها

والخبر مع البيت في " طبقات الشافعية " ١٦٥/٢ ـ انظر سير اعلام النبلاء ٦١/١٢ـ

درمیان لکھا ہے اور آپ ہر باب کے لیے دو رکعات پڑھا کرتے تھے۔ (۲۲۸)

محدث بندارؒ کئی سال سے امام بخاریؒ پر فخر کر رہے تھے

(حکایت) امام بخاریؒ نے فرمایا جب میں بصرے میں داخل ہوا تو امام بندار کی مجلس میں چلا گیا جب ان کی نگاہ مجھ پر پڑی تو فرمایا اے جوان کہاں کے ہو میں نے کہا بخارا سے مجھے فرمایا تم نے ابوعبداللہ (امام بخاریؒ) کو کس حالت میں چھوڑا۔ تو میں خاموش رہا تو حاضرین نے ان سے عرض کیا اللہ آپ پر رحم فرمائے یہی ابوعبداللہ ہی تو ہیں تو آپؒ کھڑے ہوئے اور میرے ہاتھ سے پکڑا اور معانقہ کیا، اور فرمایا مرحبا اس شخص کے لیے جس پر میں کئی سال سے فخر کر رہا تھا۔ (۲۲۹)

امام بخاریؒ بخارا سے کیوں نکالے گئے

(حکایت) حضرت بکر بن منیر بن خلید بن عسکرؒ فرماتے ہیں کہ گورنر خالد بن احمد الذھلی (یہ بخارا کے والی تھے) نے امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ کے پاس پیغام بھیجا کہ اپنی کتاب بخاری شریف اور تاریخ کبیر وغیرہ میرے پاس لے آؤ تاکہ میں اس کو آپؒ سے سنوں تو امام بخاریؒ نے ان کے قاصد کو کہا کہ تم جا کر یہ پیغام

(۲۲۸) "تهذيب الأسماء واللغات" ۱/۷٤/۱، وقال النووي: وقال آخرون منهم أبو الفضل محمد بن طاهر المقدسي صنفه ببخارى، وقيل: بمكة، وقيل بالبصرة۔ وكل هذا صحيح، ومعناه أنه كان يصنف فيه في كل بلدة من هذه البلدان، فإنه بقي في تصنيفه ست عشرة سنة۔ والخبر في "تهذيب الكمال": ۱۱٦۹، و "مقدمة الفتح": ٤۹۰ وقال ابن حجر: ولا ينافي هذا ما تقدم، لأنه يحمل على أنه في الأول كتبه في المسودة، وهنا حوله من المسودة إلى المبيضة۔ سير اعلام النبلاء ۱۲/٤۰٤۔

(۲۲۹) "تاريخ بغداد" ۲/۱۷، و "تهذيب الكمال" ۱۱۷۰۔ سير اعلام النبلاء ۱۲/٤۲۳۔

دے دو کہ میں علم کو ذلیل نہیں کرتا اور نہ ہی لوگوں کے دروازوں پر اس کو اٹھا کر لے جاتا ہوں، اگر آپ کو علم کی کچھ حاجت ہے تو آپ میری مسجد میں یا میرے گھر میں تشریف لے آئیں، اور اگر آپ کو یہ بات اچھی نہیں لگتی تو آپ بادشاہ ہیں مجھے مجلس علم منعقد کرنے سے روک دیں تا کہ اللہ کے نزدیک قیامت کے دن میرا عذر ہو کہ میں نے علم کو حضور ﷺ کی اس حدیث کی وجہ سے نہیں چھپایا تھا کہ آپ کا ارشاد ہے:

مَنْ سُئِلَ عَنْ علم فکتمهُ اُلجم بِلِجَامٍ من نَارٍ.

(ترجمہ) جس شخص سے علم (دین) کے متعلق سوال کیا گیا اور اس نے اسے چھپا دیا تو اسے جہنم کی لگام ڈالی جائے گی۔

یہ واقعہ ان دونوں کے درمیان وحشت کا سبب بن گیا تھا (اور دوری پیدا ہو گئی تھی)۔(۲۳۰)

امام مزنیؒ کی کثرت عبادت

(حکایت) حضرت عمرو بن عثمان المکیؒ فرماتے ہیں میں نے عبادت گزاروں میں سے امام مزنیؒ سے زیادہ عبادت میں محنت کرنے والا کسی کو نہیں دیکھا اور نہ ہی عبادت کی پابندی کرنے والا آپ سے زیادہ کسی کو دیکھا ہے اور نہ ہی کسی کو علم اور اہل علم کی تعظیم آپ سے زیادہ کرتے دیکھا ہے آپ پرہیز گاری میں اپنے متعلق اپنے اوپر بہت تنگی کرتے تھے، اور لوگوں پر معاملات میں تنگی نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے میں امام شافعیؒ کے اخلاق حسنہ میں سے ایک خُلق

---

(۲۳۰) "تاریخ بغداد" ۳۳/۲، و "تهذيب الكمال": ۳۳۸، و "طبقات السبكي" ۲۳۲/۲، ۲۳۳، و "مقدمة الفتح": ٤٩٤۔ سير اعلام النبلاء ٤٦٤/١٢۔

ہوں۔(۲۳۱)

اسماعیل بن قتیبہؒ کو دیکھ کر بڑے یاد آجاتے تھے

(حکایت) حضرت ابو بکر بن اسحاقؒ فرماتے ہیں میں سب سے پہلے جو حدیث کے سماع کے لیے امام اسماعیل بن قتیبہؒ کے پاس گیا تو یہ سنہ ۲۸۰ھ کا واقعہ ہے۔ انسان جب آپ کو دیکھتا تھا تو آپ کے حسن ادب، زہد اور پرہیز گاری کو دیکھ کر سلف کو یاد کرتا تھا ہم آپ کے پاس بشتنقان تک آتے جاتے تھے۔ آپ نہر کے کناروں پر بیٹھتے تھے اور کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہوتی تھی آپ ہمیں حدیث بھی پڑھاتے تھے اور روتے بھی تھے اور جب کہتے تھے حدثنا یحییٰ بن یحییٰ تو فرماتے رَحِمَ اللہُ أبا زکریا۔ اللہ ابوزکریاؒ پر رحمت فرمائے، (یہ حضرت یحیٰی بن یحیٰی کی کنیت تھی)۔(۲۳۲)

علماء کا ایک دوسرے کا احترام

(حکایت) حضرت مخلصؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ قاضی اسماعیل کی خواہش تھی کہ وہ حضرت ابراہیمؒ سے ملاقات کریں ایک دن دونوں کی ملاقات ہوئی اور علم کا مذاکرہ کیا جب دونوں حضرات جدا ہوئے تو ابراہیمؒ سے اسماعیلؒ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؒ نے فرمایا اسماعیلؒ پہاڑ ہیں ان میں روح پھونک دی گئی ہے اور جب اسماعیلؒ سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا میں نے ابراہیمؒ کی مثل نہیں دیکھا۔(۲۳۳)

---

(۲۳۱) "طبقات السبکی" ۹۴/۲۔ سیر اعلام النبلاء ۴۹۴/۱۲۔

(۲۳۲) سیر اعلام النبلاء ۳۴۴/۱۳۔

(۲۳۳) سیر اعلام النبلاء ۳۸۷/۱۳۔

جو محدث فقیہ نہیں وہ قابل اقتداء نہیں

(حکایت) حضرت جنیدؒ نے کئی دفعہ فرمایا ہمارا علم کتاب اور سنت سے مضبوط ہوتا ہے جو آدمی کتاب کو یاد نہیں کرتا اور حدیث کو لکھتا ہے اور فقہ کو نہیں سیکھتا تو وہ قابل اقتداء نہیں ہے۔ (۲۳۴)

حضرت ابوعلی روذباریؒ کی عظمت

(حکایت) حضرت جعابیؒ فرماتے ہیں میں حضرت عبدانؒ کی طرف رحلت کر کے گیا جب آپ کی مسجد میں پہنچا تو ایک شیخ کو دیکھا میں نے اس سے بات کی، اس نے مجھ سے مختلف مسائل کے بارے میں دو سو احادیث سے بھی زیادہ کا مذاکرہ کیا۔ مجھے راستے میں لوٹ لیا گیا تھا تو جو کچھ ان کے پاس موجود تھا وہ مجھے دے دیا۔ جب عبدان مسجد میں داخل ہوئے تو ان سے معانقہ کیا اور بشاشت سے پیش آئے تو میں نے ان سے پوچھا یہ کون ہیں فرمایا یہ حضرت ابوعلی روذباریؒ ہیں۔

امام ابوالشیخ کی خدماتِ علم حدیث

(حکایت) حضرت ابوموسیٰ المدینیؒ فرماتے ہیں کہ حافظ عبداللہ بن محمد بن جعفر جو امام ابوالشیخؒ کے نام سے مشہور ہیں اپنی عبادت میں بڑی شہرت رکھتے تھے روزانہ ایک دستہ کاغذوں کا بھی لکھتے تھے گویا کہ آپؒ تصنیف بھی کرتے تھے اور لکھتے بھی تھے۔ آپؒ نے اپنی کتاب ثواب الاعمال کو امام طبرانیؒ کے سامنے پیش کیا تو امام طبرانیؒ نے اس کو پسند کیا۔ امام ابوشیخ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے اس میں کوئی حدیث ایسی نہیں لکھی مگر اس پر عمل کرنے کے بعد اس میں لکھا ہے۔ (۲۳۵)

---

(۲۳۴) سیر اعلام النبلاء ۱۴/۶۷۔

(۲۳۵) سیر اعلام النبلاء ۱۶/۲۷۸۔

طلباء دین کی خدمت

(حکایت) قاضی ابوعبداللہ الصیمری حنفیؒ فرماتے ہیں میں نے حضرت مرزبانیؒ سے سنا فرمایا کہ میرے گھر میں پچاس کے قریب کمبل اور لحاف تھے جو ان اہل علم کے لیے تیار رہتے تھے، جو میرے پاس رات گزارتے تھے۔ (۲۳۶)

امام ابواحمد الفرضیؒ کا استقبال

(حکایت) حضرت عیسیٰ بن احمد الہمذانیؒ فرماتے ہیں کہ امام احمد الفرضیؒ جب امام ابوحامد الاسفرائنیؒ کے پاس آئے تو آپ کھڑے ہوئے اور ان کا استقبال کرنے کے لیے اپنی مسجد کے دروازے تک پیدل چلے تھے۔ (۲۳۷)

کتاب کی تردید لکھنے پر بھی شکریہ اور دعا

عبدالغنی مقدسیؒ فرماتے ہیں جب میں نے امام ابوعبداللہ الحاکمؒ کی المدخل میں موجود کئی اوہام کا رد کیا تو انہوں نے میری طرف شکریہ کا پیغام بھیجا اور میرے لئے دعا کی جس سے مجھے معلوم ہوا کہ ابوعبداللہ الحاکم سمجھ دار آدمی ہیں۔ (۲۳۷/۱)

محدث شاگرد کا محدث استاذ کے لیے احترام

(حکایت) حضرت محمد بن علی الصوریؒ فرماتے ہیں کہ مجھ سے محدث عبدالغنی مقدسیؒ نے فرمایا کہ میں نے کتاب "المؤتلف والمختلف" کو جب لکھنا

---

(۲۳۶) سیر اعلام النبلاء ۱۶/۴۴۸۔

(۲۳۷) "تاریخ بغداد" ۱۰ : ۳۸۰، ۳۸۱، و "الأنساب" ۹/۲۷۳۔ سیر اعلام النبلاء ۱۷/۲۱۳۔

(۲۳۷/۱) سیر اعلام النبلاء ۱۷ : ۲۷۰۔

شروع کیا تو میرے پاس امام دار قطنیؒ آئے۔ تو میں نے آپ سے بہت ساری چیزیں اس کے بارے میں حاصل کیں۔ جب میں اس کی تصنیف سے فارغ ہوا تو انہوں نے مجھ سے سوال کیا کہ میں اس کتاب کو آپ کے سامنے پڑھوں تا کہ آپ اس کا مجھ سے سماع کرلیں تو میں نے کہا میں نے اس کتاب کا اکثر حصہ آپ ہی سے تو سیکھا ہے فرمایا کہ یوں نہ کہو آپ نے اس کو مجھ سے جدا جدا سیکھا تھا۔ اور اس میں اس کو مجموعی شکل میں پیش کردیا اس میں بہت ساری چیزیں ایسی ہیں جن کو آپ نے اپنے شیوخ سے حاصل کیا ہے فرماتے ہیں کہ میں نے پھر امام دار قطنیؒ کے سامنے اس کتاب کو پڑھ کر سنایا۔ (۲۳۸)

۸۴۰۰۰۰۰ لے کر بھی جھوٹی آدھی سطر نہیں لکھ سکتا

(حکایت) امام حمیدیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت تیانیؒ لغت میں امام تھے ثقہ تھے، پرہیزگار تھے، بہترین آدمی تھے، ان کی ایک کتاب ہے لغت میں اختصار اور کثرت کے اعتبار سے ویسی کتاب نہیں لکھی گئی، مجھے ابن حزم نے بیان کیا کہ مجھے محمد بن فرضی نے بیان کیا کہ امیر مجاہد عامری نے ابو غالب کی طرف جب وہ مرسیہ شہر پر غالب ہوا، ایک ہزار دینار (تقریباً ۸۴۰۰۰۰۰ روپے) بھجوائے۔ اس شرط پر کہ اس کتاب کے حالات میں صرف اتنا جملہ اور بڑھا دو مِمَّا اَلَّفْتُهُ لِاَبِی الْجَیْشِ مُجَاهِدِ الْعَامِرِی. (ترجمہ) کہ وہ اسباب جن کی وجہ سے میں نے اس کتاب کو تالیف کیا ہے ان میں سے ایک سبب ابوالجیش مجاہد العامری بھی ہیں تو امام تیانیؒ نے ان دیناروں کو واپس کردیا اور اس جملے کا اضافہ نہ کیا اور فرمایا کہ اگر مجھ پر ساری دنیا بھی اس بارے میں نچھاور کردی جائے تو بھی میں ایسا نہیں کروں گا میں جھوٹ لکھنے کو کبھی درست قرار نہیں دوں گا، کیونکہ میں نے اس

(۲۳۸) "وفیات الأعیان" ۲۲۴/۳، و "تذکرۃ الحفاظ" ۱۰۴۹/۳۔ سیر اعلام النبلاء ۲۷۰/۱۷۔

کتاب کو اس کے لیے جمع نہیں کیا۔ (۲۳۹)

خلیل بن احمد اور امام حاکمؒ کی مہارت حدیث

(حکایت) حضرت خلیل بن عبداللہ الحافظؒ فرماتے ہیں کہ مجھ سے امام حاکمؒ نے دوسرے دن سوال کیا جب میں آپ کے پاس گیا تھا، جب کہ آپ کے سامنے "فوائد العراقیین" کتاب پڑھی جارہی تھی اس میں یہ سند تھی۔ سفیان الثوری عن ابی سلمة عن الزھری عن سھل حدیث الاستئذان. تو مجھ سے پوچھا گیا یہ ابوسلمہ کون ہیں میں نے فوراً یہ کہہ دیا مغیرہ بن مسلم السراج فرمایا کہ مغیرہ امام زہری سے کس طرح روایت کر سکتے ہیں تو مجھے جواب نہ آیا۔ پھر مجھ سے فرمایا کہ میں تجھے ایک ہفتے کی مہلت دیتا ہوں تم اس کے بارے میں غور کرنا، تو میں نے اسی رات غور کیا حتیٰ کہ میں بار بار اپنی فکر کو گھماتا رہا جب میرا خیال محدثین جزیرہ کی طرف منتقل ہوا جو امام زہریؒ کے شاگردوں میں سے تھے۔ تو مجھے محمد بن ابی حفصہ کا نام یاد آ گیا جن کی کنیت بھی ابوسلمہ تھی جب صبح ہوئی تو میں امام حاکمؒ کی مجلس میں حاضر ہوا اور کچھ ذکر نہ کیا حتیٰ کہ میں نے سو احادیث پڑھ لیں تو امام حاکمؒ نے پوچھا اس کل کے سوال کے بارے میں کچھ غور کیا تھا میں نے کہا ہاں، وہ محمد بن ابی حفصہؒ ہے تو اس پر وہ حیران رہ گئے۔ (۲۴۰)

ماہر حدیث امام ابوعبداللہ الصوریؒ

(حکایت) امام ابوالولید الباجی نے اپنی کتاب "فرق الفقہاء" میں لکھا ہے کہ ہمیں ابوعبداللہ محمد بن علی الوراق نے بیان کیا جو معتبر اور قابل اطمینان آدمی

---

(۲۳۹) انظر "نفح الطیب" ۱۷۲/۳۔ سیر اعلام النبلاء ۵۸۵/۱۷)

(۲٤٠) "تذكرة الحفاظ" ۱۰٤۰/۳، ۱۰٤۱۔ سیر اعلام النبلاء ۱۶۶/۱۷-۱۶۷-۱۶۸۔

تھے کہ انہوں نے حضرت ابوعبداللہ الصوریؒ کی زیارت کی ان میں حسن خلق بھی تھا اور مزاح بھی تھا، اور ہنستے بھی تھے اس سب کے پیچھے خیر اور دین داری ہی تھی لیکن آپؒ کی طبیعت میں یہ ودیعت تھی، ایک دن ابوالعباس الرازی کے سامنے ایک جزو پڑھا تو آپؒ کو ہنسی آگئی ۔ اور اس وقت شہر کے لوگوں میں بہت سارے حضرات موجود تھے انہوں نے آپؒ پر اعتراض کیا اور کہا یہ ہنسنا ٹھیک نہیں ہے اور نہ ہی آپؒ کے علم اور مرتبے کے لائق ہے کہ نبی پاک ﷺ کی حدیث پڑھی جائے اور آپؒ ہنسیں اور بہت اعتراض شروع کیا اور کہا کہ ہمارے شہر کے شیوخ اس کو پسند نہیں کرتے تو آپؒ نے فرمایا تمہارے شہر میں کوئی شیخ ایسا نہیں مگر اس پر لازم ہے کہ وہ میرے سامنے بیٹھے اور میری اقتداء کرے اس کی دلیل یہ ہے کہ جب میں تمہارے پاس آ پہنچوں تو تم نبی پاک ﷺ کی جس حدیث کے بارے میں چاہو اس کی سند پڑھ لو میں اس کا متن سنا دوں گا اور تم اس کا متن پڑھ لو میں اس کی تمہیں سند بتا دوں گا۔ (۲۴۱)

خطیب بغدادی وقت کا دار قطنیؒ

(حکایت) امام سمعانیؒ فرماتے ہیں میں نے حضرت یوسف بن ایوبؒ سے مرو میں سنا تھا کہ خطیب بغدادیؒ ہمارے شیخ ابواسحاق کے درس میں تشریف لائے تو حضرت ابواسحاق نے ایک حدیث بحر بن کنیز السقاء کی روایت سے روایت کی پھر خطیب بغدادیؒ سے کہا آپ اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں تو آپ نے فرمایا اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں اس کا حال بیان کروں تو ابواسحاق اپنی جگہ سے اٹھ کر شاگرد کی طرح بیٹھ گئے اور خطیب بغدادیؒ نے اس

---

(۲۴۱) "تذکرة الحفاظ" ۱۱۱۵/۳، ۱۱۱۶۔ سیر اعلام النبلاء ۶۲۹/۱۷۔

کے حالات پوری تفصیل کے ساتھ بیان کیے تو شیخ نے آپؒ کے بارے میں تعریف کی اور فرمایا کہ یہ ہمارے زمانے کے دارقطنی ہیں۔ (۲۴۲)

چور شاید محتاج ہوگا

(حکایت) کہا جاتا ہے کہ محدث ابواسحاق شیرازیؒ نے اپنا عمامہ (پگڑی) اتاری جس کی مالیت بیس دینار کی تھی اور دریائے دجلہ پر وضو کیا ایک چور آیا اور اس نے وہ پگڑی اٹھائی اور اپنا پرانا ردی عمامہ اس کی جگہ چھوڑ دیا۔ شیخ نے اس کو اٹھا کر پہن لیا اور خیال نہ کیا حتیٰ کہ درس کے دوران آپ کے شاگردوں نے آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا شاید جس نے اٹھایا ہے وہ محتاج ہوگا۔

(فائدہ) بیس دینار پانچ تولہ سونے کے برابر ہوتے ہیں جس کی قیمت آج کے بھاؤ کے اعتبار سے ایک لاکھ روپے بنتی ہے اتنے نقصان کے باوجود انہوں نے چور کی محتاجی کی فکر کی ہے اپنے نقصان کی پرواہ نہیں کی۔ (۲۴۳)

فقہاء کے منہ میں اشرفیاں

(حکایت) ابراہیم بن مہدی بن قلیناؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ ابوبکر طرطوشیؒ کا زہد اور عبادت آپ کے علم سے زیادہ تھا۔ بعض علماء نے حکایت کیا ہے کہ حضرت ابوبکر طرطوشیؒ کے پاس دوسو کے قریب فقہاء مفتیان موجود ہوتے تھے آپ ان فقہاء کے پاس اس وقت آتے جب وہ سورہے ہوتے تھے تو ان کے منہ میں سونے کی اشرفیاں ڈال دیتے تھے، جب وہ بیدار ہوتے تھے تو اپنے مونہوں

---

(۲٤۲) انظر "المستفاد من ذیل تاریخ بغداد": ۵۷-۵۸، و "طبقات السبکی" ۳۵/٤-۳٦، و "الوافی" ۱۹٦/۷۔ سیر اعلام النبلاء ۲۸۰/۱۸-۲۸۱۔

(۲٤۳) سیر اعلام النبلاء ۱۸ ٤۵۹۔

میں اشرفیاں دیکھتے تھے۔(۲۴۴)

جو علم لکھتا ہے منبر اس کی خدمت کرتے ہیں

(حکایت) قاضی مارستان ابو بکر محمد بن عبدالباقیؒ فرماتے ہیں جو شخص سیاہیوں کی خدمت کرے گا منبر اس کی خدمت کریں گے۔ استاد پر لازم ہے کہ وہ سختی نہ کرے، اور شاگرد پر لازم ہے کہ وہ سختی سے ناک بھوں نہ چڑھائے۔(۲۴۵)

شانِ علم و بے نیازی

(حکایت) حضرت ابو موسیٰؒ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا جس نے شیخ اسماعیل بن محمد التیمی پر بات میں یا کسی کام میں عیب لگایا ہو یا آپ سے دشمنی کی ہو مگر اللہ نے آپ کی مدد فرمائی آپ اپنے نفس کو طمع کی چیزوں سے پاک رکھتے تھے بادشاہوں کے پاس نہیں جاتے تھے اور نہ ہی ان لوگوں کے پاس جاتے تھے جو بادشاہوں کے ساتھ میل جول رکھتے تھے، آپ نے اہل علم کے لیے اپنی ملکیت میں سے ایک گھر خالی کر دیا تھا، باوجود اس کے کہ آپ کے ہاں فراوانی نہیں تھی اگر آپ کو کوئی شخص پوری دنیا بھی دے دیتا تو آپ کے ہاں اس کا مرتبہ بلند نہ ہوتا آپ نے تین ہزار پانچ سو مجالس علم منعقد کی تھیں ان میں آپ فی البدیہ علوم لکھوایا کرتے تھے۔(۲۴۶)

ہم تجھے سیبویہ بنادیں گے

(حکایت) حضرت ابو محمد بن خشاب نحویؒ فرماتے ہیں، میں جوان تھا نحو کو

---

(۲۴۴) سیر اعلام النبلاء ۱۹/۴۹۴۔

(۲۴۵) سیر اعلام النبلاء ۲۰/۲۷۔

(۲۴۶) انظر "تذکرة الحفاظ" ۱۲۷۸/۴، ۱۲۷۹، و "طبقات الإسنوي" ۳۶۰/۱۔ سیر اعلام النبلاء ۲۰/۸۲۔

پڑھتا تھا اور لوگوں سے سنتا تھا کہ وہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے کلام کی بڑی تعریفیں کرتے ہیں میں چاہتا تھا کہ میں ان کے پاس جاؤں اور سنوں، لیکن کچھ وقت نہیں نکلتا تھا ایک دن اتفاق سے میں آپ کی مجلس میں حاضر ہوا جب انہوں نے گفتگو کی تو میں نے آپ کے کلام کو نہ اچھا سمجھا اور نہ ویسے ہی سمجھ سکا تو دل میں کہا کہ میرا آج کا دن ضائع ہوگیا ہے، تو شیخ جیلانیؒ نے میری طرف توجہ کر کے فرمایا تو تباہ ہو جائے نحو کو ذکر کی مجالس پر فضیلت دیتا ہے اور اس کو پسند کرتا ہے، ہمارے پاس رہ ہم تجھے سیبویہؒ بنا دیں گے۔ (۲۴۷)

(فائدہ) سیبویہؒ نحو کے بہت بڑے امام گزرے ہیں، آپؒ کی کتاب ''کتاب سیبویہ'' اس فن میں بڑی معروف اور بنیادی کتاب ہے۔

قاضی کی وجہ سے یہودی فیلسوف کو اسلام نصیب ہو گیا

(حکایت) کہا جاتا ہے کہ فیلسوف ابی البرکات یہودی کے اسلام لانے کا سبب یہ ہوا کہ وہ ایک دفعہ خلیفۂ وقت کے پاس گئے تو ان کے لیے سب لوگ کھڑے ہو گئے سوائے قاضی وقت کے تو انہوں نے کہا اے امیر المؤمنین قاضی صاحب اس لیے کھڑے نہیں ہوئے کہ میں ان کے دین کے علاوہ کسی اور دین پر ہوں تو میں اسلام قبول کرتا ہوں پھر وہ مسلمان ہو گئے۔ (۲۴۸)

وہ جس مجلس سے گزرتے تھے لوگ کلمہ پڑھتے تھے

(حکایت) حضرت حمدان بن سہل البلخیؒ جو اپنے وقت کے فقیہ تھے فرماتے ہیں میں نے کسی کو نہیں دیکھا جب اس کی زیارت کی جائے تو اللہ تعالیٰ یاد آجائے سوائے قعنبیؒ کے کیونکہ جب بھی آپؒ کسی مجلس سے گزرتے تھے تو لوگ لا الہ الا

---

(۲٤۷) سیر اعلام النبلاء ۲۰/٤٤۹۔

(۲٤۸) سیر اعلام النبلاء ۲۰/٤۱۹۔

اللہ کہتے تھے، کہا جاتا ہے کہ آپؒ کو آپؒ کی عبادت اور آپؒ کی فضیلت کی وجہ سے راہب کہا جاتا تھا۔ (۲۴۹)

امام مالکؒ سے نہ پڑھ کر شرمندہ ہوا

(حکایت) حضرت محمد بن عیسی طرطوسیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو الیمانؒ سے سنا فرمایا کہ میں امام مالکؒ کے پاس گیا میں نے وہاں پردے لگے ہوئے اور بچھونے بچھے ہوئے دیکھے (یعنی زیب وزینت کا عجیب سماں تھا) تو میں نے کہا یہ علماء کے اخلاق میں سے نہیں ہے تو میں چلا گیا اور امام مالکؒ کے حلقہ درس کو چھوڑ دیا لیکن بعد میں مجھے ندامت ہوئی۔ (۲۵۰)

فقہاء رسولوں کے امانتدار ہیں

(حکایت) امام جعفر بن محمد صادقؒ فرماتے ہیں کہ فقہاء رسولوں کے امین ہیں جب تم فقہاء کو دیکھو کہ وہ بادشاہوں کی طرف جھکتے ہیں تو ان کو متہم گردانو۔ (۲۵۱)

علماء علم کی وجہ سے دنیا سے مستغنی تھے

(حکایت) ابو سنانؒ فرماتے ہیں میں نے حضرت وھبؒ سے سنا انہوں نے حضرت عطاء خراسانیؒ سے فرمایا کہ ہم سے پہلے کے علماء اپنے علم کی وجہ سے دوسروں کی دنیا سے بے رغبت ہوتے تھے وہ دنیا کی طرف توجہ نہیں کرتے تھے اور دنیادار اپنی دنیا ان کے علم میں خرچ کرتے تھے آج اہل علم دنیا کے لیے اپنے علم کو

---

(۲۴۹) سیر اعلام النبلاء ۱۰/۲۶۲-۲۶۳۔

(۲۵۰) "تھذیب الکمال" لوحة ۱۳۲۰ و "تھذیب تاریخ ابن عساکر" ۴۱۳/۴۔ سیر اعلام النبلاء ۱۰/۳۲۴۔

(۲۵۱) سیر اعلام النبلاء ۶/۲۶۲۔

ان کی دنیا میں رغبت کی وجہ سے خرچ کرتے ہیں اور دنیا دار ان کے علم سے بے پرواہ ہو گئے ہیں اس لئے کہ انہوں نے اپنے سامنے ان کی اس بری حالت کو دیکھ لیا ہے۔(۲۵۲)

اجماع امت کے حجت ہونے کی دلیل

(حکایت) حضرت محمد بن عقیل الفریابیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مزنیؒ یا امام ربیعؒ فرماتے ہیں کہ ہم ایک دن امام شافعیؒ کے پاس تھے ایک بوڑھا آیا جس نے اون کے کپڑے پہن رکھے تھے۔ ہاتھ میں ایک لاٹھی تھی امام شافعیؒ کھڑے ہو گئے اور اپنے کپڑے درست کیے اس بوڑھے نے سلام کیا اور بیٹھ گیا۔ امام شافعیؒ اس بوڑھے کی طرف ہیبت زدہ انداز میں دیکھنے لگے اس بوڑھے نے کہا میں ایک سوال کرنا چاہتا ہوں۔ آپؒ نے فرمایا پوچھو کہا اللہ کے دین میں کون سی چیز حجت ہے۔ فرمایا اللہ کی کتاب کہا پھر کیا چیز حجت ہے، فرمایا رسول اللہ کی سنت کہا پھر کون سی چیز حجت ہے۔ فرمایا اتفاق امت (اجماع امت) کہا یہ کس دلیل کی بنیاد پر حجت ہے۔ امام شافعیؒ نے کچھ دیر غور کیا تو بوڑھے نے کہا میں آپ کو تین دن کی مہلت دیتا ہوں اگر کتاب اللہ سے تم اس کے حجت ہونے کی دلیل لے آؤ تو ٹھیک ورنہ اللہ کے سامنے توبہ کرنا اس سے امام شافعیؒ کا رنگ بدل گیا۔ تو امام شافعیؒ بھی اٹھ کر چلے گئے۔ اور تین دن تک باہر نہ نکلے۔ تیسرے دن ظہر اور عصر کے درمیان آئے۔ آپؒ کا چہرہ اور ہاتھ اور پاؤں پھولے ہوئے تھے بیمار ہو رہے تھے آپؒ بیٹھ گئے تھوڑی دیر گزری تھی کہ بوڑھا آ گیا۔ اس نے سلام کیا اور بیٹھ گیا کہا میرا کام ہو گیا۔ امام شافعیؒ نے فرمایا ہاں۔

---

(۲۵۲) ابن عساکر ۱۷/۴۸۰ آ، وفي الحلية ۷۹/۴ له تتمة۔ سير اعلام النبلاء ۵۴۹/۴۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِن بَعْدِ مَاتَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا. (النساء ۱۱۵)

(ترجمہ) اور جو کوئی رسول کی مخالفت کرے بعد اس کے کہ اس پر سیدھی راہ کھل چکی ہو اور سب مسلمانوں کے راستے کے خلاف چلے تو ہم اسے اسی طرف چلائیں گے جدھر وہ خود پھر گیا ہے اور اسے دوزخ میں ڈالیں گے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔

پس اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو مسلمانوں کے خلاف کرنے پر اسی لیے جہنم میں ڈالے گا کہ ان کے خلاف نہ کرنا فرض ہے تو اس نے کہا آپؒ نے سچ کہا پھر وہ اٹھ کر چلا گیا امام شافعیؒ نے فرمایا میں نے روزانہ رات دن تین مرتبہ قرآن شریف پڑھا ہے حتیٰ کہ اس دلیل پر واقف ہو گیا ہوں۔ (۲۵۳)

امام ابن الانباریؒ کی دیانت علم

(حکایت) حضرت حمزہ بن محمد بن طاہرؒ فرماتے ہیں امام ابن الانباریؒ بڑے زاہد اور متواضع آدمی تھے۔ امام دارقطنیؒ بیان کرتے ہیں کہ میں آپ کے پاس حاضر ہوا آپؒ نے ایک نام میں غلطی کی تو میں نے بڑا محسوس کیا کہ ان سے اس غلطی کو حاصل کر کے آگے پھیلایا جائے گا۔ لیکن مجھے آپ کو ٹوکنے سے بھی خوف آ رہا تھا تو میں آپ کی غلطی آپؒ کی استملاء کرنے والے شخص کو جتلائی۔ تو جب میں دوسرے جمعہ کو حاضر ہوا تو حضرت ابن الانباریؒ نے اپنے استملاء کرنے والے کو کہا لوگوں کو بتا دو کہ ہم نے فلاں نام میں غلطی کی تھی اور اس پر اس

(۲۵۳) سیر اعلام النبلاء ۸۳/۱۰-۸۴۔

جوان نے ہمیں درست بات کی تنبیہ کی ہے۔(۲۵۴)

(فائدہ) پرانے زمانے میں علماء اپنے علم کو ایک شخص کے سامنے بیان کیا کرتے تھے پھر وہ اونچی آواز میں لوگوں کو عالم کا علم لکھواتا تھا کبھی مجلس زیادہ ہونے کی وجہ سے یہ استملاء لکھنے والے زیادہ ہوتے اور کبھی کم۔

---

(٢٥٤) (انظر سیر اعلام النبلاء ١٥، ٢٧٧)

باب نمبر-10

ہیبت علماء

امام زین العابدینؒ کی عظمت شان

(حکایت نمبر-۱۰) کہا جاتا ہے کہ امام زین العابدینؒ (علی بن حسین) جب اپنے خچر پر مدینہ میں بیٹھ کر چلتے تھے تو کسی کو یہ نہیں کہتے تھے کہ راستہ چھوڑ دو۔ بلکہ فرماتے تھے کہ راستہ مشترک ہے میرے لیے درست نہیں کہ میں اس سے کسی کو کہوں کہ ایک طرف ہو جاؤ۔ کیونکہ مدینے کی گلیاں تنگ تھیں آپ کی عجیب شان تھی اور واقعی آپ کی یہ شان ہونی چاہیے۔

آپ امامت عظمیٰ کے اہل تھے آپ کے شرف اور سرداری اور علم اور عبادت اور کمال عقل کی وجہ سے فرزدق شاعر کا ایک قصیدہ مشہور ہے جو ہم نے بھی سنا ہے کہ ہشام بن عبدالملک نے اپنی خلافت کے زمانے سے پہلے حج کیا تھا جب وہ حجر اسود کا استلام کرنا چاہتا تھا تو اس پر رش ہو جاتا تھا اور جب حضرت امام زین العابدینؒ حجر اسود کے قریب ہوتے تو لوگ آپ کی عظمت کی وجہ سے وہاں سے ہٹ جاتے تھے ہشام کو یہ بات بری لگی اور کہا یہ کون ہے میں اس کو نہیں جانتا اس پر فرزدق شاعر نے یہ شعر کہے۔

هٰـذا الَّذي تَعرِفُ البَطْحاءُ وَطْأتَهُ

والبَيْتُ يَعْرِفُهُ والحِلُّ والحَرَمُ

هٰذا ابنُ خَیرِ عِبادِ اللہ کُلِّھِم
هٰذا التَقیُّ النَقِیُّ الطَّاھِرُ العَلَمُ

إذا رأتہُ قُرَیشٌ قالَ قَائِلُھا
إلی مکارِمِ ھٰذا یَنتھي الکَرَمُ

یکادُ یُمسِکُہُ عِرفانُ راحتِہِ
رُکنُ الحطیمِ إذا ما جاء یَستَلِمُ

یُغضِي حیاءً ویُغضَی من مھابتہ
فما یُکلَّمُ إلّا حینَ یَبتَسِمُ

ھٰذا ابن فاطمۃ إن کُنتَ جاھلہٗ
بِجَدِّہِ أنبیاءُ اللہِ قَد خُتِمُوا

ترجمہ:

(۱) یہ وہ ہے جس کے چلنے پھرنے کو وادی بطحاء بھی پہچانتی ہے اور بیت اللہ بھی اس کو پہچانتا ہے اور مقام حل بھی اور مقام حرم بھی۔

(۲) یہ اللہ کے تمام بندوں میں سے بہتر بندے (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) کا بیٹا ہے، یہ پاک صاف اور پاکیزہ علم والا ہے۔

(۳) جب اس کو قریش دیکھتے ہیں تو کہنے والا کہتا ہے کہ اچھے اخلاق اور شان اسی پر ختم ہوتی ہے۔

(۴) قریب ہے کہ حرم کی عزت و عرفان اس کو شان و شوکت دے، حطیم کا حصہ جب یہ استلام کرنے کے لیے آئیں۔

(۵) آنکھیں حیاء سے بند رکھتے ہیں اور ان کی ہیبت کی وجہ سے لوگوں کی

آنکھیں بھی جھک جاتی ہیں یہ بات نہیں کرتے مگر تبسم کے ساتھ۔

(۶) یہ حضرت فاطمہؓ کے بیٹے ہیں اگر تم جانتے ہو، ان کے دادا اللہ کے انبیاء کے ختم پر تھے۔

اس طرح سے فرزدق شاعر نے بڑا طویل قصیدہ آپ کی شان میں کہا لیکن ہشام نے فرزدق کو قید کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ اس کو عسفان میں قید کردیا گیا۔ اس پر حضرت امام زین العابدینؒ نے بارہ ہزار درہم فرزدق کی طرف بھیجے اور فرمایا کہ ابوفراس کے سامنے میری طرف سے معذرت کرنا۔ فرزدق نے آپ کا یہ عطیہ واپس بھیجا اور کہا میں نے یہ شعر اللہ اور اللہ کے رسول کی رضا کی خاطر غصے میں آکر کہے تھے۔ تو حضرت امام زین العابدینؒ نے وہ ہدیہ دوبارہ فرزدق کی طرف بھیجا اور کہا میرا تم جو حق سمجھتے ہو اپنے اوپر اس کی وجہ سے ان دراہم کو قبول کرلو۔ اللہ تمہاری نیت کو اور تمہاری حیثیت کو جانتا ہے تب فرزدق نے اس ہدیے کو قبول کیا۔ (۲۵۵)

حضرت ابراہیم نخعیؒ کی جاہ وحشمت

(حکایت) حضرت مغیرہؒ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابراہیم نخعیؒ سے اس طرح سے ڈرتے تھے جیسا کہ کسی علاقے کے حکمران سے ڈرا جاتا ہے۔ (۲۵۶)

---

(۲۵۵) أورد بن عساكر الخبر والأبيات بروايات مختلفة ۱۲/ ۲۵ ب، ۲۶ آ، وانظر الخبر والأبيات في الحلية ۳/ ۱۳۹، والأغاني ط الدار ۱۵/ ۳۲۶، ۳۲۷، وفي نسبة الأبيات أقوال: أحدها أنها للحزين الكناني في عبد الله بن عبدالملك، الثاني أنها لداود بن سلم في قثم بن العباس، الثالث أنها للفرزدق، وقد رجح أبو الفرج الأول، انظر الأغاني ط الدار ۱۵/ ۳۲۵-۳۲۹۔ والأبيات في ديوان الفرزدق ۲/ ۸۴۸، ۸۴۹۔ سير اعلام النبلاء ۴/ ۳۹۸-۳۹۹۔

(۲۵۶) ابن سعد ۶/ ۲۷۱ والمعرفة والتاريخ ۲/ ۶۰۴۔ سير اعلام النبلاء ۴/ ۵۲۲۔

امام ابن سیرینؒ کو دیکھ کر خدا یاد آجاتا تھا

(حکایت) حضرت ابوعوانہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد بن سیرینؒ کو بازار میں دیکھا جب بھی آپ کو کوئی دیکھتا تھا تو خدا یاد آجاتا تھا۔(۲۵۷)

حضرت حسن بصریؒ کی ہیبت

(حکایت) حضرت ایوب سختیانیؒ فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی حضرت حسن بصریؒ کے پاس تین سال تک بھی بیٹھتا تھا تو وہ آپ کی ہیبت کیوجہ سے آپ سے کوئی سوال نہ کر سکتا تھا۔(۲۵۸)

خالد بن معدانؒ کے پاس کوئی دنیا کا ذکر نہیں کر سکتا تھا

(حکایت) حضرت عمر بن جعثمؒ فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن معدانؒ کی یہ حالت تھی کہ جب آپ تشریف فرما ہوتے تھے تو کسی کو بھی جرأت نہیں ہوتی تھی آپؒ کی ہیبت کی وجہ سے کہ وہ آپؒ کے سامنے دنیا کا ذکر کر سکے۔(۲۵۹)

میرے سر کے بال کھڑے ہو گئے ہیں

(حکایت) حضرت ابوالعیناءؒ فرماتے ہیں جب خلیفہ مہدی نے حج کیا تھا تو مسجد نبوی میں داخل ہوا۔ جتنے بھی لوگ موجود تھے سب کھڑے ہو گئے سوائے حضرت ابن ابی ذئبؒ کے تو آپ سے میّب بن زہیر نے کہا کھڑے ہو جایئے یا امیر المؤمنین ہیں آپ نے فرمایا کہ اِنَّمَا یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ (لوگ صرف رب العالمین کے لیے کھڑے ہوتے ہیں)۔تو خلیفہ مہدی نے کہا

---

(۲۵۷) المعرفۃ والتاریخ ۲/ ۶۳ محود۔ سیر اعلام النبلاء ٤/ ٦١٠۔

(۲۵۸) سیر اعلام النبلاء ٤/ ٥٧٣۔

(۲۵۹) ابن عساکر ٥/ ٢٥٩ أ۔ سیر أعلام النبلاء ٤/ ٥٣٨۔

ان کو چھوڑ دیجئے۔ ان کی اس بات سے میرے سر کے تمام بال کھڑے ہو گئے ہیں۔(۲۶۰)

میرے دل میں بادشاہوں کی ہیبت نہیں ہے

(حکایت) حضرت اسحاق بن ابراہیم حنینی فرماتے ہیں کہ حضرت امام مالکؒ فرمایا کرتے تھے کہ خدا کی قسم میں ان بادشاہوں میں سے جس بادشاہ کے پاس بھی گیا ہوں اور وہاں اس کے پاس پہنچا ہوں تو اللہ نے میرے سینے سے اس کی ہیبت مٹادی تھی۔(۲۶۱)

امام مالکؒ کی ہیبت

(حکایت) حضرت ابو مصعب فرماتے ہیں کہ لوگ امام مالکؒ کے دروازے پر رش کرتے تھے حتیٰ کہ رش کی وجہ سے آپس میں لڑتے تھے۔ جب ہم آپ کے پاس ہوتے تھے تو آپ ہماری طرف توجہ نہیں کرتے تھے بادشاہ تک ان سے ڈرتے تھے آپ ''نہیں'' اور ''ہاں'' کرتے تھے۔ آپ کو کوئی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ آپ نے یہ بات کہاں سے کہی ہے۔(۲۶۲)

امام کسائی نحویؒ کی غلطی

(حکایت) امام کسائی فرماتے ہیں میں نے خلیفہ ہارون الرشید کو نماز پڑھائی تو آیت میں ایسی غلطی ہوئی کہ کوئی بچہ بھی ایسی غلطی نہیں کرتا میں نے لَعَلَّهُمْ يَرْجِعِيْنَ پڑھ دیا۔ خدا کی قسم ہارون الرشید کو جرأت نہ ہوئی کہ وہ کہتا کہ آپ نے غلطی کی ہے لیکن اس نے یوں کہا یہ کون سی لغت تھی میں نے کہا اے امیر

(۲۶۰) سیر اعلام النبلاء ۷ ۱۴۳۔

(۲۶۱) سیر اعلام النبلاء ۸ ۵۹۔

(۲۶۲) سیر اعلام النبلاء ۸ ۱۰۰۔

المومنین کبھی شہسوار بھی گر جاتا ہے۔ کہا اچھا یہ اس قسم سے ہے۔ (۲۶۳)

امام ابو نعیمؒ کی ہیبت

(حکایت) ابو احمد محمد بن عبد الوہاب فراءؒ کہتے ہیں ہم ابو نعیمؒ سے کسی علاقے کے والی کی ہیبت سے بھی زیادہ ڈرتے تھے۔ (۲۶۴)

امام ابن معینؒ کی ہیبت علم

(حکایت) ہارون معروفؒ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس ایک شیخ تشریف لائے ہم ان کے پاس صبح سویرے پہنچے اور عرض کیا کہ آپ ہمیں کچھ احادیث لکھوادیں۔ تو انہوں نے کتاب اٹھائی کہ اچانک دروازہ کھٹکنے لگا، شیخ نے کہا یہ کون ہے کہا گیا امام احمد بن حنبلؒ ہیں تو شیخ نے ان کو آنے کی اجازت دی۔ لیکن اسی حالت پر بیٹھے رہے کوئی حرکت نہیں کی پھر ایک اور آیا اس نے بھی دروازہ کھٹکھٹایا پوچھا یہ کون ہے کہا احمد الدورقی" تو ان کے لیے بھی آنے کی اجازت دی۔ اور کوئی حرکت نہ کی۔ پھر ابن رومیؒ آئے تو یہی ہوا پھر ابو خیثمہؒ آئے، تو بھی یہ ہوا پھر دروازہ کھٹکھٹایا گیا پوچھا یہ کون ہے۔ کہا یحیٰی بن معینؒ آئے ہیں تو میں نے شیخ کو دیکھا کہ ان کے ہاتھ کانپ گئے اور ان سے کتاب گر گئی۔ (۲۶۵)

---

(٢٦٣) الخبر في "تاريخ بغداد" ١١/٤٠٧، ٤٠٨، و"غاية النهاية" ٥٣٨/١، و"إنباه الرواة" ٢٦٣/٢، ونصه بتمامه: صليت بهارون الرشيد، فأعجبتني قراءتي، فغلطتُ في آية ما أخطأ فيها صبي قط، أردت أن أقول (لعلهم يرجعون) فقلت "لعلهم يرجعين" قال: فو الله ما اجترأ هارون أن يقول لي: أخطأت، ولكنه لما سلمت، قال لي: يا كسائي أي لغة هذه؟ قلت يا أمير المؤمنين قد يعثر الجواد، فقال: أما هذا، فنعم۔ سير اعلام النبلاء ١٣٣/٩۔

(٢٦٤) سير اعلام النبلاء ١٥١/١٠۔

(٢٦٥) سير اعلام النبلاء ٨٠/١١۔

امام احمد بن حنبلؒ کی ہیبت

(حکایت) حضرت مروزیؒ فرماتے ہیں کہ ہمارا ایک پڑوسی کہتا ہے کہ میں حضرت اسحاق بن ابراہیم اور بڑے بڑے سلاطین کے پاس گیا ہوں میں نے امام احمد بن حنبل سے زیادہ ہیبت والا شخص نہیں دیکھا میں ان سے کسی بارے میں بات کرنا چاہتا تھا تو میرے اوپر آپ کی ہیبت کی وجہ سے کپکپی طاری ہوگئی۔(۲۶۶)

امام بخاریؒ کا ڈر

(حکایت) ابوجعفر محمد بن ابی حاتم ؒ فرماتے ہیں میں نے اپنے بعض دوستوں سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں حضرت محمد بن سلامؒ کے پاس تھا، آپ کے پاس محمد بن اسماعیل (امام بخاریؒ) تشریف لائے تو محمد بن سلامؒ نے فرمایا جب بھی یہ بچہ میرے پاس آتا ہے تو میں ششدر رہ جاتا ہوں مجھ پر حدیث اور دیگر علمی چیزوں میں التباس ہو جاتا ہے۔ جب تک یہ چلا نہیں جاتا میں خوفزدہ رہتا ہوں۔

(فائدہ) امام بخاریؒ اس وقت کم سن تھے۔ لیکن علم اور حافظہ بلا کا تھا جس سے بڑے بڑے محدثین بھی ہیبت کھاتے تھے۔(۲۶۷)

اتنا نہ ڈرو خدا کے سامنے نہیں ہو

(حکایت) حضرت ابوبکر الصبغی فرماتے ہیں میں نے محدثین میں ابراہیم بن ابی طالبؒ سے زیادہ ہیبت ناک کسی کو نہیں دیکھا۔ ہم آپ کے سامنے بیٹھتے تھے گویا کہ ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ ہم اسی طرح مسجد میں بیٹھے تھے

(۲۶۶) سیر اعلام النبلاء ۱۱ / ۳۱۷۔

(۲۶۷) "طبقات السبكي" ۲/۲۲۲، و "مقدمة الفتح": ٤٨٤۔ سير اعلام النبلاء ۱۲/٤١٦-٤١٧۔

کہ ابوزکریا العنبری نے چھینک ماری اور اپنی چھینک کو آہستہ آواز میں نکالا تو میں نے ان سے کہا آہستہ آہستہ ڈرنا نہیں تم خدا کے سامنے نہیں بیٹھے ہو۔ (۲۶۸)

ہیبت باری تعالیٰ

(حکایت) حضرت جنید بغدادی فرماتے ہیں کہ سب سے کم مصیبت جو گفتگو کرنے میں واقع ہوتی ہے وہ دل سے رب تعالیٰ جل جلالہ کی ہیبت کا ختم ہونا ہے، اور دل جب ہیبت باری تعالیٰ سے خالی ہو جائے تو ایمان سے بھی خالی ہو جاتا ہے۔ (۲۶۹)

بادشاہوں کی بھی پرواہ نہیں کی

(حکایت) حضرت ابوالمظفر ابن الجوزیؒ (حنفی) فرماتے ہیں میں نے مشائخ حربیہ سے سنا ہے وہ اپنے آباؤ اجداد سے حکایت کرتے تھے کہ سلطان مسعود جب بغداد میں آیا وہ علماء اور صالحین کی زیارت کو پسند کرتا تھا اس نے حضرت ابن طلایہ کو تلاش کروایا۔ آپ نے اس قاصد سے فرمایا کہ میں مسجد میں ہوتا ہوں پانچ وقت دن میں جب اللہ کی طرف پکارنے والا پکارتا ہے (یعنی اذان دیتا ہے)، تو پیغام رساں واپس چلا گیا تو بادشاہ نے کہا میرے لئے زیادہ لائق ہے کہ میں ان کی طرف چل کر جاؤں چنانچہ سلطان نے آپ کی زیارت کی آپ کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ نے نماز کو آٹھ حصوں میں تقسیم کر کے لمبا کر دیا تھا سلطان نے آپ کے ساتھ کچھ رکعتوں میں شمولیت کی پھر خادم نے آپ سے کہا سلطان آپ کے پاس موجود ہیں تو آپ نے فرمایا مسعود کہاں ہے سلطان نے کہا میں یہاں ہوں، فرمایا اے مسعود عدل کرو اور میرے لیے دعا کرو

(۲۶۸) تذکرة الحفاظ ۲: ۶۲۸۔ سیر اعلام النبلاء ۱۳: ۵۴۹۔

(۲۶۹) سیر اعلام النبلاء ۱۴: ۶۸۔

اللہ اکبر پھر نماز میں داخل ہو گئے تو سلطان رو پڑا اور اپنے ہاتھ سے ایک کاغذ لکھا کہ ٹیکس اور جذیے ختم کردو۔ اور بڑی سچی توبہ کی۔ (۲۷۰)

امام عبدالغنی مقدسیؒ کی ہیبت

(حکایت) ذکر کرتے ہیں کہ عادل نے کہا کہ میں کسی سے خوفزدہ نہیں ہوتا سوائے محدث عبدالغنی المقدسی کے ہم نے عرض کیا اے بادشاہ سلامت یہ تو صرف فقیہ آدمی ہیں کہا جب یہ ہمارے پاس آتے ہیں تو میرے خیال میں سما جاتا ہے کہ یہ کوئی درندہ ہے۔ (۲۷۱)

---

(۲۷۰) في "مرآة الزمان" ۱۳۲/۸ بأطول ممافي۔ سير اعلام النبلاء ۲۶۲/۲۰۔

(۲۷۱) سير اعلام النبلاء ۲۱ ۴۵۵۔

باب نمبر-11

مذاکرۂ علم

سردی میں رات بھر مذاکرۂ علم

(حکایت نمبر-۱۱) حضرت علی بن حسن بن شقیقؒ فرماتے ہیں کہ میں ایک سردی کی رات میں حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کے ساتھ نکلنے کے لیے کھڑا ہوا آپؒ نے مجھ سے دروازے پر ہی کسی حدیث کا مذاکرہ شروع کیا یا میں نے آپؒ سے مذاکرہ شروع کیا تو ہم مذاکرہ کرتے رہے حتیٰ کہ مؤذن نے صبح کی اذان دے دی۔ (۲۷۲)

امام ابوزرعہؒ سے مذاکرۂ علم کے لیے امام احمدؒ نے نوافل بھی چھوڑ دیئے

(حکایت) امام عبداللہ بن احمدؒ فرماتے ہیں جب امام ابوزرعہ رازیؒ میرے والد کے پاس تشریف لائے تو میرے والد آپ سے کثرت سے مذاکرۂ علم کرتے تھے میں نے اپنے والد سے ایک دن سنا فرمایا میں نے آج فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہیں پڑھی۔ میں نے اپنے نوافل پر ابوزرعہ رازیؒ کے ساتھ مذاکرۂ علم کو ترجیح دی ہے۔ (۲۷۳)

---

(۲۷۲) سیر اعلام النبلاء ۱۳/۴۲٤۔

(۲۷۳) سیر اعلام النبلاء ۱۱/۲۲۸۔

خاوند کا مطالعۂ کتب مجھ پر تین سوکنوں سے زیادہ بھاری ہے

(حکایت) حضرت زبیر بن بکارؒ فرماتے ہیں کہ میری بھانجی نے گھر کے لوگوں سے کہا میرے خالو اپنے گھر کے لوگوں کے لیے بہترین آدمی ہیں انہوں نے نہ تو اپنی بیوی پر سوکن اختیار کی ہے اور نہ لونڈی۔ لیکن آپؒ کی بیوی نے کہا خدا کی قسم یہ کتابیں مجھ پر تین سوکنوں سے بھی زیادہ بھاری ہیں۔ (۲۷۴)

تین دن میں بخاری کا سماع مکمل

(حکایت) خطیب بغدادیؒ نے اسماعیل بن احمد نیشاپوری کے حالات میں لکھا ہے یہ اسماعیل بن احمدؒ نابینا تھے انہوں نے حج بھی کیا اور احادیث بھی بیان کیں۔ آپ بہت اچھے شیخ تھے جب آپ نے حج کیا تو آپ کے ساتھ ایک اونٹ کتابوں کا تھا۔ آپ مکہ میں رہنا چاہتے تھے ان کتابوں میں صحیح بخاری بھی تھی جس کو اہوں نے کشمیھنی سے بھی سنا تھا میں نے پوری بخاری کو آپ کے سامنے صرف تین مجالس میں پڑھ کر سنا دیا تھا تیسری مجلس دن کے شروع سے رات تک جاری رہی طلوع فجر پر یہ مجلس ختم ہوئی تھی۔ (۲۷۵)

(۲۷۴) "تاریخ بغداد" ۴۷۱/۸، و "وفیات الأعیان" ۳۱۲:۲۔ سیر اعلام النبلاء ۳۱۳/۱۲۔

(۲۷۵) في "تاریخ بغداد" ۳۱۴/۶۔ سیر اعلام النبلاء ۲۷۹/۱۸-۲۸۰۔

باب نمبر-12

مجالس علماء اوران کے آداب

علماء کا ترک دنیا

(حکایت نمبر-۱۲) حضرت حفص بن غیاثؒ فرماتے ہیں ہم حضرت سفیان بن عیینہ کی مجلس میں بیٹھے ہوتے تھے تو دنیا سے بے فکر ہو جاتے تھے۔ (۲۷۶)

امام عاصم بن علیؒ کے درس میں ایک لاکھ بیس ہزار شرکاء

(حکایت) عمر بن حفص سدوسیؒ فرماتے ہیں ہم نے حضرت عاصم بن علیؒ سے سنا کہ خلیفہ معتصم باللہ نے اپنا ایک آدمی بھیجا جو عاصم بن علیؒ کی مجلس علم کے افراد کو شمار کرے۔ آپ کی مجلس علم ایک وسیع میدان جامع رصافہ میں لگتی تھی آپؒ مسجد کی چھت پر بیٹھتے تھے اور لوگ پھیلے ہوئے ہوتے تھے میں نے آپ سے ایک دن سنا فرمایا" حدثنا لیث بن سعد "، اس لفظ کو چودہ مرتبہ دہرانے کی درخواست کی گئی اور لوگ اتنا کثرت سے تھے کہ وہ اس لفظ کو نہیں سن پا رہے تھے ہارون مستملی ایک ٹیڑھی کھجور پر بیٹھ جاتے تھے اور آپ کے بیان کردہ الفاظ کو لوگوں تک پہنچاتے تھے اور لکھواتے تھے۔ معتصم باللہ کو ان طلباءِ علم کی کثرت کی جب خبر پہنچی تو اس نے حکم دیا کہ ان کو شمار کیا جائے تو شمار میں ایک ماہر آدمی کو بھیجا گیا تو اس نے ایک لاکھ بیس ہزار حاضرین کا اندازہ لگایا۔ (۲۷۷)

(۲۷۶) سیر اعلام النبلاء ۲۶۹/۷۔

(۲۷۷) " تاریخ بغداد " ۲۴۸/۱۲۔ سیر اعلام النبلاء ۲۶۳/۹۔

امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کے درس کی شان

(حکایت) حضرت ربیعؒ فرماتے ہیں کہ امام مالکؒ کے شاگرد فخر کرتے تھے اور کہتے تھے کہ امام مالکؒ کی مجلس میں ساٹھ بڑے علماء ایسے تھے جو عمامہ پہنتے تھے خدا کی قسم میں نے امام شافعیؒ کی مجلس میں تین سو عمامہ والوں کو شمار کیا اور وہ تعداد اس کے علاوہ ہے جو میں نے شمار نہیں کی۔ (۲۷۸)

(فائدہ) ان مجالس علم میں عمامہ پہننے والے حضرات بڑے درجے کے علماء ہوا کرتے تھے اور یہ ان کی علامت ہوتی تھی۔

تابعینؒ کی مجلس علم سے محرومی کا افسوس

(حکایت) قاضی یحییٰ بن اکثمؒ فرماتے ہیں میں حضرت سفیان بن عیینہؒ کے پاس تھا انہوں نے فرمایا میں تمہارے ساتھ مجلس علم منعقد کرنے میں مبتلا کیا گیا ہوں بعد اس کے کہ میں ان حضرات کے پاس بیٹھا کرتا تھا جنہوں نے صحابہ کرامؓ کی صحبت پائی تھی یہ مجھ پر کتنی بڑی مصیبت ہے میں نے عرض کیا اے ابو محمد اب جو لوگ باقی رہ گئے ہیں صحابہؓ کے زمانے کے بعد جنہوں نے آپ کی صحبت اختیار کی ہے وہ آپ سے بھی زیادہ مصیبت میں ہوں گے۔ (۲۷۹)

مجلس درس میں شاگردوں کا وقار سے بیٹھنا

(حکایت) امام حاکمؒ فرماتے ہیں میں نے حسن بن یعقوبؒ سے سنا فرمایا میں نے حضرت سری بن خزیمہؒ کی مجلس سے زیادہ مفید مجلس نہیں دیکھی اور نہ ہی کوئی شیخ آپ سے زیادہ مفید دیکھا ہے۔ لوگ آپ کے سامنے اس طرح بیٹھتے

---

(۲۷۸) " تاریخ ابن عساکر " ۲/۱/۱۵/۱۵۔ سیر اعلام النبلاء ۱۰/۳۹۔

(۲۷۹) " تاریخ بغداد " ۱۴/۱۹۲۔ سیر اعلام النبلاء ۱۲/۷۔

تھے کہ ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ حدیث بیان نہیں کرتے تھے مگر اپنی اصل کتاب سے دیکھ کر (روایت حدیث میں احتیاط کی وجہ سے)۔(۲۸۰)

ابومسلم کجیؒ کے درس میں حدیث لکھنے والے ایک لاکھ ساٹھ ہزار طلباء

(حکایت) حضرت احمد بن جعفر الختلیؒ فرماتے ہیں جب ہمارے پاس حضرت ابومسلم الکجیؒ تشریف لائے اور ہمیں غسان کے فراخ میدان میں احادیث کو لکھوایا تو آپ کی مجلس میں سات آدمی تھے جو آپ کی بات کو آگے املاء کرا رہے تھے ان میں سے ہر ایک اپنے املاء کرانے والے اگلے شخص کو بات پہنچاتا تھا۔ اور لوگ کھڑے ہو کر لکھ رہے تھے اس میدان کو جب ناپا گیا اور جو لوگ وہاں موجود تھے ان کی دواتوں کو شمار کیا گیا تو چالیس ہزار سے زیادہ شمار کی گئیں جو لوگ صرف آپؒ کو دیکھ کر علم سننے والے تھے ان کی تعداد اس کے علاوہ تھی۔

(فائدہ) چالیس ہزار سے زیادہ دواتوں کا مطلب یہ تھا کہ ایک دوات سے چار آدمی لکھا کرتے تھے تو ایک لاکھ ساٹھ ہزار آدمی تو صرف آپ کے علم کو لکھنے والے تھے اور جو لوگ سننے والے تھے وہ اس کے علاوہ تھے۔

امام فریابیؒ کی مجلس کی رونق علم

(حکایت) حافظ عبداللہ بن عدیؒ فرماتے ہیں میں نے امام فریابیؒ کی مجلس کو دیکھا، جس میں پندرہ ہزار دواتیں شمار کی گئیں تھیں ہر ایک کی کوشش یہ ہوتی تھی کہ وہ اسی جگہ پر ہی ساری رات گزار دے۔ تاکہ صبح کو وہاں بیٹھنے کی جگہ مل جائے۔(۲۸۱)

---

(۲۸۰) سیر اعلام النبلاء ۲٤٦/۱۳۔

(۲۸۱) سیر اعلام النبلاء ۱۰۰/۱٤۔

امام ابن مبارک کی درس حدیث میں بارہ ہزار دواتیں رکھی جاتی تھیں

(حکایت) حضرت ابوالعباس سراجؒ فرماتے ہیں۔ ہمیں حسن بن عیسیٰ نے جو حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کے غلام تھے (یہ سمجھ دار آدمی بھی تھے) انہوں نے بیان کیا کہ امام ابن مبارکؒ کی مجلس جو باب الطاق میں منعقد ہوئی۔ اس میں حاضرین کو شمار کیا گیا تو ان کی دواتیں بارہ ہزار کی تعداد کو پہنچی ہوئی تھیں۔ (۲۸۲) یعنی آپ کے علم کے لکھنے والے حضرات کی تعداد ۴۸ ہزار کے قریب تھی۔ اور سامعین اس کے علاوہ تھے۔

امام فریابیؒ کے درس میں شرکاء کی مقدار

(حکایت) حضرت ابوالفضل الزہریؒ فرماتے ہیں جب میں نے حضرت فریابیؒ سے سماع کیا تھا آپ کی مجلس میں جو حضرات دواتوں والے تھے ان کی تعداد دس ہزار آدمیوں تک تھی اس کے علاوہ سامعین کی تعداد کا شمار نہیں تھا۔ اس بات کو بیان کرنے کے بعد آپؒ رونے لگے۔ (۲۸۳)

امام محاملیؒ کی مجلس علم

(حکایت) ابوبکر الداؤدیؒ فرماتے ہیں حضرت محاملیؒ کی مجلس میں دس ہزار آدمی بیٹھا کرتے تھے۔ (۲۸۴)

---

(۲۸۲) "تاریخ بغداد" ۳۵۳/۷، و "تهذيب الكمال": ۲۸۱۔ سیر اعلام النبلاء ۲۹/۱۲۔

(۲۸۳) سیر اعلام النبلاء ۹۸/۱۴۔

(۲۸۴) سیر اعلام النبلاء ۲۶۰/۱۵۔

امام دارقطنیؒ کے استاذ کا وقارِ درس

(حکایت) خطیب بغدادیؒ فرماتے ہیں میں نے ابن رزقویہؒ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ حضرت جعابیؒ کی مجلس بھری ہوئی ہوتی تھی وہ گلی بھی بھر جاتی تھی جس میں آپؒ املاء کراتے تھے اور راستہ بھی بھر جاتا تھا آپ کی مجلس میں امام دارقطنیؒ اور امام ابن المظفرؒ شریک ہوتے تھے اور آپؒ کے حافظے سے علم کو لکھتے تھے۔ (۲۸۵)

امام عبدالغنی مقدسیؒ کے درس حدیث اور وعظ کی حالت

(حکایت) عبدالغنی مقدسیؒ جمعہ کے دن جامع مسجد دمشق میں اور جمعہ کی رات میں جامع مسجد دمشق میں حدیث پڑھا کرتے تھے ایک مخلوق جمع ہوتی تھی آپ پڑھا کرتے تھے اور رو تے تھے اور لوگ بھی کثرت سے روتے تھے، جو شخص بھی آپ کی مجلس میں ایک دفعہ شامل ہو جاتا تھا وہ آپ کو چھوڑتا نہیں تھا آپ جب فارغ ہوتے تھے تو کثرت سے دعا فرماتے تھے۔ (۲۸۶)

---

(۲۸۵) "تاریخ بغداد" ۲۸/۳۔ سیر اعلام النبلاء ۹۱/۱۶۔

(۲۸۶) سیر اعلام النبلاء ۴۵۲/۲۱۔

باب نمبر-13

مہارتِ علم

حضرت ابن عباسؓ کے فنون علم

(حکایت نمبر-۱۳) حضرت عبید اللہ بن عبد اللہؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو ایسی خصوصیات حاصل تھیں جو لوگوں کو حاصل نہیں تھیں۔ ایسا علم کسی کے پاس نہیں تھا اور ایسی فکر آپ کے پاس تھی کہ آپ کی سمجھ کی لوگوں کو احتیاج تھی، حلم بھی تھا اور نسب بھی عالی تھا اور شان بھی تھی، میں نے کسی کو نہیں دیکھا جو آپؓ سے پہلے ہوا ہو اور وہ حضور ﷺ کی احادیث کا زیادہ عالم ہو اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے فیصلوں کے بھی آپ سب سے بڑے عالم تھے اور گذشتہ حالات اور تاریخ کے بھی آپ سب سے بڑے عالم تھے اور سب سے وزنی رائے آپؓ کی ہوتی تھی۔ ہم آپ کی مجلس میں حاضر ہوتے تھے آپ ہمیں رات کے وقت مغازی کا علم بیان کرتے تھے اور کسی رات نسب کا علم بیان کرتے تھے اور کبھی ساری رات شعر کے بیان میں گزر جاتی تھی۔ (۲۸۷)

ابن عباسؓ علم کا سمندر تھے

(حکایت) حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ کا نام بحر (سمندر) پڑ گیا تھا کیونکہ آپؓ کا علم بہت تھا۔ (۲۸۸)

---

(۲۸۷) سیر اعلام النبلاء ۳/۳۵۰۔

حضرت حسن بصریؒ سے دس سال تک علم کی نئی باتیں سنتا رہا

(حکایت) حضرت ربیع بن انسؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت حسن بصریؒ کے پاس دس سال رہا ہوں یا جتنا اللہ کو منظور تھا کوئی دن ایسا نہیں تھا مگر میں اس میں ایسا علم سنتا تھا جو اس سے پہلے میں نے نہیں سنا ہوتا تھا۔(۲۸۹)

امام بخاریؒ کا مقام علم حدیث

(حکایت) حضرت یوسف بن موسی المروزیؒ فرماتے ہیں کہ میں جامع مسجد بصرہ میں موجود تھا۔ میں نے ایک منادی سے سنا جس نے کہا اے علم والو محمد بن اسماعیل بخاریؒ تشریف لائے ہیں تو سب لوگ آپ کی تلاش میں اٹھ کھڑے ہوئے میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ چنانچہ میں نے ایک نوجوان کو دیکھا جو ایک ستون کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا، جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو سب کی نگاہیں اس کی طرف تھیں اور سب نے مطالبہ کیا کہ آپ ان کے لیے حدیث کی مجلس املاء منعقد کریں تو آپ نے اس کو قبول فرمایا جب صبح ہوئی تو کئی ہزار لوگ جمع ہو گئے، آپ مجلس املاء کے لیے بیٹھے اور فرمایا اے بصرہ والو میں جوان ہوں تم نے مجھ سے سوال کیا ہے کہ میں تمہیں حدیث بیان کروں اب میں تمہیں وہ احادیث بیان کروں گا جو تمہارے شہر کے علماء سے مروی ہیں اس طرح سے تم سب علماء کے علم سے مستفید ہو جاؤ گے۔(۲۹۰)

---

(۲۸۸) سیر اعلام النبلاء ۳/۳۵۰۔

(۲۸۹) سیر اعلام النبلاء ۴/۵۷۴-۵۷۵۔

(۲۹۰) "تاریخ بغداد" ۲/۱۵، ۱۶، و "طبقات السبکي" ۲/۲۱۹۔ وفي "مقدمة الفتح" ۴۸۷: تستفیدونها۔ [وقال ابن حجر]: یعني لیست عندکم۔ سیر اعلام النبلاء ۱۲/۴۰۹۔

حضرت انسؓ کے تین سو شاگردوں کا استحضار

(حکایت) امام بخاریؒ نے فرمایا میں نے حضرت انس بن مالکؓ کے شاگردوں کے بارے میں غور کیا ہے تو فوراً میرے ذہن میں تین سو شاگرد آ گئے ہیں۔ (۲۹۱)

نماز کے متعلق دس ہزار احادیث ابھی روایت کر سکتا ہوں

(حکایت) امام بخاریؒ فرماتے ہیں میں نیشاپور میں جامع مسجد میں بیٹھا تھا۔ حضرت عمرو بن زرارہؒ اور حضرت اسحاق بن راہویہؒ، والی نیشاپور یعقوب بن عبداللہ کے پاس گئے، اور میرے علم و مرتبہ کی اس کو اطلاع کی تو اس نے ان حضرات سے معذرت کی اور کہا کہ ہمارا طریقہ یہ ہے کہ جب ہمارے پاس کوئی غیر علاقے کا عالم آتا ہے جس کو ہم نہیں جانتے تو ہم اس کو قید میں رکھتے ہیں۔ حتیٰ کہ اس کا معاملہ ہمارے سامنے ظاہر ہو جائے تو امام بخاریؒ سے بعض حاضرین نے کہا ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ والی نیشاپور نے آپ کے متعلق یہ کہا ہے کہ آپ کو تو اچھی طرح سے نماز پڑھنا بھی نہیں آتی آپ کس طرح سے مجلس علم منعقد کریں گے تو امام بخاریؒ نے فرمایا اگر اس قسم کی بات مجھ سے کہی جاتی تو میں اس مجلس سے اٹھنے سے پہلے صرف نماز کے متعلق دس ہزار احادیث روایت کر دیتا۔ (۲۹۲)

امام بخاریؒ حدیث کے مشکل سوالات میں تیر کی طرح گزر جاتے تھے

(حکایت) احمد بن حمدونؒ فرماتے ہیں میں نے امام بخاریؒ کو حضرت سعید بن مروانؒ کے جنازے میں دیکھا جب کہ امام محمد بن یحییٰ الذھلی" آپ سے

---

(۲۹۱) سیر اعلام النبلاء ۱۲/۴۱۱۔

(۲۹۲) سیر اعلام النبلاء ۱۲/۴۱۲۔

اسماء رجال کے بعض راویوں کے نام اور کنیتوں اور علتوں کے بارے میں پوچھ رہے تھے اور امام بخاریؒ ان سوالات میں اس طرح سے گزر جاتے تھے۔ جیسے تیر کمان سے گزر جاتا ہے گویا کہ آپ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ پڑھ رہے تھے۔

(فائدہ) جی ہاں امام ذہلیؒ کو اسانید حدیث میں مشکلات پیش آتی تھیں جب کہ یہ امام بخاریؒ کے استاد تھے پھر بھی امام بخاریؒ ان کے ان اہم سوالات میں اپنے علم کی وسعت کی وجہ سے اس طرح آسانی سے جواب دے دیتے تھے کہ جیسا کہ تیر کمان سے گزر جاتا ہے، یا کسی کو قل هو الله احد یاد ہوتی ہے۔ (۲۹۳)

پندرہ لاکھ احادیث کا حافظ

(حکایت) حضرت ابو مسعود اصبہانیؒ فرماتے ہیں میں نے سترہ سو شیوخ حدیث سے حدیث کو لکھا ہے لیکن ان میں سے تین سو دس محدثین کی روایات کو اپنی تصانیف میں داخل کیا ہے اور باقی شیوخ کی روایات کو چھوڑ دیا ہے میں نے پندرہ لاکھ احادیث لکھی تھیں ان میں سے پانچ لاکھ احادیث تفسیر، احکام اور فوائد وغیرہ میں میں نے لی ہیں۔ (۲۹۴)

دنیا میں میرے سوا اس کو کوئی نہیں جانتا

(حکایت) حضرت ازہریؒ فرماتے ہیں میں نے ابن ابی الفوارسؒ کو دیکھا جنہوں نے امام دارقطنیؒ سے حدیث کی علت یا نام کے بارے میں پوچھا تو آپؒ نے جواب دیا، پھر فرمایا اے ابو الفتح " مشرق اور مغرب کے درمیان کوئی شخص ایسا

---

(۲۹۳) " تهذيب الأسماء واللغات " ١/٦٩/١، و " تاريخ بغداد " ٢/٣١۔ سير اعلام النبلاء ١٢/٤٣٢-٤٥٥۔

(۲۹٤) " تهذيب الكمال " : ٣٥ و " تذكرة الحفاظ " ٢/٥٤٤۔ سير اعلام النبلاء ١٢/٤٨٣۔

نہیں جو میرے سوا اس کو جانتا ہو۔ (۲۹۵)

تیس ہزار اساتذہ سے احادیث سنیں

(حکایت) حضرت ابوعبداللہ بن مندہؒ فرماتے ہیں میں نے تیس ہزار شیوخ حدیث کو دیکھا دس ہزار تو وہ ہیں جن سے میں نے روایت کی اور ان کی اقتداء کی اور دس ہزار ایسے ہیں جو میرے برابر کے ہیں ان سب حضرات میں سے کوئی ایک ایسا نہیں جس سے میں دس احادیث کم سے کم یاد نہ رکھتا ہوں۔ (۲۹۶)

(فائدہ) اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ابوعبداللہ بن مندہ کو کم از کم تین لاکھ احادیث یاد تھیں۔

تین اکابر کی حالتِ علم

(حکایت) حضرت ابن شہاب زہریؒ فرماتے ہیں میں حضرت ابن مسیب کے پاس بیٹھا حتیٰ کہ میں ان سے آخرت کی طرف رجحان سنتا اور دیکھتا تھا اور حضرت عبیداللہؒ کے پاس بیٹھا تو ان سے میں نے نادر علم حاصل کیا اور حضرت عروہ بن زبیر کو میں نے ایسا سمندر دیکھا جس کو ڈول گدلا نہیں کر سکتے تھے۔ (۲۹۷)

امام جعفر صادقؒ سے بڑا فقیہ نہیں دیکھا (امام ابوحنیفہؒ)

(حکایت) حضرت حسن بن زیاد لؤلؤیؒ فرماتے ہیں میں نے امام ابوحنیفہؒ سے سنا جب کہ آپ سے سوال کیا گیا تھا کہ جن علماء کو آپ نے دیکھا ہے ان میں سے سب سے بڑا فقیہ کون ہے فرمایا میں نے امام جعفر صادقؒ سے زیادہ فقیہ کسی کو نہیں دیکھا جب منصور نے ان کو حیرہ میں بلایا تو مجھے پیغام بھیجا اور کہا اے ابوحنیفہ

(۲۹۵) سیر اعلام النبلاء ۱۶/۴۵۴۔
(۲۹۶) سیر اعلام النبلاء ۱۷/۳۵۔
(۲۹۷) سیر اعلام النبلاء ۵/۳۴۴۔

لوگ جعفر بن محمد کی وجہ سے فتنے میں پڑے ہوئے ہیں۔ آپ ان کے لیے اپنے مشکل ترین مسائل تیار کریں۔ چنانچہ میں نے ان کے لیے چالیس مسئلے تیار کیے پھر ابو جعفر (منصور) کے پاس پہنچا۔ امام جعفر صادقؒ اس وقت ابو جعفر کے دائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے۔ جب میں نے ان دونوں کو دیکھا تو امام جعفر کی ہیبت مجھ پر چھا گئی اتنا ہیبت مجھے ابو جعفر (خلیفہ منصور) کی وجہ سے لاحق نہ ہوئی تھی میں نے سلام کیا ابو جعفر نے مجھے آنے کی اجازت دی۔ میں بیٹھ گیا پھر منصور امام جعفر صادقؒ کی طرف متوجہ ہوا اور کہا اے ابو عبداللہ آپ ان کو جانتے ہیں فرمایا ہاں یہ ابو حنیفہؒ ہیں۔ پھر ابو جعفر منصور نے کہا اے ابو حنیفہؒ آپ اپنے مسائل پیش کریں ہم ابو عبداللہ (امام جعفر صادق) سے سوال پوچھنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں میں نے امام جعفر صادقؒ سے سوال کرنا شروع کیا تو آپ کسی مسئلے میں یوں فرماتے تھے کہ تم لوگ اس مسئلے میں یہ اور یہ قول رکھتے ہو اور اہل مدینہ اس اس طرح کہتے ہیں اور ہم اس طرح کہتے ہیں۔ کبھی وہ ہمارے قول کی اتباع کرتے تھے اور کبھی اہل مدینہ کے قول کی اتباع کرتے تھے اور کبھی ہم سب کی مخالفت کرتے تھے حتیٰ کہ میں نے چالیس مسائل آپ کے سامنے پیش کیے کوئی مسئلہ بھی انہوں نے نہ چھوڑا سب کا جواب دیا۔ پھر امام ابو حنیفہؒ سے فرمایا کیا ہم نے یہ بات روایت نہیں کی کہ لوگوں میں سب سے بڑا عالم وہی ہے جو علماء کے اختلاف سے واقف ہو۔ (۲۹۸)

ایک آیت پر تین سو ساٹھ مجالس میں درس

(حکایت) کہا جاتا ہے کہ شیخ الاسلام ابو اسماعیل ہرویؒ نے ارشاد باری تعالیٰ:

(۲۹۸) سیر اعلام النبلاء ۲۵۷/۶-۲۵۸۔

إِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُم مِّنَّا الْحُسْنٰى. (الانبیاء: ۱۰۱).

(ترجمہ) بیشک جن کے لئے ہماری طرف سے بھلائی مقدر ہو چکی ہے وہ اس سے دور رکھے جائیں گے۔

کی تفسیر بیان کرنے میں تین سو ساٹھ مجالس قائم کی تھیں۔(۲۹۹)

ایک نکتہ کے ساٹھ جواب

(حکایت) حضرت برہان مراغیؒ حکایت کرتے ہیں کہ وہ شیخ مجد ابن تیمیہؒ کے پاس تشریف لے گئے شیخ پر ایک علمی نکتہ پیش کیا گیا۔ شیخ نے فرمایا کہ اس کے ساٹھ طرح سے جواب ہیں پہلا جواب اس طرح سے ہے اور دوسرا اس طرح سے اور پھر تمام جوابات بیان کر دیے برہان مراغیؒ نے کہا کہ ہم ان تمام جوابات کے اعادہ پر آپ سے راضی ہیں۔ ہم آپ کے ان جوابات کو رد نہیں کرتے) اس طرح سے برہان مراغیؒ ابن تیمیہؒ کے سامنے جھک گئے اور لاجواب ہو گئے۔(۳۰۰)

(۲۹۹) سیر اعلام النبلاء ۵۱٤/۱۸۔

(۳۰۰) سیر اعلام النبلاء ۲۹۲/۲۳۔

باب نمبر-14

سماع اور نقل علم میں پختگی

ایک بات کی تیس صحابہؓ سے تاکید

(حکایت نمبر-۱۴) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک چیز کے بارے میں آنحضرت ﷺ کے تیس صحابہ کرامؓ سے پوچھ لیا کرتا تھا۔(۳۰۱)

نقل حدیث میں ابن عونؒ کی حالت

(حکایت) حضرت بکار بن محمد السیرینیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عونؒ جب حدیث بیان کرتے تھے تو اتنا خشوع ان پر طاری ہوتا تھا کہ ہم ترس کھاتے تھے کہ خدا نہ کرے کہ حدیث میں کوئی لفظ زیادہ یا کم ہو جائے۔(۳۰۲)

سندات احادیث میں مہارت

(حکایت) امام مسلمؒ نے اپنی مسلم شریف کے مقدمے میں لکھا ہے کہ ہمیں محمد بن عبداللہ بن قہزاذ نے حضرت ابو اسحاق الطالقانیؒ سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مبارکؒ سے عرض کیا اے ابو عبدالرحمٰن وہ حدیث جو "اِنَّ مِنَ الْبِرِّ بَعْدَ الْبِرِّ اَنْ تُصَلِّیَ لِاَبَوَیْکَ مَعَ صَلَاتِکَ وَتَصُوْمَ لَهُمَا مَعَ صَوْمِکَ." آئی ہے۔(آپ اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں) آپؒ نے

(۳۰۱) سیر اعلام النبلاء ۳ ۳۴۴۔

(۳۰۲) سیر اعلام النبلاء ۶ ۳۶۹۔

فرمایا اے ابو اسحاق یہ حدیث کس سے روایت ہے میں نے کہا یہ حدیث شہاب بن خراشؒ سے فرمایا یہ تو ثقہ ہے۔ فرمایا یہ کس سے روایت کرتے ہیں میں نے کہا حجاج بن دینار سے۔ فرمایا یہ بھی ثقہ ہیں یہ کس سے روایت کرتے ہیں میں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ آپ نے فرمایا حجاج بن دینار اور حضور ﷺ کے درمیان کئی واسطے چھوٹے ہوئے ہیں لیکن صدقہ کرنے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ (۳۰۳)

(فائدہ) حدیث کا ترجمہ یہ ہے کہ والدین کے ساتھ نیکی کے بعد نیکی یہ ہے کہ تم اپنی نماز کے ساتھ اپنے والدین کے لیے بھی نماز پڑھو۔ اور اپنے روزے کے ساتھ ان کیلئے بھی روزہ رکھو۔ یعنی اپنی نماز میں ان کیلئے ثواب کی نیت کرلو۔ اور روزے میں بھی ان کیلئے شریک ہونے کی اور ثواب کی نیت کرلو۔ یہ نیت نفلی طور پر تو درست ہے۔ لیکن والدین کا اگر فرض روزہ یا فرض نماز رہی ہوئی ہو تو ان کی طرف سے روزہ یا نماز ادا نہیں کی جاسکتی ان کا کفارہ اور فدیہ دیا جاسکتا ہے۔

اکابر کی وسعتِ علم

(حکایت) شیخ ابو اسحاقؒ فرماتے ہیں میں ہر قیاسی مسئلے کو ایک ہزار مرتبہ دہراتا تھا۔ اور دہرانے سے فارغ ہوتا تو اس قیاس پر کسی اور قیاس کی بنیاد رکھتا تھا اور میں ہر مسئلے کو ہزار بار دہراتا تھا۔ اگر اس مسئلے کے بارے میں کوئی بیت ایسا ہوتا جس سے استشہاد پکڑا جاسکتا تھا تو میں اس بیت کے متعلق پورا قصیدہ یاد کرلیتا تھا۔ (۳۰۴)

---

(۳۰۳) ذکره مسلم في مقدمة "صحيحه" ۱٦/۱۔ سیر اعلام النبلاء ۳٥٤/۸۔

(۳۰٤) الخبر بنحوه في "صفة الصفوة" ٦٦/٤، و "تهذيب الأسماء واللغات"، و "المجموع" ۲٥/۱، و "طبقات السبكي" ۲۱۸/۳۔ سير اعلام النبلاء ۱۸ ٤٥۸۔

اکابر علم کو قرآن وسنت پر پیش کرتے تھے

(حکایت) حضرت ابو سلیمان دارائیؒ فرماتے ہیں بسا اوقات لوگوں کی تاریخ کے نکات میں سے میرے دل میں کوئی نکتہ پیدا ہوتا ہے۔ میں اس کو قبول نہیں کرتا مگر دو عادل گواہ کتاب اور سنت کی تائید سے۔ (۳۰۵)

حضرت عمرؓ کو کثرت روایت پسند نہیں تھی

(حکایت) محدث ابن عجلانؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ فرمایا کرتے تھے میں تمہیں ایسی حدیثیں بیان کرتا ہوں اگر میں ان کو حضرت عمرؓ کے زمانے میں بیان کرتا تو وہ میرا سر پھوڑ دیتے۔ (۳۰۶)

حضرت ابن عمرؓ کی احتیاط

امام مجاہدؒ فرماتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی خدمت میں مدینہ طیبہ میں رہا میں نے ان کو حضور ﷺ سے روایت کرتے ہوئے نہیں سنا مگر چند احادیث۔ (۳۰۷)

---

(۳۰۵) انظر الخبر وتخريجه في الجزء العاشر من سير اعلام النبلاء ص ۱۸۳، في ترجمة أبي سليمان الداراني رقم (۳٤)، وأراد بـ "النكتة": كلمة الحكمة، وبـ "القوم": الصالحين ممن اشتهر بالخير۔ سير اعلام النبلاء ۲۳۱/۱۸۔

(۳۰٦) أورده ابن كثير في "البداية" عن ابن وهب عن يحيى بن أيوب، ورجاله ثقات، إلا أنه منقطع، لأن ابن عجلان لم يسمع من أبي هريرة۔ "المصنف" (۲۰٤۹٦) أخبرنا عبد الرزاق، عن معمر، عن الزهري قال: قال أبوهريرة لما ولي عمر، قال: أقلوا الرواية عن رسول الله ﷺ إلا فيما يعمل به. قال: ثم يقول أبوهريرة: أفإن كنت محدثكم بهذه الأحاديث وعمر حي؟ أما والله إذا لألفيت المخفقة ستباشر ظهري۔ سير اعلام النبلاء ۶۰۱/۲۔

(۳۰۷) اخرجه أبو زرعة الدمشقي في "تاريخه" ۵۵۷/۱۔ سير اعلام النبلاء ۲۱٤/۳۔

حضرت ربیعۃ الرائے کی احتیاط

(حکایت) امام مالکؒ نے فرمایا کہ ربیعۃ الرائے حضرت ابن شہاب زہریؒ سے فرمایا کرتے تھے میری حالت آپ کی حالت کے مشابہہ نہیں ہے فرمایا وہ کس طرح۔ فرمایا میں اپنی رائے سے بات کرتا ہوں جس کو پسند آئے وہ لے لے اور جس کو پسند نہ آئے وہ چھوڑ دے۔ اور آپ نبی کریم ﷺ سے احادیث بیان کرتے ہیں جو محفوظ کر لی جاتی ہیں۔ (۳۰۸)

امام مسعرؒ کی احتیاط

(حکایت) حضرت قبیصہؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مسعرؒ کی یہ حالت تھی کہ اگر ان کی داڑھ نکال دی جائے وہ ان کو زیادہ محبوب تھی کہ ان سے حدیث کے متعلق سوال کیا جائے۔ (۳۰۹)

امام شقیقیؒ کی احتیاط

(حکایت) حضرت ابوعمار الحسین بن حریثؒ فرماتے ہیں میں نے حضرت شقیقیؒ سے عرض کیا کہ آپ نے حضرت ابوحمزہ سے کتاب الصلوۃ سنی ہے؟ فرمایا میں نے سنی ہے لیکن ایک دن گدھے نے رینک ماری تو مجھ پر حدیث میں اشتباہ ہو گیا۔ مجھے معلوم نہیں وہ کون سی حدیث تھی، اس لیے میں نے ان کی ساری کتاب کو آگے روایت کرنا چھوڑ دیا۔ (۳۱۰)

---

(۳۰۸) سیر اعلام النبلاء ۹۰/۶۔

(۳۰۹) سیر اعلام النبلاء ۱۶۸/۷۔

(۳۱۰) "تهذيب الكمال" لوحة ۹۶۳۔ سیر اعلام النبلاء ۳۵۱/۱۰-۳۵۲۔

حدیث میں جھوٹ سے احتیاط

(حکایت) حضرت یحیٰی بن معینؒ فرماتے ہیں جو آدمی حدیث میں سماحت سے کام نہ لیتا ہو وہ جھوٹا ہے، عرض کیا گیا کہ وہ کس طرح سے سماحت اختیار کرے۔ فرمایا اس کو جب کسی حدیث میں شک ہو تو اس کو چھوڑ دے۔ (۳۱۱)

(۳۱۱) سیر اعلام النبلاء ۱۱/۸۶-۸۷۔

باب نمبر-15

علم کا ختم ہو جانا

حکیم الامت حضرت ابوالدرداءؓ کی حفاظت علم کی فکر

(حکایت نمبر-۱۵) حضرت ابوالدرداءؓ فرماتے ہیں، مجھ سے پوچھ لو۔ خدا کی قسم اگر تم نے مجھے گم پایا تو تم امت محمد ﷺ سے ایک عظیم آدمی کو گم کر لوگے۔ (۳۱۲)

آج بہت سا علم دفن ہو گیا

(حکایت) حضرت عمار بن ابی عمارؒ فرماتے ہیں جب حضرت زید بن ثابتؓ فوت ہوئے۔ تو ہم حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے ساتھ سائے میں بیٹھے ہوئے تھے فرمایا علماء اسی طرح چلے جاتے ہیں آج بہت سا علم دفن ہو گیا ہے۔ (۳۱۳)

انبیاء اور آسمانی کتابوں کے بعد علم کی کمی

(حکایت) حضرت ابن وہب فرماتے ہیں، مجھ سے امام مالکؒ نے فرمایا علم کم ہو رہا

(۳۱۲) ابن عساکر ۲/۳۷۲/۱۳۔ سیر اعلام النبلاء ۳۴۲/۲۔

(۳۱۳) أخرجه ابن سعد ۳۶۱/۲، ۳۶۲، والحاکم ۴۲۸/۳، والطبراني برقم (۴۷۴۹) والفسوي ۴۸۵/۲ من طرق عن حماد بن سلمة به۔ ورجاله ثقات۔ سیر اعلام النبلاء ۴۳۹/۲-۴۴۰۔

(۳۱۴) سیر اعلام النبلاء ۵۹/۸۔

ہے، بڑھ نہیں رہا، علم انبیاء اور آسمانی کتابوں کے بعد کم ہی ہو رہا ہے۔ (۳۱۴)

امام بخاریؒ کی موت سے علم رخصت ہو جائے گا

(حکایت) حضرت ابو جعفرؒ فرماتے ہیں میں نے حضرت یحییٰ بن جعفرؒ سے سنا فرمایا اگر مجھے قدرت ہو کہ میں اپنی عمر دے کر امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ کی عمر میں اضافہ کر دوں تو میں یہ کرنے پر تیار ہوں۔ کیونکہ میری موت ایک آدمی کی موت ہوگی۔ اور ان کی موت علم کا چلا جانا ہوگا۔ (۳۱۵)

اگر عبدالرزاقؒ مرتد بھی ہو جائے تو

(حکایت) امام حاکمؒ فرماتے ہیں ابن ربیع نیشاپور تشریف لائے تو میں نے ان کے لیے ایک مجلس املاء منعقد کرائی۔ اور میں نے آپؒ کے سامنے صحیح بخاری شریف پڑھی جب کہ آپ ایک زمانہ تک یمن کے علاقے صعدہ میں رہ چکے تھے پھر تشریف لائے اور لوگوں نے ان کی بڑی قدر کی۔ اور بغداد میں کثرت سے لوگوں نے آپ سے علم حاصل کیا ان کی مثال ایسے ہے جیسا کہ حضرت یحییٰ بن معینؒ نے فرمایا تھا اگر حضرت عبدالرزاق مرتد بھی ہو جائیں تب بھی ہم ان کی حدیث کو نہیں چھوڑیں گے۔ (۳۱۶)

(فائدہ) یہ حضرت عبدالرزاق امام ابو حنیفہؒ کے شاگرد رشید تھے۔ اور امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ اور امام احمد بن حنبلؒ اور امام یحییٰ بن معینؒ جیسے بڑے بڑے اکابر محدثین کے استاد تھے ان کی عظمت کو مدنظر رکھتے ہوئے امام الجرح والتعدیل حضرت یحییٰ بن معینؒ نے یہ قول ارشاد فرمایا کہ اگر عبدالرزاق بن ہمام

(۳۱۵) "تاريخ بغداد" ۲۴/۲، و "تهذيب الكمال": ۱۱۷۲، و "مقدمة الفتح": ٤٨٥۔ سير اعلام النبلاء ٤١٨/١٢۔

(۳۱٦) سير اعلام النبلاء ١٦٩/١٦-١٧٠۔

مرتد" ہو جائیں تو بھی ہم ان کی حدیث کو روایت کرنا نہیں چھوڑیں گے۔ آج جو لوگ احناف کو احادیث سے لاعلم سمجھتے ہیں اور اس کا پروپیگنڈہ کرتے ہیں ان کو امام یحییٰ بن معینؒ کے اس قول سے عبرت حاصل کرنی چاہیے۔

سنت کی پابندی باعث نجات ہے

(حکایت) حضرت ابن شہاب زہریؒ فرماتے ہیں ہمیں اہل علم میں سے کئی حضرات سے یہ بات پہنچی ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے کہ سنت کو مضبوطی سے پکڑنے میں نجات ہے۔ علم تیزی سے اٹھتا جا رہا ہے پس علم کے مطابق زندگی گزارنا دین و دنیا کی پختگی ہے اور دین و دنیا کا جانا علم کے چلے جانے سے ہے۔ (۳۱۷)

کریبؒ اور ابو مسلم خولانیؒ کی موت سے کامل مصیبت چھا گئی ہے

(حکایت) حضرت سعید بن ہانیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہؓ نے فرمایا کہ حضرت ابو مسلم خولانیؒ اور حضرت کریب بن سیف انصاریؒ کی وفات سے بڑی مصیبت ٹوٹی ہے۔ (۳۱۸)

لوگ کب ہلاک ہوں گے

(حکایت) حضرت ہلال بن خبابؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیرؒ سے عرض کیا لوگوں کی ہلاکت کی کیا نشانی ہے۔ فرمایا جب ان کے علماء چلے جائیں گے۔ (۳۱۹)

---

(۳۱۷) سیر اعلام النبلاء ۳٤۳/۱۸۔

(۳۱۸) سیر اعلام النبلاء ۱٤/٤۔

(۳۱۹) الحلیة ۲۷٦/٤، وانظر ابن سعد ۲٦۲/٦۔ سیر اعلام النبلاء ۳۲٦/٤۔

جاہل محدث سے خدا کی پناہ

(حکایت) امام ابن ابی حاتمؒ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا وہ حضرت امام ابوزرعہؒ سے فرمارہے تھے: اللہ تعالیٰ ہمارے بھائی حضرت صالح بن محمدؒ کی حفاظت فرمائے وہ ہمیں حاضر و غائب ہر حالت میں ہنساتے رہتے ہیں، انہوں نے میری طرف یہ بات لکھی ہے کہ امام محمد بن یحییٰ الذہلی ؒ فوت ہوئے ہیں اور ان کی جگہ حدیث پڑھانے کے لیے ایک شیخ بیٹھے ہیں جن کی شہرت محمد بن یزید محمشؒ کے ساتھ ہے انہوں نے اس طرح سے حدیث بیان کی یَا اَبَا عُمَیْر مَا فَعَلَ البعیر. اور یہ بھی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِکَۃُ رُفْقَۃَ فیھا خُرسٌ. اللہ تعالیٰ تمہارے ماضی کی مصیبت کا تمہیں اچھا بدلہ دے۔ اور جو کچھ عمر باقی رہ گئی ہے اس میں تمہارے اجر میں عظمت پیدا کرے۔ (۳۲۰)

(فائدہ) اس شیخ نے جس طرح سے حدیث بیان کی ہے اس کا معنیٰ یہ ہے اے عمیر اونٹ نے کیا کیا ہے اور دوسری روایت کا معنیٰ یہ ہے فرشتے اس جماعت کے ساتھ نہیں رہتے جس میں بہرہ پن ہو۔ حالانکہ ان احادیث کے صحیح الفاظ یہ ہیں۔ یَا اَبَا عُمَیْرِ مَا فَعَلَ النُّغَیر اور دوسری حدیث کے الفاظ ہیں لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِکَۃُ رُفْقَۃَ فیھا جَرسٌ. پہلی حدیث کا ترجمہ یہ ہے اے ابوعمیر چڑیا کے بچے نے کیا کیا۔ اور دوسری حدیث کا ترجمہ یہ ہے کہ جس جماعت کے ساتھ گھنٹی ہو اس میں فرشتے نہیں رہتے۔ یعنی فرشتے ان کی صحبت سے دور رہتے ہیں۔

---

(۳۲۰) وقد أخرج الحديث البخاري: ۴۳۶/۱۰ في الأدب: باب الانبساط إلى الناس، و ۴۸۱: باب الكنية للصبي، ومسلم (۲۱۵۰) في الآداب، والترمذي (۳۳۳) و (۱۹۸۹)، وابن ماجه (۳۷۲۰) كلهم من طريق أبي التيح، عن أنس بن مالك رضي الله عنه ... سير اعلام النبلاء ۲۷/۱۰۔

گلیاں تک شاگردوں سے بھری ہوئی تھیں

(حکایت) امام حاکمؒ فرماتے ہیں میں نے اصمؒ سے سنا جب کہ وہ نکل چکے تھے اور ہم آپؒ کی مسجد میں تھے۔ ربیع الاول سنہ ۳۴۴ میں لوگوں سے یہ گلی بھری ہوئی تھی آپ عشاء کے وقت ہر سوموار کو اپنے لکھے ہوئی اصل کتابوں سے املاء کراتے تھے جب آپ نے علاقے کے اور غریب الوطن لوگوں کو کثرت سے موجود دیکھا جو آپ کو دور دور سے نظر اٹھا کر دیکھ رہے ہیں اور آپ کو اپنے دروازے سے مسجد کے دروازے تک کندھوں پر اٹھا کر لے آتے ہیں تو آپ مسجد کی دیوار پر بیٹھ گئے اور دیر تک روتے رہے پھر استملاء کرنے والے کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ لکھو سَمِعْتُ مُحمد بن اِسْحَاق الصَّغَانِي يَقُوْلُ سَمِعْتُ الْاَشَج سَمِعْتُ عَبْدَاللهِ بْنِ اِدْرِيْس يَقُوْلُ اَتيت يَوْمًا بَابَ الْاَعْمش بَعْدَ مَوْتِهٖ فَدَقَقْتُ الْبَابَ فَاجابتني جَارِيَةٌ عَرِفَتنِيْ هَاى هَاى تَبْكِىْ يا عَبْدَاللهِ، مَا فَعَلَ جماهِيْرُ الْعَرَبِ الَّتِي كَانَتْ تَاتِيْ هٰذَا الْبَاب.

(ترجمہ) مجھے محمد بن اسحاق الصغانی نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت اشجؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے عبداللہ بن ادریسؒ سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں ایک دن امام اعمشؒ کی وفات کے بعد ان کے دروازے پر گیا ان کا دروازہ کھٹکھٹایا، تو ایک لونڈی جو مجھے جانتی تھی اس نے مجھے کہا ہائے ہائے پھر رونے لگی اور کہا اے عبداللہ عرب کے بے شمار لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو اس دروازے پر آیا کرتے تھے۔

پھر یہ محدث بھی رو پڑے اور فرمایا گویا کہ میں بھی ان گلیوں میں اس حالت میں ہوں کہ تم میں سے کوئی ایک یہاں نہیں آئے گا، میں اب سننے کے قابل نہیں رہا اور نگاہ بھی کمزور ہوگئی ہے دنیا سے رخصت ہونے کا وقت بھی قریب ہے اور

موت کا بھی فیصلہ ہو چکا ہے، چنانچہ ایسا ہی ہوا ایک مہینہ یا اس سے کم مدت میں آپ کی نگاہ بیٹھ گئی اور لوگوں کا آپ کے پاس آنا اور علم سیکھنا بھی ختم ہو گیا اور جو غریب الوطن تھے وہ بھی واپس ہو گئے، وہی حال ہوا کہ خود اپنا قلم اٹھاتے تھے۔ اور چند لوگ آپ کے پاس حدیث کی طلب کرتے تھے تو یہ کہتے تھے کہ ہمیں ربیع نے بیان کیا پھر چودہ حدیثیں ان کو یاد تھیں اور سات حکایات، پس انہی کو روایت کرتے رہے، حتیٰ کہ تکلیف دہ حالت میں پہنچے۔ اور اسی حالت مین آپ کی وفات ہوگئی۔ (۳۲۱)

---

(۳۲۱) "تذکرة الحفاظ" ۸٦۳/۳۔ "تاریخ ابن عساکر": ١٦: ٦٩ ب۔و الخبر بطوله في "الأنساب": ٢٩٦/١-٢٩٧۔انظر سير اعلام النبلاء ٤٥٨/١٥-٤٥٩۔

باب نمبر-16

قوت حافظہ

دولاکھ احادیث ضائع ہونے کا دکھ نہیں

(حکایت نمبر-۱۶) ابن الجعابی فرماتے ہیں میں رقہ شہر میں داخل ہوا۔ میرے پاس وہاں دو اونٹ کے وزن کے برابر کتابوں کے بوجھ لکھے ہوئے تھے۔ میرا غلام غمگین حالت میں آیا اور کہا کتابیں ضائع ہوگئیں، میں نے کہا اے بیٹے غم نہ کر ان کتابوں میں دولاکھ احادیث لکھی ہوئی تھیں میرے لیے ان میں سے کوئی مشکل نہیں ہے نہ ان کی سند اور نہ متن۔ (۳۲۲)

حضرت ابوہریرہؓ کا بے مثال حافظہ

(حکایت) ابوالزعیزعہؒ جو مروان کے کاتب تھے، کہتے ہیں کہ مروان نے (مجھے) حضرت ابوہریرہؓ کے پاس (ان کو بلانے کیلئے) بھیجا کہ ان سے حدیث سنیں۔ مجھے تخت کے پیچھے بٹھا دیا اور میں لکھتا رہا، حتیٰ کہ ان کو ایک سال کے بعد پھر بلایا اور ان کو پردے کے پیچھے بٹھا دیا۔ اس لکھے ہوئے کے بارے میں سوال کرتا رہا نہ تو حضرت ابوہریرہؓ نے کوئی لفظ بڑھایا نہ گھٹایا نہ آگے کیا نہ پیچھے کیا۔

محمد بن عمارہ بن عمرو بن حزم فرماتے ہیں کہ وہ حضرت ابوہریرہؓ کی مجلس میں

---

(۳۲۲) "تاریخ بغداد" ۲۸/۳۔ سیر اعلام النبلاء ۸۹/۱۶۔

بیٹھے تھے اس مجلس میں بڑے بڑے صحابہ کرامؓ پندرہ کے قریب موجود تھے۔ حضرت ابوہریرہؓ ان کو حضور ﷺ کی احادیث سناتے تھے ان میں سے بعض کو ان احادیث کا علم نہیں ہوتا تھا تو وہ حضرات بار بار دہرانے کی بات کہتے اور وہ ان احادیث کو پھر بیان کرتے تھے اس کے بعد ایک اور حدیث بیان کرتے تھے اور اس کو بھی اس طرح بار بار دہراتے تھے اسی طرح اور حدیث کو۔ اس وقت میں نے پہچانا کہ حضرت ابوہریرہؓ حضور ﷺ کی احادیث کے باقی حضرات سے زیادہ حافظ ہیں۔ (۳۲۳)

چودہ سال کی عمر میں پورا علم سینے میں لکھا ہوا تھا

(حکایت) حضرت معمرؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قتادہؒ سے سنا فرمایا کہ میں چودہ سال کا ہوں کوئی چیز میں نے ان سالوں میں نہیں سنی مگر وہ میرے سینے میں لکھی ہوئی ہے۔ (۳۲۴)

غزوہ میں حاضر تو میں تھا مگر آپ کو زیادہ یاد ہے

(حکایت) حضرت یزید بن ابی مالک فرماتے ہیں کہ ہم ابوادریس خولانیؒ کے پاس بیٹھا کرتے تھے۔ وہ ہمیں حدیث بیان کیا کرتے تھے ایک دن انہوں نے حضور ﷺ کے بعض غزوات کے متعلق بیان کیا حتیٰ کہ غزوے کے پورے حالات بیان کردیئے تو مجلس کے ایک کونے سے ایک آدمی نے ان سے کہا کیا آپ اس غزوے میں شریک ہوئے تھے۔ فرمایا نہیں تو اس آدمی نے کہا کہ میں اس غزوے میں حضور ﷺ کے ساتھ شریک ہوا تھا لیکن تم اس غزوے کے

(۳۲۳) سیر اعلام النبلاء ۵۹۸/۸۔

(۳۲۴) سیر اعلام النبلاء ۶/۷۔

(۳۲۵) أورده ابن عساكر مطولاً ۸/۴۲۵ آ۔ سیر اعلام النبلاء ۴/۲۷۴-۲۷۵۔

حالات کے مجھ سے زیادہ حافظ ہو۔ (۳۲۵)

امام شعبیؒ کی علم مغازی میں مہارت

(حکایت) عبدالملک بن عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ امام شعبیؒ کے پاس سے گزرے۔ جب کہ امام شعبیؒ غزوات کے متعلق اپنی کتاب پڑھ رہے تھے تو حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا گویا کہ یہ ہمارے ساتھ شریک تھے یہ مجھ سے بھی زیادہ ان غزوات کے حافظ اور عالم ہیں۔ (۳۲۶)

حضرت ثابت واعظؒ کا حدیث میں کمال

(حکایت) حماد بن سلمہؒ فرماتے ہیں کہ میں سنا کرتا تھا کہ واعظین حدیث کے حافظ نہیں ہوتے تو میں نے بہت سی احادیث ثابت (واعظ) کے سامنے الٹ پلٹ کر بیان کیں۔ میں انسؓ کو ابن ابی لیلیٰ اور ابن ابی لیلیٰ کو انس کی جگہ بدل دیتا تھا تا کہ ان کو تشویش ہو۔ اور وہ ان تمام احادیث کو بالکل صحیح اور درست سند کے ساتھ بیان کر دیتے تھے۔ (۳۲۷)

(فائدہ) یہ بعض واعظ اس طرح کے تھے لیکن عموماً اور اکثر یہی ہے اور اب تو ماشاء اللہ بنیادی عقائد کا بھی واعظین کو علم نہیں ہوتا۔ آواز اچھی ہو بعض باتیں رٹ لی جائیں تو بس وعظ تیار ہے اور وہ خطیب اسلام بھی اور خطابت کا شہسوار بھی بن جاتا ہے۔ ان حضرات کو چاہئے کہ اچھی طرح سے علم حاصل کریں اور مضبوط کتابوں کا مطالعہ کر کے مضبوط طریقے سے بات کریں۔

مجھے سنی ہوئی ہر بات یاد ہے

---

(۳۲۶) سیر اعلام النبلاء ۳۰۳/۴۔

(۳۲۷) سیر اعلام النبلاء ۲۲۲/۵۔

(حکایت) حضرت قتادہ فرماتے ہیں میرے کانوں نے کبھی کوئی چیز نہیں سنی، مگر اس کو میرے دل نے محفوظ کر لیا ہے۔ (۳۲۸)

مجھے حدیث کی روایت میں کبھی غلطی نہیں ہوئی

(حکایت) امام زہریؒ فرماتے ہیں میں نے کبھی ایک حدیث کو دوبارہ سنانے کی درخواست نہیں کی، اور نہ ہی مجھے کسی حدیث میں شک ہوا ایک حدیث کے بارے میں شک ہوا جس کو میں نے اپنے ہم نشین سے پوچھا تو اس نے اسی طریقے سے بیان کیا جیسے مجھے یاد تھی۔ (۳۲۹)

جب چاہوں سنادوں

(حکایت) حضرت سعید بن عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں ہمیں سلیمان بن موسیٰ نے اپنے ایک لکھے ہوئے صحیفے سے حدیث بیان کی جوان کو یاد تھا۔ مجھے اس سے بڑا تعجب ہوا۔ وہ اسے اپنی بڑی خوبی سمجھتے تھے ان سے حضرت مکحول شامیؒ نے فرمایا کیا تم اس سے تعجب کر رہے ہو میں نے جب بھی کوئی چیز سنی ہے میرے سینے نے اس کو محفوظ کر لیا ہے میں جب بھی اس کو بیان کرنا چاہوں تو اس کو اسی طرح سے بیان کر دیتا ہوں۔ (۳۳۰)

میرے سینے کا علم اونٹ کے بوجھ سے زیادہ ہے

(حکایت) حضرت عبدالملک بن شعیبؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت لیث بن سعدؒ سے عرض کیا گیا اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ نفع پہنچائے۔ ہم آپ سے حدیث کو سنتے ہیں جو آپ کی کتابوں میں نہیں ہوتیں، فرمایا جتنا کچھ

(۳۲۸) سیر اعلام النبلاء ۲۷۶/۵۔

(۳۲۹) سیر اعلام النبلاء ۳۴۴/۵۔

(۳۳۰) سیر اعلام النبلاء ۴۳۶/۵۔

میری کتابوں میں ہے وہ میرے سینے میں موجود ہے اگر جو کچھ میرے سینے میں ہے میں اس کو لکھنا شروع کروں تو یہ سواری بھی اس کو نہ اٹھا سکے۔ (۳۳۱)

امام مالکؒ کا حافظہ

(حکایت) امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ امام ابن شہاب زہریؒ نے ہمیں چالیس سے کچھ زیادہ احادیث بیان کیں۔ اور پھر فرمایا کہ اس کو میرے سامنے لوٹاؤ تو میں نے ان میں سے چالیس احادیث کو امام ابن شہاب زہریؒ کے سامنے لوٹا دیا (یعنی سنا دیا) (۳۳۲)

حضرت ابن ابی عامرؒ کا کمال حافظہ

(حکایت) امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس امام زہریؒ تشریف لائے۔ ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہمارے ساتھ حضرت ربیعہؒ بھی تھے آپؒ نے ہمیں چالیس سے کچھ زائد حدیثیں سنائیں۔ پھر ہم آپ کے پاس کل کو حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا تم اپنی کتاب کو دیکھ لوتا کہ میں تمہیں اس سے احادیث کو بیان کروں۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہیں کل کیا بیان کیا تھا؟ تمہارے ہاتھ میں اس میں سے کچھ لکھا ہوا ہے؟ ربیعہ نے فرمایا یہاں ایک آدمی ایسا ہے جو احادیث آپ نے کل بیان کی تھیں ان کو وہ آپ کے سامنے بیان کرسکتا ہے۔ آپ نے پوچھا وہ کون ہے؟ فرمایا ابن ابی عامر، فرمایا اس کو پیش کرو، تو اس نے ان چالیس احادیث کو فرفر سنا دیا تو امام زہریؒ نے فرمایا حالانکہ میرا خیال یہ تھا کہ میرے علاوہ کوئی آدمی ایسا نہیں ہے جو ایسا حافظہ رکھتا ہو۔ (۳۳۳)

---

(۳۳۱) سیر اعلام النبلاء ۱۳۷:۸۔

(۳۳۲) سیر اعلام النبلاء ۶۵/۸۔

(۳۳۳) سیر اعلام النبلاء ۶۵/۸۔

امام ابن مبارکؒ کا حفظ علم کا طرز

(حکایت) حضرت محمد بن نضر بن مُساور فرماتے ہیں کہ میرے والد نے فرمایا کہ میں نے امام ابن مبارکؒ سے عرض کیا آپ حدیث کے یاد کرنے کی فکر میں رہتے ہیں تو اس سے ان کا رنگ بدل گیا اور فرمایا میں حدیث کے یاد کرنے کی فکر میں نہیں لگا رہتا میں، جب کتاب اٹھاتا ہوں اور اس میں دیکھتا ہوں جو چیز میرے دل کو پسند آتی ہے وہ میرے دل کو وابستہ ہو جاتی ہے (مجھے پھر اس حدیث کو یاد کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی)۔ (۳۳۴)

طویل خطبہ بچپن میں یاد ہو گیا

(حکایت) حضرت صخر جو حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کے دوست تھے فرماتے ہیں کہ ہم چھوٹی عمر میں تھے میں اور ابن مبارکؒ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو ایک طویل خطبہ دے رہا تھا جب وہ فارغ ہوا تو مجھ سے امام ابن مبارکؒ نے فرمایا میں نے اس کو یاد کر لیا ہے تو لوگوں میں سے ایک آدمی نے اس کو سنا تو کہا مجھے سنا کر دکھاؤ تو آپ نے اس سب کو سنا دیا جس کو وہ یاد کر چکے تھے۔ (۳۳۵)

روایت حدیث میں ادراک

(حکایت) حضرت ابراہیم بن ہاشم فرماتے ہیں ہمیں حضرت جریر نے بغداد میں کبھی بھی حدثنا کے لفظ کے ساتھ خطاب نہیں کیا اور نہ ہی کسی ایک کلمے کے بارے میں حدثنا کا لفظ کہا میں نے ایک دن کہا آپ کا خیال ہے کہ آپ کو

---

(۳۳٤) "تاریخ بغداد" ۱۰ ۱٦٥۔ سیر اعلام النبلاء ۳٤۸/۸۔

(۳۳٥) "تاریخ بغداد" ۱٦٥/۱۰، ۱٦٦۔ سیر اعلام النبلاء ۳٤۸/۸۔

شاید کبھی بھی غلطی نہیں لگی اور حالت یہ تھی کہ آپ جب اونگھتے تھے اور سو جاتے تھے، پھر جب بیدار ہوتے تھے تو اسی جگہ سے پڑھتے تھے جہاں انہوں نے روایت کو روکا تھا۔(۳۳۶)

بیس ہزار احادیث حافظے سے لکھوادیں

(حکایت) حضرت عبید اللہ عمر القواریری فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن مہدی نے مجھے اپنی یاد سے ۲۰۰۰۰ احادیث لکھوادیں۔(۳۳۷)

دس ہزار احادیث حافظے سے لکھوادیں

(حکایت) حضرت حرب کرمانی" فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت سعید بن منصورؒ نے اپنے حافظے سے دس ہزار احادیث لکھوائی تھیں۔(۳۳۸)

ستر ہزار احادیث زبانی یاد ہیں

(حکایت) حضرت اسحاق بن راہویہؒ فرماتے ہیں میں نے کسی چیز کو نہیں سنا مگر وہ مجھے یاد ہوگئی تھی اور میں نے کسی چیز کو یاد نہیں کیا جس کو بھولا ہوں۔ اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ مجھے ستر ہزار احادیث زبانی یاد ہیں۔(۳۳۹)

سحنونؒ کو فاتحہ کی طرح کتاب یاد تھی

(حکایت) حضرت سحنونؒ فرماتے ہیں میں نے اس کتاب کو یاد کرلیا ہے حتیٰ کہ یہ میرے سینے میں ایسی ہوگئی ہے۔ جیسے سورہ فاتحہ یاد ہے۔

---

(۳۳۶) سیر اعلام النبلاء ۱۴/۹۔

(۳۳۷) سیر اعلام النبلاء ۱۹۵/۹۔

(۳۳۸) "تهذيب الكمال" لوحة ۵۰۸۔ سیر اعلام النبلاء ۵۸۷/۱۰۔

(۳۳۹) سیر اعلام النبلاء ۳۷۳/۱۱۔

دس لاکھ سے زائد احادیث کا حافظ

(حکایت) حضرت محمد بن اسماعیل بخاریؒ فرماتے ہیں میں نے ایک ہزار سے زائد مشائخ حدیث سے علم کو لکھا ہے ان میں سے ہر ایک سے دس ہزار یا اس سے بھی زیادہ احادیث کو روایت کیا ہے میرے پاس کوئی حدیث ان کی ایسی نہیں مگر مجھے اس کی سند بھی یاد ہے۔ (۳۴۰)

(فائدہ) امام بخاریؒ کی ان روایات کی مجموعی تعداد 1 کروڑ سے زیادہ بنتی ہے۔ واللہ اعلم

کتابیں لکھتے ہی یاد ہو جاتی تھیں

(حکایت) حضرت احمد بن اسرائیل فرماتے ہیں میں کتاب کو لکھا کرتا تھا۔ میں فارغ ہونے سے پہلے اس کے ایک ایک حرف کو یاد کر لیتا تھا میں نے ایسا کئی دفعہ کیا۔ (۳۴۱)

پچاس ہزار احادیث حافظہ سے لکھوادیں

(حکایت) حضرت ابو طالب احمد بن محمد بن اسحاق بن بہلول فرماتے ہیں میں اور حضرت ابن صاعد ان احادیث کا مذاکرہ کیا کرتے تھے جو میرے دادا نے ان کو بغداد میں بیان کی تھیں۔ میں نے ان سے کہا کہ مجھے انیس المستملی نے کہا ہے کہ میرے دادا نے اپنے حافظہ سے چالیس ہزار احادیث بیان کی تھیں، تو ابن صاعد نے کہا انیس کو پتہ نہیں اس نے کیا کہا ہے۔ اسحاق بن بہلول نے اپنے حافظے سے بغداد میں پچاس ہزار سے زیادہ احادیث روایت کی تھیں۔ (۳۴۲)

---

(۳۴۰) سیر اعلام النبلاء ۳۷۳/۱۱۔

(۳۴۱) سیر اعلام النبلاء ۳۳۲/۱۲۔

(۳۴۲) "تاریخ بغداد" ۳۶۸/۶، و "تذکرۃ الحفاظ" ۵۱۸/۲۔ سیر اعلام النبلاء ۴۹۰/۱۲۔

امام ابوزرعہؒ کا کمال

(حکایت) حضرت ابوالعباس الثقفی فرماتے ہیں کہ جب حضرت قتیبہ بن سعیدؒ رے (شہر) کی طرف تشریف لائے تو وہاں کے حضرات نے ان سے مطالبہ کیا کہ آپ احادیث روایت فرمائیں تو آپ خاموش رہے، پھر فرمایا کہ میں تمہیں اس وقت بیان کروں گا جب میری مجلس میں امام احمد بن حنبلؒ اور امام ابن معینؒ اور امام ابن المدینیؒ اور امام ابوبکر بن ابی شیبہؒ اور امام ابوخیثمہؒ موجود ہوں حاضرین نے ان سے عرض کیا ہمارے پاس ایک لڑکا ہے جو آپ کی تمام مجالس حدیث کو ایک ایک کر کے بیان کرسکتا ہے۔ پھر کہا اے ابوزرعہ کھڑے ہو جایئے تو وہ کھڑے ہوئے اور جتنی احادیث حضرت قتیبہ نے بیان کی تھیں۔ ان سب کو ایک ایک کر کے سنادیا تب حضرت قتیبہ نے حاضرین کو حدیث روایت کی۔ (۳۴۳)

محدث ابن جوصاؒ کا کمال

(حکایت) حضرت ابومسعود دمشقیؒ فرماتے ہیں کہ ایک بغدادی حضرت ابن جوصاؒ کے پاس آیا جو احادیث کا حافظ تھا۔ اس سے ابن جوصاؒ نے فرمایا، اگر تو مجھے شامی علماء کی ایسی احادیث بیان کردے جو میں نہ جانتا ہوں تو میں تجھے ہر حدیث کے بدلے میں ایک درہم دوں گا تو وہ آدمی جتنا اللہ کو منظور تھا ایک ایک کر کے حدیث بیان کرتا رہا۔ لیکن کوئی حدیث ایسی نہیں تھی جس کو ابن جوصاؒ نہ جانتے ہوں اس کو بڑا غم ہوا تو آپ نے اس جوان سے کہا گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ پھر آپ نے اس کو ہر حدیث کے بدلے میں جس کا اس نے آپ سے مذاکرہ کیا تھا ایک ایک درہم دیا۔ کیونکہ ابن جوصاؒ بڑے مال دار محدث تھے۔ (۳۴۴)

---

(۳۴۳) سیر اعلام النبلاء ۱۳/۷۱۔

(۳۴۴) "تاریخ ابن عساکر": ۲/۲۸ أ۔ سیر اعلام النبلاء ۱۵/۱۶۔

بڑا حافظہ کس کا

(حکایت) حضرت ابواحمد الحاکم فرماتے ہیں کہ مجھ سے ابن عقدہؒ نے فرمایا کہ حضرت بردیجی کوفہ میں تشریف لائے۔ تو ان کا خیال یہ تھا کہ وہ مجھ سے حدیث کے زیادہ حافظ ہیں میں نے کہا بات زیادہ بڑھانے کی ضرورت نہیں ہے ہم ایک لکھنے والے کی دکان کے پاس جاتے ہیں اور وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور اپنی کتابوں کا وزن کرتے ہیں۔ جتنا تم چاہو پھر تو ہمارے سامنے احادیث کو پیش کرا اور میں تمہارے سامنے پھر ہم ان کا مذاکرہ کرتے ہیں اس کا جواب اس کو نہ آیا۔ (۳۴۵)

ساڑھے آٹھ لاکھ احادیث کا حافظ

(حکایت) حضرت ابوالحسن محمد بن عمر العلوی فرماتے ہیں کہ کوفے میں ہم سے پہلے بنوالغد ان قبیلے میں علم کی ریاست تھی پھر بنوعبیداللہ میں وہ ریاست منتقل ہوگئی۔ تو میرے والد نے ان سے لڑنے کا ارادہ کیا اور لشکر جمع کیے تو ان کے پاس ابوالعباس بن عقدہ تشریف لے گئے جب کہ وہ اپنے ساتھ ایک جزو بھی لائے تھے جس کے چھتیس ورقے تھے اور ان میں بہت ساری احادیث صلہ رحمی کے متعلق موجود تھیں۔ میرے والد نے اس کو بہت جانا تو میرے والد نے ان سے کہا کہ اے ابوالعباس مجھے آپ کی حدیث کی روایت میں یہ بات پہنچی ہے کہ آپ کثرت سے حدیث کے حافظ ہیں آپ کو کتنی احادیث یاد ہوں گی؟ فرمایا مجھے سندیں اور متن کے مجموعی اعتبار سے اڑھائی لاکھ احادیث یاد ہیں اور وہ روایات جن کو سند کے ساتھ روایت کرتا ہوں اور بعض کو متون کے ساتھ اور مراسیل اور

---

(۳۴۵) "تاریخ بغداد": ۱٦/۵۔ ای: بقي مندهشاً أو مبهوتاً۔ سیر اعلام النبلاء ۱۵/۳۴٤-۳٤۵۔

مقطوع روایات ان سب کی تعداد چھ لاکھ احادیث ہے۔(۳۴۶)

(فائدہ) اڑھائی لاکھ اوپر کی اور چھ لاکھ یہ کل ساڑھے آٹھ لاکھ احادیث بنتی ہیں۔

صرف تفسیر کی ستر ہزار احادیث کا حافظ

(حکایت) ابو موسیٰؒ فرماتے ہیں کہ ابو غالب ہبۃ اللہ بن محمد بن ہارون نے اپنے خط میں لکھا کہ میں نے ایک محدث سے سنا کہ ایک محدث حضرت قاضی ابو احمد العسال کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ میں قسم اٹھاتا ہوں کہ آپ ستر ہزار احادیث کے حافظ ہیں۔ کیا میں اس قسم میں سچا ہوں فرمایا کہ تم اپنی قسم میں بری ہو میں صرف قرآن کریم کے متعلق ستر ہزار احادیث کا حافظ ہوں۔(۳۴۷)

حافظہ میں مقابلہ

(حکایت) حضرت ابو علی النیشاپوریؒ فرماتے ہیں میں نے مشائخ میں حضرت عبدان سے زیادہ حافظ نہیں دیکھا اور نہ ہی میں نے اپنے اصحاب میں حضرت ابو بکر بن جعابی سے زیادہ حافظ دیکھا ہے وہ اس لیے کہ میرا خیال تھا کہ بغدادی حضرات میں جو احادیث کو یاد کرتے ہیں کوئی ایک شیخ کی احادیث کو یاد کرتا ہے کوئی ایک مسئلے کے متعلق مروی روایات کو یاد کرتا ہے اور کوئی ایک باب کے متعلق بھی روایات کو یاد کرتا ہے۔ تو مجھے حضرت ابو اسحاق بن حمزہ نے ایک دن فرمایا اے ابو علی غلطی میں مت پڑو۔ ابن جعابی بہت سی احادیث کے واقف ہیں، فرمایا کہ پھر ہم ایک دن ابن صاعد کے پاس سے نکلے میں نے کہا اے ابو بکر سفیان نے منصور سے کہاں سند سے روایت کیا ہے تو انہوں نے ان کے حالات

---

(۳۴۶) سیر اعلام النبلاء ۳۴۷/۱۵۔

(۳۴۷) سیر اعلام النبلاء ۱۰/۱۶۔

بیان کیے اور سندیں بیان کیں۔ پھر میں ان کو مصر کی حدیث سے شام کی حدیث کی طرف پھر عراق کی حدیث کی طرف پھر افراد خراسیین کی طرف منتقل کرتا رہا اور وہ مجھے جواب دیتے رہے یہاں تک کہ میں نے کہا کہ امام اعمشؒ نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے اور ابو سعیدؓ سے شرکت کے ساتھ کہاں روایت کیا ہے تو انہوں نے دس سے زیادہ احادیث بیان کر دیں جس سے مجھے ان کے حافظے نے حیران کر دیا۔ (۳۴۸)

دیوان متنبی کے مصنف کا حافظہ

(حکایت) کہا گیا ہے کہ متنبی ایک دفعہ ایک کتاب فروش کے پاس بیٹھ گیا اور امام اصمعی کی کتاب کا دیر تک مطالعہ کرتا رہا۔ کتب فروش نے کہا ارے کیا تم اس کتاب کو یاد کرنا چاہتے ہو۔ متنبی نے کہا اگر میں اس کو یاد کر چکا ہوں تو؟ کتب فروش نے کہا میں تمہیں یہ کتاب مفت دے دوں گا تو متنبی نے کہا کہ دیکھو پھر یاد سے پڑھنا شروع کیا حتیٰ کہ پوری کتاب ختم کر دی۔ اس کتاب کے تیس ورقے تھے۔ (۳۴۹)

امام دار قطنیؒ کا کمال حافظہ

(حکایت) حضرت ازہری فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ امام دار قطنیؒ اپنی کم عمری میں حضرت اسماعیل صفار کی مجلس میں شریک ہوئے، اور اپنے ساتھ جو جزو تھا کسی کتاب کا اس کو نقل کرنا شروع کیا اور اسماعیل صفار بھی اپنی مجلس میں املاء کراتے رہے۔ ایک آدمی نے کہا تمہارا سماع درست نہیں تم لکھ

---

(۳۴۸) "تاریخ بغداد" ۲۷/۳ وما بین حاصرتین منہ۔ سیر اعلام النبلاء ۸۹/۱۶۔

(۳۴۹) انظر "تاریخ بغداد": ۱۰۳/۴۔ سیر اعلام النبلاء ۲۰۰/۱۶۔

بھی رہے ہوتو امام دار قطنیؒ نے فرمایا میرا املاء کو سمجھنا تمہاری سمجھ کے برعکس ہے تمہیں یاد ہے کہ شیخ نے کتنی احادیث روایت کی ہیں؟ کہا نہیں تو امام دار قطنیؒ نے فرمایا کہ انہوں نے اٹھارہ احادیث لکھوائی ہیں۔ پہلی حدیث فلان عن فلان سے اور اس کا متن یہ ہے اور دوسری حدیث فلان عن فلان سے ہے اور اس کا متن یہ ہے اور دوسری حدیث فلان عن فلان سے ہے اور اس کا متن یہ ہے اس طرح سے انہوں نے پوری احادیث سنا دیں۔ لوگ آپ کے اس سنانے سے حیران رہ گئے۔ (۳۵۰)

سندات حدیث کا علم

ابوالحسن عتیقیؒ فرماتے ہیں میں امام ابوالحسن دار قطنیؒ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کے پاس ابوالحسین بیضاوی ایک غریب الوطن کو لائے تا کہ آپ اس کے لیے کچھ احادیث سنا دیں۔ آپ خاموش رہے اور عذر کیا تو اس نے کہا یہ غریب الوطن آدمی ہے۔ اور تقاضا کیا کہ آپ اس کو کچھ احادیث لکھوا دیں تو امام دار قطنیؒ نے اپنے حافظہ سے اسی مجلس میں بیس سے زیادہ احادیث سنا دیں جن سب کا متن یہ تھا نِعْمَ الشَّيْئُ الْهَدِيَّةُ اَمَامَ الْحَاجَة (حاجت کے وقت ہدیہ عمدہ چیز ہے)(۳۵۱/۱) چنانچہ وہ شخص واپس چلا گیا پھر اس غریب الوطن کو لے آیا اور کچھ

(۳۵۰) الخبر بنحوه في " تاريخ بغداد " ۳٦/۱۲۔ سير اعلام النبلاء ۱٦/٤٥۳۔

(۳۵۱/۱) أخرجه الطبراني : ۱/۲۹٤/۱ من طريق يحيى بن سعيد العطار ، عن يحيى بن العلاء ، عن طلحة بن عبيد ، عن الحسين بن علي ... ويحيى بن سعيد قال ابن حبان فيه : يروي الموضوعات عن الأثبات ، لا يجوز الاحتجاج به۔ وشيخه فيه يحيى بن العلاء كذاب يضع الحديث ۔ وأخرجه أبو نعيم في " أخبار أصبهان " : ۷۵/۲ ، والخطيب : ۱٦٦/۸ من حديث عائشة ، وفي سنده عند الأول عثمان بن عبدالرحمن بن عمر بن سعد، قال ابن معين : كان =

ہدیہ بھی امام دارقطنیؒ کو پیش کیا امام دارقطنیؒ نے اس غریب الوطن کو اپنے قریب بٹھایا اور اس کو اپنے حافظے سے سترہ احادیث سنائیں جن سب کا متن یہ تھا إِذَا أَتَاكُمْ كَرِيْمُ قَوْمٍ فَأَكْرِمُوْهُ (۳۵۱/۲) (جب تمہارے پاس کسی قوم کا عزت دار آدمی آئے تو تم اس کا اکرام کرو)۔ (۳۵۱/۳)

امام دارقطنیؒ کو کتاب اَلْعِلَلْ حفظ تھی

(حکایت) حضرت ابوبکر البرقانیؒ فرماتے ہیں امام دارقطنیؒ علل کو اپنے حافظے سے لکھوایا کرتے تھے۔ (۳۵۲)

(فائدہ) امام دارقطنیؒ کی یہ کتاب "العلل" بیس سے زائد جلدوں میں چھپی ہوئی ہے۔

مقاماتِ بدیع الزمان کے مصنف کا امتحان

(حکایت) ابونصر الوائلی فرماتے ہیں جب حضرت ابو الفضل الھمدانی نیشاپور آئے تو لوگوں نے ان سے تعصب کیا اور ان کا لقب بدیع الزمان رکھ دیا۔

= يكذب ، وقال ابن المديني : ضعيف جدًا ، وقال البخاري : تركوه، وقال النسائي والدارقطني : متروك ، وفي سنده عند الثاني عمرو بن خالد الأعمش ، وهو كذاب وصفه بذلك غير واحد من الأئمة ، فالخبر باطل۔

(۳۵۱/۲) حديث حسن ، رواه ابن ماجه من حديث ابن عمر ، ورواه البزار وابن خزيمة والطبراني وابن عدي والبيهقي عن جرير ، ورواه البزار عن أبي هريرة ۔ ورواه ابن عدي عن معاذ وأبي قتادة ، ورواه الحاكم عن جابر ، ورواه الطبراني عن ابن عباس وعن عبد الله بن حمزة، ورواه ابن عساكر عن أنس وعدي بن حاتم ، ورواه الدولابي في " الكنى " وابن عساكر عن أبي راشد عبدالرحمن بن عبد۔ انظر "الجامع الصغير" مع شرحه : ۲٤۱/۱ ، ۲٤۲ والمقاصد الحسنة ص ۳۲۔

(۳۵۱/۳) سير اعلام النبلاء ٤٥٦/١٦)

(۳۵۲) سير اعلام النبلاء ٤٥٥/١٦۔

جس سے اس کے دل میں خود پسندی آئے کیونکہ وہ سو اشعار ایک دفعہ سننے سے ہی یاد کر لیتا تھا اور پھر ان کو آخر سے شروع تک الٹا بھی سنا دیتا تھا۔ لوگوں کے دل میں یہ بات پیدا ہوئی کہ فلاں آدمی حافظ الحدیث ہے، پھر حفظ حدیث کے بارے میں اس سے پوچھا گیا تو اس نے کچھ عجیب سی بات کہی۔ اس کو حاکم بن بیع نے سنا تو اس کی طرف ایک جزو احادیث کا لکھا ہوا بھیجا۔ اور ایک جمعے تک وقت دیا کہ اس کو یاد کر کے مجھے سنا دو۔ تو جمعے کے بعد اس جزو کو واپس حاکم بن بیع کی طرف بدیع الزمان نے لوٹایا اور کہا کہ اس کو کون یاد کر سکتا ہے محمد بن فلان وجعفر بن فلان عن فلان۔ مختلف نام ہیں لفظ بھی مختلف ہیں تو بدیع الزمان سے حاکم بن بیع نے کہا بس اپنی حقیقت جان لو اور یہ بھی جان لو کہ یہ یاد کرنا تمہاری اس یادداشت سے زیادہ مشکل ہے۔ (۳۵۳)

محدث ابن ماکولا کا حافظہ

(حکایت) ہبۃ اللہ بن مبارک بن دواتی فرماتے ہیں میں امیر ابن ماکولا کے پاس حاضر ہوا انہوں نے مجھے فرمایا حدیث کے یہ دو جزو لو اور ایک کے متون کو دوسرے کی سندوں کے ساتھ لگاؤ اور دوسرے کے متون کو پہلے کی سندوں کے ساتھ لگاؤ حتیٰ کہ میں تمہیں پہلی حالت پر ان احادیث کو سنا دوں۔ (۳۵۴)

(فائدہ) یہاں جزو سے کچھ لکھا ہوا حصہ مراد ہے۔

اصول حدیث میں بعض کتابوں کو جزو کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور ان کو اجزائے حدیثیہ کہا جاتا ہے چاہے وہ کسی ایک صحابی ؓ یا تابعیؒ وغیرہ سے مروی احادیث پر مشتمل ہو چاہے مختصر طور پر یا مبسوط طریقے سے چاہے وہ جزو وحدانیات پر مشتمل ہو یا ثنائیات پر یا اسی طرح سے عشاریات اور اربعونیات اور ثمانونیات

(۳۵۳) انظر "طبقات" السبکی ۱۶۰/٤ ۔ سیر اعلام النبلاء ۱۷۳/۱۷ ۔

(۳۵٤) "تذکرة الحفاظ" ۱۲۰٤/٤-۱۲۰۵ ۔ سیر اعلام النبلاء ۵۷۵/۱۸ ۔

اور مائۃ یا مائتان وغیرہ پر اور بھی جزو کی بہت سی اقسام ہیں۔ (امداد اللہ)

۱۸۰۔ جلد کی ''الاغانی'' تو ان کے حافظہ کی ادنی کتاب ہے

(حکایت) ابوبکر بن زہرؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس ایک بدحال شخص آیا گویا کہ وہ دیہاتی ہے اس نے کہا اے بیٹے وزیر ابومروان کے پاس جاکر میرے لیے آنے کی اجازت مانگو میں نے کہا وہ سو رہے ہیں تو اس نے کہا یہ کون سی کتاب ہے میں نے کہا تمہیں اس کے پوچھنے سے کیا مقصد۔ یہ کتاب الاغانی ہے پھر کہا تم اس کا مقابلہ کر رہے ہو۔ میں نے کہا ہاں اصل نہیں ہے۔ کہا میں نے اس کتاب کو بچپن میں یاد کر لیا تھا۔ مجھے مسکراہٹ نے پکڑا تو اس نے کہا کتاب اپنے ہاتھ میں رکھو۔ تو میں نے لے لی پھر اس نے خدا کی قسم کسی جگہ غلطی نہ کی کئی دستے اس نے زبانی پڑھ لیے تو میں فوراً کھڑا ہوا اور اپنے والد کے پاس گیا تو وہ ننگے پاؤں جلدی سے نکلے اور اس سے معانقہ کیا اور اس کے ہاتھ چومے اور معذرت کی اور مجھے برا بھلا کہا اور اس کے سامنے خود ہلکے پڑ گئے۔ پھر اس سے بات چیت کی اور اس کو ایک سواری عطیے میں دی۔ میں نے کہا اے ابا جان یہ کون ہے فرمایا تو تباہ ہو جائے یہ اندلس کے ادیب ہیں، ان کا نام ابن عبدون ہے اس کی یادشدہ کتابوں میں کتاب الاغانی تو ہلکی سی کتاب ہے۔ (۳۵۵)

(فائدہ) کتاب الاغانی تقریباً بیس ضخیم جلدوں میں چھپی ہے قدرت کا کمال ہے کہ کس کس درجے کے حافظے والے لوگوں کو اللہ نے پیدا فرمایا تھا۔

ایک اونٹ کے بوجھ کے برابر علوم کا حافظ

(حکایت) امام شاطبیؒ کی یہ حالت تھی کہ جب ان کے سامنے مؤطا امام مالک اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم پڑھی جاتی تھی تو لوگوں کے لکھے ہوئے نسخے آپ

(۳۵۵) سیر اعلام النبلاء ۱۹/۵۹۹۔

کے حافظے سے تصحیح کیے جاتے تھے حتیٰ کہ کہا جاتا تھا کہ آپ کو ایک اونٹ کے وزن کے برابر کتابوں کا علم یاد ہے۔(۳۵۶)

مجھے تمہارے علم سے کیا کام

(حکایت) حضرت یعقوب بن عبدالرحمنؒ فرماتے ہیں کہ امام زہریؒ حضرت عروہ وغیرہ سے علم کو حاصل کرتے تھے پھر امام زہریؒ اپنی لونڈی کے پاس آتے تھے اور وہ سو رہی ہوتی تھی آپ اس کو جگاتے تھے اور فرماتے تھے مجھے فلاں نے ایسی حدیث سنائی ہے اور فلاں نے ایسی حدیث سنائی ہے تو وہ کہتی تھی مجھے اس سے کیا غرض ہے تو آپؒ فرماتے تھے مجھے پتہ ہے کہ تو اس سے فائدہ نہیں اٹھائے گی۔لیکن میں نے ابھی سنا تھا تو میرا خیال ہوا کہ میں اس کا مذاکرہ کرلوں۔(۳۵۷)

میں نے صرف ایک حدیث لکھی تھی

(حکایت) ہشام بن حسانؒ فرماتے ہیں میں نے حضرت حسنؒ اور امام محمدؒ کی روایت کردہ کسی حدیث کو نہیں لکھا تھا۔سوائے حدیث اعماق کے کیونکہ وہ لمبی تھی میں نے اس کو لکھ لیا تھا اور میں نے اس کو یاد کرلیا تھا اور پھر مٹا دیا تھا۔(۳۵۸)

---

(۳۵٦) سیر اعلام النبلاء ۲۱/۲٦٤۔

(۳۵۷) سیر اعلام النبلاء ٥/۳۳٤۔

(۳۵۸) واخرجه الرامهرمزي في " المحدث الفاصل ": ۳۸۳ والخطيب في " تقييد العلم " ٦۰ عن هشام بن حسان: ما كتبت حديثًا قط إلا حديث الأعماق، فلما حفظته محوته ـ وربما يريد بحديث الأعماق الحديث الذي أخرجه مسلم في " صحيحه " (۲۸۹۷) في أشراط الساعه: باب فتح القسطنطينية من حديث أبي هريرة أن رسول الله ﷺ قال: " لا تقوم الساعة حتى ينزل الروم الأعماق أو بدابق .... سير اعلام النبلاء ٦/۳۵۷۔

خدا سے شرم آتی ہے

(حکایت) حضرت ابو الولید وحبانؒ فرماتے ہیں کہ ہمام بن یحییٰؒ نے فرمایا مجھے اللہ سے حیاء آتی ہے کہ میں کتاب میں دیکھوں اور حدیث کو یاد کروں اور لوگوں کو سناؤں۔ (۳۵۹)

---

(۳۵۹) سیر اعلام النبلاء ۲۹۹/۷۔

باب نمبر-17

نسیان علم

بھلکڑ افسر

(حکایت نمبر-۱۷) فضل بن موسیٰ فرماتے ہیں کہ ہمارا ایک افسر مرو میں ہم پر مقرر تھا۔ وہ بڑا بھلکڑ تھا اس نے کہا میرے لیے ایک غلام خرید دو۔ اور اس کا نام میرے سامنے رکھ دو تا کہ مجھے اس کا نام نہ بھولے۔ پھر کہا تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے۔ لوگوں نے کہا واقد اس نے کہا تم نے ایسا نام کیوں نہیں رکھا کہ میں اس کو کبھی نہ بھولوں۔ یا یوں کہا کہ یہ ایسا نام ہے جس کو میں کبھی نہیں بھولوں گا۔ پھر کہا کھڑا ہوا ے فرقد۔ (واقد کی جگہ فوراً فرقد بنا دیا) (۳۶۰)

(۳۶۰) سیر اعلام النبلاء ۱۰۴/۹۔

باب نمبر-18

کتابت علم

صحابہؓ کا علم بھی سنت ہے

(حکایت نمبر-۱۸) حضرت صالحؒ فرماتے ہیں کہ میں اور امام ابن شہابؒ مل کر علم کی طلب کرتے تھے۔ ہم نے اتفاق کیا کہ ہم سنتوں کو لکھا کریں گے تو ہم نے ہر وہ چیز جو حضور ﷺ سے متعلق تھی اس کو لکھنا شروع کر دیا۔ پھر ابن شہاب زہریؒ نے فرمایا کہ جو کچھ ہمیں صحابہ کرامؓ سے ملا ہے اس کو بھی لکھ لیں۔ تو میں نے کہا وہ سنت نہیں ہے تو آپ نے فرمایا بلکہ وہ بھی سنت ہے انہوں نے لکھا اور میں نے نہ لکھا وہ کامیاب ہوئے اور میں ضائع ہو گیا۔ (۳۶۱)

لوگ جنت میں بھی علماء کے محتاج ہوں گے

(حکایت) حضرت سلم بن معاذؒ فرماتے ہیں میں نے حضرت سلیمان بن عبدالرحمٰن سے کہا کہ حضرت صفوان بن صالح ہمیں حدیث بیان کرنے سے انکار کرتے ہیں، فرمایا کہ پھر حضرت صفوان تشریف لائے پس سلام کیا تو حضرت سلیمان نے فرمایا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ نے حدیث بیان کرنے سے انکار کر دیا ہے تو انہوں نے فرمایا اے ابو ایوب ہمیں سلطان نے منع کیا ہے فرمایا تو ہلاک ہو حدیث پڑھایا کر کیونکہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ اہل جنت بھی جنت میں

(۳٦۱) سیر اعلام النبلاء ۵: ۴۵۵۔

علماء کے محتاج ہوں گے جس طرح سے وہ دنیا میں تمہارے محتاج ہیں۔ پس حدیث بیان کرو شاید کہ تم بھی ان میں سے ہو جاؤ۔ تب حضرت صفوان نے ہمیں حدیث پڑھانا شروع کی۔ (۳۶۲)

تیس سال تک میں لکھتا رہا بہن لقمے کھلاتی رہی

(حکایت) عمار بن رجاءؒ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبید بن یعیشؒ سے سنا فرمایا میں تیس سال تک اس حالت میں رہا کہ اپنے ہاتھ سے میں نے رات کے وقت کھانا نہیں کھایا۔ میری بہن مجھے لقمہ لقمہ کر کے کھلاتی تھی اور میں لکھتا تھا۔ (۳۶۳)

ہر رات باریک خط میں نوے ورقے لکھتے تھے

(حکایت) حضرت ابو احمد بن عدیؒ فرماتے ہیں کہ اسماعیل بن زید جرجانیؒ رات بھر میں نوے ورقے باریک خط میں لکھ لیا کرتے تھے۔ (۳۶۴)

دنیا اور آخرت کا فائدہ علم حدیث کے حصول میں ہے

(حکایت) حضرت سہل بن عبداللہ فرماتے ہیں جو آدمی دنیا اور آخرت کو چاہتا ہے وہ حدیث کو لکھے کیونکہ اس میں دنیا اور آخرت کی منفعت ہے۔ (۳۶۵)

لکھتے لکھتے خدا کو جا ملو

(حکایت) حضرت ابن درستویہؒ جو حضرت سہل بن عبداللہؒ کے شاگرد تھے

---

(۳٦۲) سیر اعلام النبلاء ۱۱/٤۷٥۔

(۳٦۳) سیر اعلام النبلاء ۱۱/٤٥۹۔

(۳٦٤) سیر اعلام النبلاء ۱۳/٥٤ وفي تاريخ جرجان: ۱۰۳ "سبعين"۔

(۳٦٥) سیر اعلام النبلاء ۱۳/۳۳۱۔

فرماتے ہیں کہ حضرت سہل نے جب محدثین کو دیکھا تو فرمایا تھا کوشش میں لگے رہو یہاں تک کہ تم اللہ کو اس حالت میں ملو کہ تمہارے پاس (علم حدیث لکھنے کی سیاہیاں موجود ہوں۔ (۳۶۶)

(۳٦٦) سیر اعلام النبلاء ۱۳/۳۳۰۔

باب نمبر-19

پڑھانے پر اجرت لینا

گھر کے تیرہ آدمی ہیں روٹی ایک بھی نہیں

(حکایت نمبر-۱۹) حضرت ابو نعیم فضل بن دُکینؒ فرماتے ہیں لوگ مجھے معاوضہ لینے پر ملامت کرتے ہیں جب کہ میرے گھر میں تیرہ افراد ہیں اور روٹی ایک بھی میسر نہیں۔ (۳۶۷)

علم میں بخل کی نادر مثال

(حکایت) حضرت ابوبکر بن سنیؒ فرماتے ہیں میں نے امام نسائیؒ سے سنا ان سے حضرت علی بن عبدالعزیز کے بارے میں پوچھا جا رہا تھا، تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کا برا کرے تین مرتبہ فرمایا۔ امام نسائیؒ سے کہا گیا آپ اس سے روایت کرتے ہیں فرمایا نہیں، پوچھا گیا کیا وہ جھوٹا تھا فرمایا نہیں لیکن کچھ لوگ آپ کے پاس علم پڑھنے کے لیے آئے اور اچھا معاملہ کیا جس سے ان کی حالت اچھی ہو گئی۔ لیکن ان مہاجرین میں ایک غریب انسان بھی موجود تھا۔ جو فقیر تھا اس کے پاس نیک برتاؤ کی کوئی چیز بھی نہیں تھی جو وہ علی بن عبدالعزیز کو دیتا علی بن عبدالعزیز نے اس کی موجودگی میں حدیثؐ کی روایت کرنے سے انکار کر دیا۔ تو غریب نے کہا کہ میرے پاس ایک پیالے کے سوا کچھ نہیں ہے کہا وہی لاؤ وہ لایا

(۳۶۷) "تهذيب الكمال" لوحة ۱۰۹۹۔ سير اعلام النبلاء ۱۵۲/۱۰۔

گیا، تو اس نے حدیث سنائی ۔(۳۶۸)

حدیث مفت پڑھاؤں گا علم ادب قیمت سے

(حکایت) ابن النجار ؒ فرماتے ہیں میں نے ابن سکینہ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن ناصر سے عرض کیا کہ میں آپ کے پاس دیوان متنبی اور اس کی شرح جو ابوزکریا تبریزی نے لکھی ہے اس کو پڑھنا چاہتا ہوں فرمایا کہ تم ہمیشہ میرے پاس مفت میں حدیث پڑھتے رہو۔ اور یہ شعر کی بات ہے اور ہم خرچ کے محتاج ہیں۔ فرمایا کہ مجھے میرے والد نے پانچ دینار دیئے۔ میں نے وہ آپ کی خدمت میں پیش کیے اور میں نے یہ کتاب پڑھی۔(۳۶۹)

حدیث پڑھانے کی اجرت لینے پر آگ کی سزا

(حکایت) حضرت ابو القاسم بن عدیم ؒ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبدالعزیز بن ہلالہ ؒ سے سنا اور میرا غالب گمان یہ ہے کہ میں نے یہ بات ابن ہلالہ سے خراسان میں سنی تھی کہ میں نے عمر بن طَبَرْزَذ کو خواب میں ان کی وفات کے بعد دیکھا ان پر نیلے رنگ کے کپڑے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا میں تمہیں خدا کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں تمہارا موت کے بعد کیا بنا۔ کہا میں آگ کے کمرے میں ہوں۔ وہ سارا کمرہ آگ سے بھرا ہوا ہے میں نے کہا ایسا کیوں ہوا کہا اس لیے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی احادیث کے بدلے میں سونا لیا تھا۔(۳۷۰)

---

(۳۶۸) معجم الأدباء: ۱۲/۱٤-۱۳۔ سیر اعلام النبلاء ۳٤۹/۱۳۔

(۳۶۹) انظر "تذکرۃ الحفاظ" ۱۲۹۰/٤۔ سیر اعلام النبلاء ۲۶۹/۲۰۔

(۳۷۰) سیر اعلام النبلاء ۵۱۱/۲۱۔

باب نمبر-20

رائے زنی کی مذمت

امام ابوحنیفہؒ کا رائے زنی سے اجتناب

(حکایت نمبر-۲۰) حضرت یزید بن عبدربہؒ فرماتے ہیں میں نے امام وکیعؒ سے سنا وہ حضرت یحیٰ الوحاظیؒ سے فرما رہے تھے کہ رائے زنی سے بچتے رہنا کیونکہ میں نے امام ابوحنیفہؒ سے سنا ہے انہوں نے فرمایا مسجد میں پیشاب کرنا بعض قیاس سے اچھا ہے۔(۳۷۱)

(فائدہ) اس سے معلوم ہوا کہ امام ابوحنیفہؒ قرآن وسنت کے مکمل طور پر پیرو کار تھے۔ اور قیاس بھی وہی کرتے تھے جو قرآن وسنت کے مطابق ہوتا تھا۔

یعنی جیسے مسجد میں پیشاب کرنا حرام اور برا ہے تو ایسے ہی بعض قیاس جو قرآن وسنت کی نصوص کے خلاف ہوتے ہیں وہ مسجد میں پیشاب کرنے سے بھی زیادہ قبیح ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ ہر شخص اس کا اہل نہیں ہے قیاس صحیح وہی شخص کر سکتا ہے جو قرآن وسنت اور علوم اجتہاد کا ماہر ہو۔...... (امداد اللہ انور)

---

(۳۷۱) "تهذيب الكمال" لوحة ۱۵۰۳۔ وقال الحافظ في "مقدمة الفتح": هو من شيوخ البخاري، وثقه يحيى بن معين، وأبو اليمان، وابن عدي، وذمه أحمد لأنه نسبه إلى شيء من رأي جهم، وقال إسحاق بن منصور: كان مرجئا، وقال الساجي: هو من أهل الصدق والأمانة، وقال أبو حاتم: صدوق۔ سير اعلام النبلاء ۱۰/۴۵۶۔

باب نمبر-21

فتویٰ میں احتیاط

مجھے ایک دن فتویٰ دینا سال بھر کے جہاد سے زیادہ محبوب ہے

(حکایت نمبر-۲۱) حضرت مسروقؒ فرماتے ہیں اگر میں ایک دن انصاف اورحق کا فتویٰ دوں تو مجھے پورے سال کے جہاد سے زیادہ محبوب ہے۔(۳۷۲)

امام نخعیؒ اور امام شعبیؒ کے علم کا مرتبہ

(حکایت) حضرت ابن عونؒ فرماتے ہیں کہ امام شعبیؒ انبساط سے کام لیتے تھے اور امام نخعیؒ انقباض سے کام لیتے تھے اور جب فتویٰ دینے کا وقت آتا تو امام شعبیؒ میں انقباض ہوتا تھا اور امام ابراہیم نخعیؒ میں انبساط ہوتا تھا۔(۳۷۳)

(فائدہ) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام ابراہیم نخعیؒ میں علم کی کتنی وسعت تھی اور کتنا بڑی فقاہت تھی کہ ان پر ناگواری اور انقباض نہیں ہوتا تھا۔ اور امام شعبیؒ پر کتنا انقباض ہوتا تھا۔

صحابہؓ کا فتویٰ دینے میں احتیاط

(حکایت) حضرت ابن ابی لیلیٰؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کے ایک

(۳۷۲) سیر اعلام النبلاء ٦٦/٤۔
(۳۷۳) سیر اعلام النبلاء ٣٠٣/٤۔

سو بیس انصاری صحابہؓ سے ملاقات کی ہے۔ جب ان میں سے کسی سے مسئلہ پوچھا جاتا تو وہ پسند کرتے تھے کہ ان کا بھائی ان کی جگہ جواب دے۔ (۳۷۴)

ہر سوال کا جواب دینا جہالت ہے

(حکایت) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں خدا کی قسم وہ شخص جو لوگوں کو ان کے ہر سوال کا جواب دیتا ہے وہ دیوانہ ہے۔

امام اعمشؒ فرماتے ہیں کہ مجھے حکم نے فرمایا کہ میں آپ سے یہ بات آج سے پہلے سن لیتا تو میں اتنا زیادہ کثرت سے فتوے نہ دیتا جس طرح سے میں دیتا رہا ہوں۔ (۳۷۵)

میں ان مسائل کی اجرت لیتا ہوں جو مجھے آتے ہیں

(حکایت) مالک بن سلیمانؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم بن طہمان کا بیت المال سے بڑا وظیفہ جاری تھا وہ ہر وقت اس کو لے کر آگے سخاوت کرتے تھے۔ ایک مرتبہ خلیفہ کی مجلس میں آپ سے سوال پوچھا گیا تو آپؒ نے فرمایا میں نہیں جانتا۔ تو لوگوں نے آپ سے کہا آپ ہر مہینے اتنا اتنا وظیفہ لیتے ہیں اور آپ کو ایک مسئلہ نہیں آتا۔ آپ نے فرمایا کہ میں ان مسائل کی اجرت لیتا ہوں جو مجھے آتے ہیں اور جو نہیں آتے اگر میں اُن کی اجرت لینا شروع کر دوں تو بیت المال بھی مجھ پر ختم ہو جائے اور وہ مسائل ختم نہ ہوں جو مجھے نہیں آتے۔ امیر المؤمنین کو یہ جواب پسند آیا۔ امیر المؤمنین نے آپ کے لیے ایک اچھے

---

(۳۷۴) أخرجه ابن سعد في الطبقات ۱۱۰/۶ من طريق يزيد بن هارون عن شعبة عن عطاء وهذا سند صحيح، فإن شعبة سمع من عطاء قبل الاختلاط۔ سير اعلام النبلاء ۲۶۳/۴۔

(۳۷۵) سير اعلام النبلاء ۲۱۱/۵۔

خاصے انعام کا حکم دیا۔ اور آپ کے وظیفے میں بھی اضافہ کر دیا۔ (۳۷۶)

امام مالکؒ نے چالیس میں سے صرف پانچ مسائل کا جواب دیا

(حکایت) خالد بن خداش فرماتے ہیں میں امام مالک کے پاس چالیس مسئلے لے کر گیا، آپ نے مجھے ان میں سے صرف پانچ مسائل کا جواب دیا۔

حضرت ہیثم بن جمیلؒ فرماتے ہیں میں نے امام مالکؒ سے سنا ان سے اڑتالیس مسائل پوچھے گئے تھے آپ نے ان میں سے بتیس مسائل کے بارے میں فرمایا مجھے علم نہیں ہے۔ (۳۷۷)

فتویٰ میں احتیاط

(حکایت) ابن حمدانؒ قرآن کے حافظ تھے حدیث، تاریخ، رجال اور فقہ کے عالم تھے۔ فتویٰ میں بڑی مہارت تھی۔ ایک آدمی آپ کے پاس آیا اور کہا میں نے حلف اٹھایا ہے کہ اگر میں فلاں عورت سے نکاح کروں گا تو اس کو تین طلاقیں۔ تو آپؒ نے فرمایا کہ امام مالکؒ اور امام ابوحنیفہؒ کا قول تو یہ ہے کہ اس عورت پر طلاق پڑ جائے گی۔ اور امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ طلاق نہیں پڑے گی۔ سائل نے کہا آپ کیا کہتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ فیصلہ ابوبکر الفراتیؒ سے کروالو۔ خود آپ نے فتویٰ نہ دیا۔ (۳۷۸)

فتویٰ لکھنے سے دایاں ہاتھ بغل تک منور ہو گیا تھا

(حکایت) حضرت ابوصالح المؤذنؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابومحمد

---

(۳۷۶) تاریخ بغداد: ۱۱۰/۶، و "تذکرۃ الحفاظ: ۲۱۳/۱۔ سیر اعلام النبلاء ۳۸۲/۷۔

(۳۷۷) سیر اعلام النبلاء ۶۹/۸۔

(۳۷۸) سیر اعلام النبلاء ۱۹۵/۱۶۔

الجوینیؒ کو غسل دیا جب میں نے آپؒ کو کفن میں لپیٹا تو آپ کا دایاں ہاتھ بغل تک ایسے روشن دیکھا جیسے چاند کا رنگ ہوتا ہے۔ میں حیران ہو گیا اور میں نے کہا یہ فتویٰ لکھنے کی برکات ہیں۔ (۳۷۹)

پانچ لاکھ احادیث یاد ہوں تو امید ہے مفتی بن سکتا ہے (امام احمدؒ)

(حکایت) حضرت زکریا بن یحییٰ الضریرؒ فرماتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبلؒ سے عرض کیا آدمی کو فتویٰ دینے کے لیے کتنی احادیث کافی ہیں کیا ایک لاکھ کافی ہیں، فرمایا نہیں یہاں تک کہ میں نے کہا کہ پانچ لاکھ احادیث کافی ہیں فرمایا امید ہے۔ (۳۸۰)

امام سحنونؒ کے علم کی وسعت

(حکایت) امام سحنونؒ فرماتے ہیں میں مسائل میں آٹھ ائمہ فقہ کے آٹھ قسم کے اقوال جانتا ہوں تو میں کس طرح سے جلدی سے جواب دے سکتا ہوں۔ (۳۸۱)

ایک لاکھ سے کم احادیث کے حافظ پر طلاق کے مسائل میں فتویٰ دینے پر تعجب ہے

(حکایت) حضرت ابوزرعہؒ فرماتے ہیں مجھے اس شخص پر تعجب ہے جو طلاق کے مسائل میں فتویٰ دیتا ہے اور اس کو ایک لاکھ سے کم احادیث یاد ہیں۔ (۳۸۲)

---

(۳۷۹) انظر "طبقات" السبکي ۷۵/۵۔ سیر اعلام النبلاء ۶۱۸/۱۷)

(۳۸۰) سیر اعلام النبلاء ۲۳۲/۱۱۔

(۳۸۱) سیر اعلام النبلاء ۶۶/۱۲۔

(۳۸۲) سیر اعلام النبلاء ۶۹/۱۳۔

حضرت ابوذرؓ کی تبلیغ علم کی حرص

(حکایت) ابو کثیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، فرمایا کہ میں حضرت ابوذرؓ کے پاس حاضر ہوا جب کہ وہ جمرۂ وسطیٰ کے پاس (منیٰ میں) بیٹھے ہوئے تھے، لوگ آپؓ کے ارد گرد تھے فتویٰ پوچھ رہے تھے ایک آدمی آیا اور آپ کے پاس کھڑا ہو گیا اور کہا کیا آپ کو امیر المؤمنین نے فتویٰ دینے سے منع نہیں کیا تو آپ نے اپنا سر اٹھایا اور پھر فرمایا کیا تم میرے اوپر جاسوس ہو اگر تم یہ تلوار یہاں میری گدی پر بھی رکھ دو۔ پھر میں گمان کروں کہ میں ایک کلمہ جو حضور ﷺ سے میں نے سنا ہے اس کو بیان کر سکتا ہوں پہلے اس کے کہ تم مجھ پر تلوار چلا دو۔ تو میں اس کو بیان کر کے رہوں گا۔ (۳۸۳)

---

(۳۸۳) أخرجه أبو نعيم في "الحلية" ۱/۱٦۰۔ سير اعلام النبلاء ۲/٦٤۔

باب نمبر-22

تصنیف کتاب اور اس کے آداب

امام ابوعبیدؒ کا کتاب پر اعتراض ہونے پر تحمل

(حکایت نمبر-۲۲) امام ابوعبید قاسم بن سلامؒ ایک دن نماز سے فارغ ہو کر جارہے تھے اسحاق الموصلیؒ کے گھر سے گزرے تو لوگوں نے آپ سے کہا اے ابو عبید اس گھر کا آدمی کہتا ہے کہ آپ کی کتاب غریب المصنف میں ایک ہزار غلطیاں ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ کتاب ایک لاکھ سے زیادہ چیزوں پر مشتمل ہے ان میں ایک ہزار کوئی زیادہ نہیں ہیں۔ اور شاید اسحاق کے پاس بھی کوئی روایت ہو اور ہمارے پاس بھی کوئی روایت ہو۔ اس کو ہماری روایت کا پتہ نہ ہو اس لیے اس نے ہماری غلطی نکالی ہو اور دونوں روایتیں درست ہوں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کو بعض چیزوں میں غلطی لگی ہو اور ہمیں بھی بعض چیزوں میں غلطی لگی ہو۔ تو اس طرح سے بہت کم غلطی باقی رہ جاتی ہے۔ (۳۸۴)

سب کتابیں تین مرتبہ تصنیف کیں

(حکایت) امام بخاریؒ فرماتے ہیں میں نے اپنی تمام کتابوں کو تین مرتبہ لکھا ہے اور میں نے یہ بھی آپ سے سنا کہ اگر میرے بعض استادوں کو زندہ کھڑا کیا

---

(۳۸٤) "تاریخ بغداد" ۱۲/۴۱۳، و "إنباه الرواة" ۳/۲۰۔ سیر اعلام النبلاء ۱۰/۵۰۲۔

جائے تو بھی وہ یہ نہ سمجھ سکیں گے کہ تاریخ کبیر کو کس طرح سے تصنیف کیا ہے اور نہ وہ جان سکیں گے۔ پھر فرمایا میں نے اس کو تین مرتبہ لکھا ہے۔(۳۸۵)

ایک رات میں کتاب الاعتصام لکھی

(حکایت) امام بخاریؒ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ میں نے کتاب ''الاعتصام'' کو ایک رات میں تصنیف کیا ہے۔(۳۸۶)

امام نسائیؒ نے کتاب خصائص علی کیوں لکھی تھی

(حکایت) محمد بن موسیٰ المامونی فرماتے ہیں میں نے کچھ لوگوں سے سنا جو حضرت ابو عبد الرحمٰن نسائیؒ پر حضرت علیؓ کے خصائص پر لکھی ہوئی کتاب پر اعتراض کر رہے تھے اور اس پر بھی کہ انہوں نے فضائل شیخینؓ پر کتاب کیوں نہیں لکھی۔ میں نے اس بات کو آپ کے سامنے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا میں دمشق میں گیا تھا۔ وہاں حضرت علیؓ کے بہت مخالف تھے اس لیے میں نے کتاب ''الخصائص'' لکھی تھی مجھے امید تھی کہ اللہ ان کو ہدایت دیں گے۔ اس کے بعد امام نسائیؒ نے فضائل الصحابہؓ پر بھی ایک کتاب لکھی تھی۔ آپ سے عرض کیا گیا جب کہ میں اس بات کو سن رہا تھا کہ آپ نے حضرت معاویہؓ کے فضائل پر کوئی کتاب کیوں نہیں لکھی تو فرمایا کہ میں کون سی چیز لکھوں۔ یہ حدیث لکھوں، اَللّٰھُمَّ لاتشبع بَطْنَهٗ تو سوال کرنے والا خاموش ہو گیا۔(۳۸۷)

---

(۳۸۵) "تاریخ بغداد" ۷/۲، و "طبقات السبکي" ۲۲۱/۲، و "مقدمة الفتح": ۴۸۸۔ سیر اعلام النبلاء ۴۰۳/۱۲۔

(۳۸۶) سیر اعلام النبلاء ۴۱۲/۱۲۔

(۳۸۷) هو في "مسند الطیالسي" برقم (۲۶۸۸) من طریق أبي عوانه، عن أبي حمزة القصاب، عن ابن عباس؛ أن رسول الله صلی الله علیه وسلم بعث=

(فائدہ) حضرت علیؓ کے فضائل باقی صحابہ کرامؓ کی بہ نسبت حضور علیہ السلام سے زیادہ مروی ہیں جب کہ حضرت معاویہؓ کے فضائل میں چند احادیث مروی ہیں جس کی طرف امام نسائیؒ نے اشارہ کیا کہ میں آپ کے فضائل کو کتاب کی شکل کیسے دے سکتا ہوں۔

حسن تصنیف کا سبب

(حکایت) حضرت ابو حازم عمر بن احمد عبدولیؒ فرماتے ہیں کہ امام حاکم جو اپنے زمانے میں محدثین کے امام تھے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے آب زمزم پیا اور اللہ سے سوال کیا کہ وہ مجھے حسن تصنیف کی توفیق عطا فرمادیں۔

(فائدہ) چنانچہ ایسا ہی ہوا آپ کی کتابیں مصنفین کی سابقہ تصانیف پر زیادہ خوبصورتی اور حسن تصنیف رکھتی ہیں۔ (۳۸۸)

محدث پنساری ہیں اور فقہاء اطباء

(حکایت) ابو سلیمان بن زبر فرماتے ہیں کہ امام طحاویؒ نے میری تصانیف میں بہت ساری چیزوں کو دیکھا اور رات بھر میرے پاس رہے اور ان کتابوں کو الٹتے پلٹتے رہے۔ اور ان کو بڑا پسند کیا، پھر مجھ سے فرمایا اے ابو سلیمان تم پنساری ہو اور ہم طبیب ہیں۔ (۳۸۹)

= إلى معاوية ليكتب له ، فقال : إنه يأكل ، ثم بعث إليه ﷺ ، فقال : إنه يأكل ، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم : " لا أشبع الله بطنه "۔ وأخرجه مسلم (٢٦٠٤) في البر والصلة بلفظ آخر عن شعبة، عن أبي حمزة القصاب ، عن ابن عباس ۔ وانظر " أنساب الأشراف " ١٢٥/٤-١٢٦ ۔ سير اعلام النبلاء ١٢٩/١٤ ۔

(٣٨٨) انظر " تبيين كذب المفتري " ٢٢٨ ، و " الأنساب " ٣٧١/٢ ، و " تذكرة الحفاظ " ١٠٤٤/٣ ۔ سير اعلام النبلاء ١٧١/١٧ ۔

(٣٨٩) سير اعلام النبلاء ٤٤١/١٦ ۔

(فائدہ) جیسے پنساریوں کے پاس ہر طرح کی دوائیں موجود ہوتی ہیں لیکن ان کا استعمال اور فوائد نہیں جانتے اسی طرح سے محدثین کے پاس احادیث کثرت سے موجود ہوتی ہیں لیکن ان سے فقہی مسائل کا استنباط ان کا کام نہیں ہوتا، یہ کام فقہاء کا ہے، امام طحاویؒ نے فرمایا کہ ہم فقہاء، اطباء ہیں، جس طرح سے مفردات کے استعمال کا طبیب کو فن آتا ہے۔ اسی طرح سے ان احادیث سے مسائل کے استنباط کا فن ہمیں آتا ہے۔

آج لوگوں کی سمجھ الٹی ہو گئی ہے کہ محدثین کی احادیث کی کتابوں کو پڑھنا شروع کر دیا ہے اور جو لوگ احادیث کے سمجھنے والے اور ان سے مسائل کا استنباط کرنے والے تھے۔ ان کے استنباطات کو چھوڑنے کا پروپیگنڈہ شروع کر دیا ہے۔

امام بیہقیؒ کی کتابوں کا نور

(حکایت) فقیہ محمد بن عبدالعزیز المروزیؒ فرماتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ ایک تابوت ہے جو آسمان کی طرف بلند ہوا۔ اس سے نور نکل رہا تھا میں نے کہا یہ کیا ہے۔ کہا گیا یہ امام احمد بیہقیؒ کی تصنیفات ہیں۔ (۳۹۰)

مصنف اپنی عقل لوگوں کے سامنے رکھتا ہے

(حکایت) خطیب بغدادیؒ فرمایا کرتے تھے جو شخص تصنیف کرے تو اس نے اپنی عقل ایک طباق میں رکھ کر لوگوں کے سامنے پیش کر دی ہے۔ (۳۹۱)

امام بیہقیؒ کا امام شافعیؒ پر احسان

(حکایت) امام الحرمین ابو المعالی الجوینیؒ فرماتے ہیں کوئی شافعی فقیہ ایسا

(۳۹۰) سیر اعلام النبلاء ۱۶۸/۱۸۔

(۳۹۱) "تذکرۃ الحفاظ" ۱۱۴۱/۳، و "المستفاد": ۵۹-۶۰۔ سیر اعلام النبلاء ۲۸۱/۱۸۔

نہیں مگر امام شافعیؒ کا اس پر احسان ہے۔ مگر ابو بکر بیہقیؒ ایسے ہیں کہ ان کا امام شافعیؒ پر احسان ہے کیونکہ انہوں نے امام شافعیؒ کے مذہب کی نصرت میں کتابیں تصنیف کی ہیں۔ (۳۹۲)

امام ابن جوزیؒ کے اوہام بہت ہیں

(حکایت) سیف فرماتے ہیں کہ میں نے ابن نقطہ سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ ابن الاخضر سے کہا گیا تھا۔ آپ ابن جوزیؒ کے بعض اوہام کا جواب نہیں لکھتے۔ فرمایا کہ ان لوگوں کا رد لکھا جاتا ہے جن کی غلطیاں کم ہوں ان کے تو اوہام ہی بہت زیادہ ہیں۔ (۳۹۳)

(فائدہ) ان اوہام میں ایک ابوحنیفہؒ پر رد کرنا بھی ہے۔ جیسا کہ انہوں نے اپنی کتاب المنتظم میں کئی صفحات امام صاحبؒ کے خلاف لکھ دیئے ہیں۔

تصنیف کے لیے استخارہ

(حکایت) ہارون بن عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ امام ابوجعفر الطبریؒ نے فرمایا میں نے اللہ تعالیٰ سے استخارہ کیا تھا، اور اپنی تفسیر کی تصنیف کی نیت پر اس سے تین سال پہلے مدد مانگی تھی پہلے اس کے کہ میں اس کی تصنیف شروع کروں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے میری مدد فرمائی۔ (۳۹۴)

---

(۳۹۲) سیر اعلام النبلاء ۱۱/۱۶۸-۱۶۹۔

(۳۹۳) سیر اعلام النبلاء ۲۱/۳۸۲۔

(۳۹۴) سیر اعلام النبلاء ۱۴/۲۷۴۔

باب نمبر-23

نقل علم میں غلطی اور اس کی مذمت

الم ترکیف میں غلطی کا لطیفہ

(حکایت نمبر-۲۳) حسن بن حباب فرماتے ہیں کہ عثمان بن ابی شیبہؒ نے ان کے سامنے تفسیر قرآن بیان کرتے ہوئے سورۃ فیل کو اس طرح سے پڑھا، اَلِفْ لَامْ مِیْمْ تَرَکِیفَ فعل ربک باصحاب الفیل. (۳۹۵)

فلمّا جھّزھم میں غلطی کا لطیفہ

(حکایت) ابراہیم خصاف فرماتے ہیں حضرت عثمان بن ابی شیبہ نے تفسیر میں آیت قرآنی کو اس طرح پڑھا، فَلَمَّا جَھَزَھُمْ بِجَھَازِھِمْ جَعَلَ السَّفِیْنَۃَ. تو حاضرین نے پکار کر کہا السِّقَایَۃَ تو آپ نے فرمایا میں اور میرا بھائی عاصم کی قرأت نہیں پڑھتے۔ (۳۹۶)

(فائدہ) عثمان بن ابی شیبہؒ بڑے محدثین میں سے گزرے ہیں، خطاء انسان کے ساتھ رہتی ہے یہ دو مقام بھی اسی قسم میں سے ہیں۔

صاد کی جگہ سین پڑھنے کا لطیفہ

(حکایت) حضرت ابو علی صالح بن محمد فرماتے ہیں میں مصر میں گیا وہاں

(۳۹۵) سیر اعلام النبلاء ۱۱/۱۵۳۔

(۳۹۶) سیر اعلام النبلاء ۱۱/۱۵۳۔

ایک بڑا حلقہ لگا ہوا تھا۔ میں نے کہا یہ کون صاحب ہیں؟ کہا یہ نحو کے عالم ہیں، میں ان کے قریب بیٹھ گیا، تو ان سے سنا وہ کہہ رہے تھے جہاں صاد ہو وہاں سین پڑھنا جائز ہے تو میں نے لوگوں کے درمیان جا کر ان سے کہا صَلامٌ علیکم یا أبا سَالح، سلّیتم بعْدُ (اے ابوصالح تم پر سلام ہو کیا تم نے نماز پڑھ لی) تو اس نے مجھے کہا اے بے وقوف یہ کیا بات ہوئی میں نے کہا یہ وہی بات ہے جو آپ نے ابھی کہی ہے تو اس نے کہا میرا خیال ہے کہ تم بغداد کے عیار لوگوں میں سے ہو، میں نے کہا تم جیسے سمجھ لو۔ (۳۹۷)

نماز میں سند حدیث کی تصحیح

(حکایت) حضرت رجاء بن محمد المعدل کہتے ہیں ہم امام دارقطنیؒ کے پاس ایک دن موجود تھے، ایک قاری آپ کے سامنے سند پڑھ رہا تھا جب کہ آپ نفل نماز میں تھے۔ وہ نسیر بن ذعلوق کی حدیث پڑھتے ہوئے جب گزرا تو یوں پڑھا۔ بشیر بن ذعلوق، تو امام دارقطنیؒ نے سبحان اللہ کہا (اس سے مطلب یہ تھا کہ شین نہ پڑھو سین پڑھو، جیسے سبحان اللہ میں سین ہے) تو اس نے پھر بشیر پڑھا، آپ نے پھر سبحان اللہ کہا تو اس نے یسیز پڑھا، تو امام دارقطنیؒ نے ن والقلم پڑھا۔ (یعنی ی کی بجائے نون پڑھو۔ (۳۹۸)

(فائدہ) کیونکہ نماز میں قرآن کے علاوہ یا تسبیح کے علاوہ قیام میں کوئی چیز درست نہیں ہے، اس لیے آپ نے ایسا کیا۔

(حکایت) حضرت حمزہ بن محمد بن طاہر فرماتے ہیں ہم امام دارقطنیؒ کے پاس موجود تھے آپ کھڑے ہو کر نفل پڑھ رہے تھے آپ کے سامنے ابوعبداللہ بن

---

(۳۹۷) سیر اعلام النبلاء ۱۲: ۳۱۔

(۳۹۸) "تاریخ بغداد" ۱۲: ۳۹۔ سیر اعلام النبلاء ۱۶: ۴۵۵۔

کاتب نے عمرو بن شعیب کو عمرو بن سعید پڑھا تو امام دار قطنیؒ نے تسبیح کہی۔ پھر اسی طرح سے لوٹایا ابن سعید اور رک گیا، تو امام دار قطنیؒ نے یہ آیت پڑھی، قَالُوْا یَا شُعَیْبُ اَصَلٰوتُکَ تَامُرُکَ. تب ابن الکاتب نے شعیب پڑھا۔

ایک جھوٹے واعظ کی عجیب جسارت

(حکایت) جعفر طیالسی فرماتے ہیں کہ امام احمد بن حنبلؒ اور امام یحییٰ بن معینؒ نے مسجد رصافہ میں نماز پڑھی تو ایک قصہ گو کھڑا ہوا اور کہا ہمیں احمد بن حنبلؒ اور یحییٰ بن معینؒ دونوں نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت عبدالرزاق نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت معمر نے وہ حضرت قتادہ سے وہ حضرت انس سے وہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ کُلِّ کَلِمَةٍ مِنْهَا طَیْرًا مَنْقَارُهٗ مِنْ ذَهَبٍ وَرِیْشُهٗ مِنْ مَرْجَانٍ (جس نے لا الہ الا اللہ کہا۔ اللہ تعالیٰ اس کے ہر کلمے سے ایک پرندہ پیدا کریں گے جس کی چونچ سونے کی ہوگی اور پر مرجان کے ہوں گے) اور پھر بیس ورقوں کے برابر ایک قصہ گھڑ دیا، امام احمد یحییٰ بن معینؒ کی طرف اور یحییٰ بن معینؒ امام احمدؒ کی طرف دیکھتے رہے اور دونوں کہہ رہے تھے کہ ہم نے تو یہ بات اس سے پہلے کبھی نہیں سنی پھر دونوں خاموش رہے حتیٰ کہ جب وہ اپنے قصے سے فارغ ہوا اور اپنے درہم جمع کیے پھر بیٹھ کر مسجد رصافہ کے قبہ کی طرف دیکھنے لگا۔ تو امام یحییٰ بن معینؒ نے اس کو اشارہ کیا تو وہ ہدیے کی لالچ سے آ گیا، آپ نے فرمایا تمہیں یہ حدیث کس نے بیان کی ہے اس نے کہا احمد اور ابن معین نے آپ نے فرمایا میں یحییٰ بن معین ہوں اور یہ احمد بن حنبل ہیں ہم نے تو یہ حدیث کبھی نہیں سنی اگر تم نے لازمی طور پر جھوٹ بولنا ہی ہے تو ہمیں چھوڑ کر کسی اور پر

جھوٹ باندھا کرو۔ اس نے کہا تم یحییٰ بن معین ہو؟ انہوں نے فرمایا ہاں، تو کہا میں سنا کرتا تھا کہ یحییٰ بن معین احمق ہیں مجھے اس کا ابھی پتہ چلا ہے گویا کہ دنیا میں یحییٰ بن معین اور احمد بن حنبل تمہارے سوا اور کوئی نہیں ہے میں نے سترہ احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین سے احادیث کو لکھا ہے تو امام احمد بن حنبل نے اپنی آستین اپنے چہرے پر رکھ لی۔ اور فرمایا کہ اس کو جانے دو پھر وہ اس طرح سے اٹھا جیسا کہ وہ ان دونوں کی توہین کر رہا تھا۔ (۳۹۹)

ایک جاہل حنفی کا قصہ اور امام ابوحنیفہ کی روایات حدیث

(حکایت) حضرت ابن وھب دینوریؒ فرماتے ہیں میں امام ابوزرعہؒ کی خدمت میں حاضر ہوا وہاں ایک خراسانی آپ کے سامنے من گھڑت احادیث پیش کر رہا تھا اور آپ فرما رہے تھے کہ یہ حدیث باطل ہے اور وہ ہنستا تھا اور کہتا تھا جو حدیث آپ کو یاد نہیں ہے آپ کہہ دیتے ہیں باطل ہے تو میں نے کہا ارے تمہارا مذہب کیا ہے، کہا حنفی ہوں۔ میں نے کہا امام ابوحنیفہؒ اپنے استاد حماد سے کون سی احادیث روایت کرتے ہیں تو وہ خاموش ہو گیا میں نے کہا اے ابوزرعہ آپ کو امام ابوحنیفہؒ کی امام حماد سے روایت کردہ کون سی احادیث یاد ہیں تو آپ نے ان کی احادیث سنا دیں تو میں نے اس ضدی سے کہا تمہیں حیا نہیں آتی کہ امام المسلمین کے سامنے تم موضوع احادیث بیان کرتے ہو اور تمہیں خود اپنے امام کی احادیث یاد نہیں ہیں تو امام ابوزرعہؒ اس طرح کے جواب سے بڑے خوش ہوئے اور مجھے چوم لیا۔ (۴۰۰)

---

(۳۹۹) سیر اعلام النبلاء ۸٦/۱۱۔

(٤۰۰) سیر اعلام النبلاء ٤۰۱/۱٤۔

حدیث کا غلط مقصد میں استعمال

(حکایت) ابوبکر بن اسحاقؒ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابراہیم حربی کی مجلس علم سے نکلے۔ ہمارے ساتھ ایک آدمی تھا، جو زیادہ مخول کرتا تھا، اس نے ایک بے ریش لڑے کو دیکھا تو آگے بڑھ کر کہا۔ السلام علیک پھر اس سے مصافحہ کیا اور پھر اس کی آنکھوں کے درمیان اور اس کے رخسار پر بوسہ دیا پھر کہا ہمیں حضرت دبری نے صنعاء میں اپنی سند کے ساتھ حدیث بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ **اِذَا اَحَبَّ اَحَدُکُمْ أخَاہُ فَلْیُعْلمه** (جب تم میں سے کوئی ایک اپنے بھائی سے محبت کرے تو اس کو جتادے۔ تو میں نے اس سے کہا تجھے حیا نہیں آتی۔ لواطت کرتے ہو اور حدیث میں جھوٹ بولتے ہو، یعنی حضور ﷺ کی حدیث کیلئے سند گھڑتے ہو۔ (۴۰۱)

پانچ سو احادیث گھڑنے والا

(حکایت) حضرت علی بن مسہر فرماتے ہیں، میں نے حمزہ الزیات کے ساتھ حضرت ابان بن ابی عیاش سے پانچ سو احادیث سنیں، یا اس سے زیادہ پھر مجھے حمزۃ الزیات نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا تھا۔ اور ان حدیثوں کو آپ علیہ السلام کے سامنے پیش کیا تو آپ ﷺ نے ان میں

---

(٤٠١) قلت لكنّ متن الحديث صحيح ، فقد أخرجه من حديث المقدام بن معدي كرب أحمد ٤ . ١٣٠ ، والبخاري في الأدب المفرد " (٥٤٢) وأبو داود (٥١٢٤) ، والترمذي (٢٣٩٣) ، والحاكم ١٧١/٤ ، بلفظ : " إذا أحب الرجل أخاه فليخبره أنه يحبه ، وإسناده صحيح ، وصححه ابن حبان (٢٥١٤) ، وقال الترمذي : حسن صحيح ، وله شاهد بسند صحيح من حديث أبي ذر عند أحمد ١٤٥/٥ و ١٤٧ ، وابن المبارك في " الزهد " (٧١٢) ، وابن وهب في " الجامع " ص ٣٦۔ سير اعلام النبلاء ٤٨٧/١٥۔

سے چند ایک کے سوا کسی ایک حدیث کو بھی نہ پہچانا وہ پانچ یا چھ حدیثیں تھیں جن کی آپ ﷺ نے تائید فرمائی تھی، چنانچہ میں نے ابان بن عیاش سے حدیثوں کے روایت کرنے کو ترک کر دیا تھا۔ (۴۰۲)

کیا میں نے جھوٹی حدیث بنا کر اچھا نہیں کیا؟

(حکایت) ابوالقاسم علی بن حسن الحافظ فرماتے ہیں مجھے ابن کادش نے کہا کہ فلاں نے حضرت علیؓ کے حق میں حدیث گھڑی ہے تو میں نے بھی حضرت ابوبکر کے حق میں ایک حدیث گھڑ دی ہے۔ تجھے خدا کی قسم کیا میں نے اچھا نہیں کیا؟ (۴۰۳)

جھوٹے راوی کا امتحان

(حکایت) حضرت ابوالقاسم بن عبدالسلامؒ فرماتے ہیں ہمارے پاس ابن دحیہ نام کا آدمی آیا اس نے کہا مجھے صحیح مسلم اور ترمذی یاد ہے تو میں نے پانچ حدیثیں ترمذی شریف سے اور پانچ مسند اور پانچ من گھڑت حدیثیں جمع کر کے جزو میں لکھ دیں۔ پھر میں نے ترمذی کی حدیث اس کے سامنے پیش کی تو اس نے کہا یہ صحیح نہیں ہے اور دوسری کے بارے میں کہا کہ میں اسے نہیں جانتا حالانکہ اس کو حدیث کا کچھ بھی پتہ نہیں تھا۔ (۴۰۴)

جھوٹی احادیث روایت کرنے والوں کا تعاقب کرنے والے محدثین

(حکایت) روایت ہے کہ ہارون الرشید نے ایک بے دین زندیق کو قتل

(۴۰۲) ۲۵/۱، والخبر في "الضعفاء" ورقة ١٤ للعقيلي، ومن طريقه رواه السيوطي في تحذير الخواص ص ١٤٠۔ سير اعلام النبلاء ٤٤٣/١١۔

(۴۰۳) سير اعلام النبلاء ٥٥٩/١٩۔

(۴۰۴) سير اعلام النبلاء ٣٩١/٢٢-٣٩٢۔

کرنے کے لیے گرفتار کیا تو اس نے کہا ان ہزار احادیث کا کیا کرو گے جو میں نے گھڑی ہیں تو ہارون الرشید نے کہا اے خدا کے دشمن تو ابو اسحاق الفزاری اور ابن المبارک کے سامنے کیا حیثیت رکھتا ہے وہ تمہاری ان جھوٹی حدیثوں کو حرف حرف کر کے سچی احادیث سے الگ کر دیں گے۔(۴۰۵)

رات کو عبادت اور دن کو حضورؐ پر جھوٹ گھڑنے والا راوی

(حکایت) ہیثم بن عدی فرماتے ہیں میرا مالک ساری رات کھڑے ہو کر نوافل پڑھتا تھا جب صبح ہوتی تھی تو جھوٹی حدیثیں سنانے کے لئے بیٹھ جاتا تھا۔(۴۰۶)

چار ہزار احادیث گھڑنے والے کی پریشانی

(حکایت) اسحاق بن راہویہؒ فرماتے ہیں بے دین لوگوں میں سے ایک آدمی نے توبہ کی وہ روتا تھا اور کہتا تھا میری توبہ کیسے قبول ہوگی میں نے چار ہزار حدیثیں گھڑی ہیں جو لوگوں کے درمیان گھوم رہی ہیں۔(۴۰۷)

(فائدہ) لیکن علماء کرام نے ہر زمانہ میں ہر طرح کی احادیث پر غور کر کے صحیح احادیث کو الگ، ضعیف کو الگ، موضوع کو الگ کتابوں میں لکھ دیا ہے اور الحمد للہ سچی احادیث جھوٹی حدیثوں سے جدا ہیں، اور جھوٹی سچی احادیث سے جدا ہیں۔

---

(٤٠٥)(سیر)

(٤٠٦) "تاریخ یحیی بن معین": ٢٢٦، و "تاریخ بغداد" ٥٣/١٤۔ سیر اعلام النبلاء ١٠٤/١٠۔

(٤٠٧) سیر اعلام النبلاء ٣٧٤/١١۔

باب نمبر-24

سوال وجواب کا سلیقہ

عمر پوچھنے کے بارہ میں لطیفہ

(حکایت نمبر-۲۴) مبرد فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے ہشام فوطی سے پوچھا آپ کتنے سال گنتے ہیں۔فرمایا ایک سے لے کر ہزار سے بھی زیادہ تک۔ کہا میرا یہ مقصد نہیں ہے آپ کے کتنے سن ہیں (سن کا معنی عمر بھی ہے اور دانت بھی) آپ نے فرمایا بتیس دانت ہیں اس نے پھر پوچھا، آپ کے کتنے سال ہیں، فرمایا میرے کوئی نہیں سب اللہ کے ہیں، اس نے کہا آپ کا سن (معنی عمر بھی ہے دانت بھی) کیا ہے۔فرمایا ہڈی کا ہے اس نے پھر پوچھا آپ کتنے کے ہیں، آپ نے فرمایا ماں اور باپ کا بیٹا ہوں، اس نے کہا آپ پر کتنے آئے، فرمایا اگر مجھ پر کوئی چیز آتی تو مجھے مار دیتی۔اس نے کہا آپ تباہ ہو جائیں، میں آپ سے کیسے پوچھوں، فرمایا کہ اس طرح پوچھو کہ آپ کی عمر کے کتنے سال گزر گئے ہیں۔(۴۰۸)

جواب کا اچھوتا انداز

(حکایت) کہا جاتا ہے کہ حجاج کے پاس جب حضرت عبدالرحمٰن بن عائذ کو پیش کیا گیا تو آپ سے حجاج نے کہا آپ نے کیسے صبح کی ہے فرمایا نہ اس طرح

(٤٠٨) سیر اعلام النبلاء ۵٤٧/۱۰۔

سے جیسے اللہ چاہتا ہے۔ اور نہ اس طرح سے جیسے شیطان چاہتا ہے اور نہ اس طرح سے جیسے میں چاہتا ہوں۔ کہا تم تباہ ہو جاؤ تم کیا کہہ رہے ہو۔ فرمایا ہاں اللہ چاہتا ہے کہ میں عابد وزاہد بن جاؤں اور میں ایسا نہیں ہوں اور شیطان چاہتا ہے کہ میں فاسق ہو جاؤں دین سے نکل جانے والا بن جاؤں اور میں ایسا بھی نہیں ہوں۔ اور میں چاہتا ہوں کہ میں گھر میں خلوت سے رہوں اور اپنے گھر میں امن و امان سے رہوں اور میں ایسا بھی نہیں رہا تو حجاج نے کہا بات کرنے میں ادب تو عراقی ہے اور پیدائش ان کی شام کی ہے اور جب ہم طائف میں ہوتے تھے تو ہمارے پڑوسی بھی ایسے ہوتے تھے ان کو چھوڑ دو۔ (۴۰۹)

امام ابن فورکؒ کی موت کا سبب

(حکایت) ابوعلی بن بناء کہتے ہیں کہ علی بن حسین العکبری نے حکایت بیان کی ہے کہ انہوں نے ابومسعود احمد بن محمد البجلی سے سنا فرمایا کہ امام ابن فورک سلطان محمود کے پاس گئے تو کہا یہ درست نہیں ہے کہ اللہ کے بارے میں یہ بیان کیا جائے کہ اللہ اوپر ہے اللہ کو یہ بھی لازم ہے کہ اللہ نیچے بھی ہے تو جو آدمی اس کو درست کہتا ہے اللہ اوپر ہے تو اس کو یہ بھی درست ہے کہ وہ یوں بھی کہہ سکتا ہے کہ اللہ نیچے بھی ہے تو سلطان نے کہا میں نے تو اللہ کی یہ صفت بیان نہیں کی کہ مجھ پر یہ اعتراض لازم آئے۔ بلکہ اللہ نے خود ہی اپنے متعلق اس بات کو بیان کیا ہے تو ابن فورک لاجواب ہو گئے اور جب وہاں سے نکلے تو فوت ہو گئے کہا جاتا ہے کہ اس جواب سے ان کا پتہ پھٹ گیا تھا۔ (۴۱۰)

---

(۴۰۹) سیر اعلام النبلاء ۴: ۴۸۵۔

(۴۱۰) سیر اعلام النبلاء ۱۷/۴۸۷۔

میں شیطان کی شادی میں شریک نہیں تھا

(حکایت) امام اعمشؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص امام شعبیؒ کے پاس آیا اور پوچھا کہ ابلیس کی بیوی کا کیا نام ہے فرمایا کہ یہ ایسی شادی ہے جس میں میں شریک نہیں ہوا تھا۔ (۴۱۱)

خلیفہ مامون تین آدمیوں سے لاجواب ہو گیا

(حکایت) خلیفہ مامون الرشید نے کہا کہ مجھے تین آدمیوں نے لاجواب کیا۔

میں ام ذی الریاستین فضل بن سہل کی ماں کے پاس اس کی عیادت کے لیے گیا اور کہا کہ تم اس پر افسوس نہ کرو کیونکہ میں اس کے عوض میں تمہارے سامنے موجود ہوں۔ تو اس نے کہا اے امیر المومنین میں ایسے بیٹے پر کیسے غم نہ کھاؤں کہ اس نے مجھے آپ جیسا بیٹا دیا ہے۔

مامون کہتا ہے کہ میرے پاس ایک جھوٹے نبوت کے دعویدار کو پیش کیا گیا میں نے کہا تم کون ہو کہا میں موسیٰ بن عمران ہوں۔ میں نے کہا تو تباہ ہو جائے موسیٰ کے تو معجزات تھے تم بھی وہ معجزات لے آؤ تاکہ میں تم پر ایمان لے آؤں۔ کہا کہ میں فرعون کے پاس معجزات لے کر گیا تھا اگر تم انا ربکم الاعلی (میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں) کا دعویٰ کرو۔ جیسا اس نے کہا تھا تو میں تمہارے سامنے بھی معجزات پیش کر دوں گا۔

اہل کوفہ اپنے ایک افسر کی شکایت لے کر میرے پاس آئے۔ ان میں سے ایک آدمی نے کہا یہ برا افسر ہے۔ پہلے سال میں ہم نے اپنے اثاثے اور زمین بیچی تھی۔ دوسرے سال میں ہم نے اپنا سامان بیچا اور تیسرے سال میں ہم وطن چھوڑ کر آپ کے سامنے پیش ہو گئے ہیں مامون نے کہا تم جھوٹ بولتے ہو وہ تو

(۴۱۱) ابن عساکر (عاصم عایذ) ۲۳۲۔ سیر اعلام النبلاء ۳۱۲/۴۔

اچھا آدمی ہے مجھے پتہ ہے کہ تم افسروں سے نالاں رہتے ہو اس نے کہا اے امیر المومنین آپ نے سچ کہا میں نے جھوٹ بولا ہے۔ آپ نے اس افسر کو ایک مدت تک ہمارے پاس رکھا ہے۔ باقی شہروں کو محروم رکھا ہے آپ اس کو کسی اور شہر کا افسر بنا دیں تا کہ اس کا انصاف ان کو بھی حاصل ہو جائے جیسے ہمیں حاصل ہوا تھا تو میں نے کہا خدا کی حفاظت کے بغیر یہاں سے اٹھ جاؤ میں نے اس افسر کو معزول کر دیا ہے۔ (۴۱۲)

امام اوزاعیؒ کے جواب کا طرز

(حکایت) محمد بن عبدالوہاب فرماتے ہیں کہ ہم ابو اسحاق الفزاریؒ کے پاس تھے انہوں نے امام اوزاعیؒ کا ذکر کیا اور فرمایا یہ عجیب شخص تھے ان کی عجیب شان تھی ان سے کسی چیز کے بارے میں جب سوال کیا جاتا تھا جس کے متعلق ہمارے پاس حدیث موجود ہوتی تھی تو یہ خدا کی قسم ایسا جواب دیتے تھے جو حدیث کے الفاظ کے بالکل مناسب ہوتا تھا نہ اس سے کوئی بات زیادہ بیان کرتے تھے نہ کم۔ (۴۱۳)

خلافت سیدنا صدیق اکبرؓ پر عجیب استدلال

(حکایت) حضرت ابو بکر بن عیاشؒ فرماتے ہیں کہ مجھے ہارون الرشید نے کہا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کو کس طرح سے خلیفہ بنا دیا گیا تھا میں نے کہا اے امیر المومنین اللہ بھی خاموش رہا اور رسول بھی خاموش رہے اور مومنین بھی خاموش رہے اس نے کہا خدا کی قسم تمہارے جواب نے مجھے تاریکی کے سوا کسی چیز کا اضافہ نہیں کیا میں نے کہا رسول اللہ ﷺ آٹھ دن بیمار رہے آپ کے پاس

(۴۱۲) "مروج الذھب" ۳۵/۷-۳۸۔ سیر اعلام النبلاء ۲۸۰/۱۰-۲۸۱۔
(۴۱۳) سیر اعلام النبلاء ۱۳۰/۷۔

حضرت بلالؓ آتے رہے لیکن حضور ﷺ نے فرمایا کہ ابوبکرؓ کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔ تو حضرت ابوبکرؓ نے لوگوں کو آٹھ دن تک نماز پڑھائی اور وحی نازل ہوتی رہی حضور ﷺ بھی خاموش رہے کیونکہ اللہ پاک بھی خاموش تھے اور مومن بھی خاموش رہے کیونکہ حضور ﷺ بھی آپ کی امامت پر خاموش تھے ہارون الرشید نے اس جواب کو پسند کیا اور کہا اللہ تعالیٰ آپ کے علم میں برکت دے۔ (۴۱۴)

ایک سوال کا عجیب حل

(حکایت) سیدنا بشر بن حارثؒ فرماتے ہیں کہ حضرت معافی حدیث اور مسائل فقہ کے بڑے حافظ تھے میں نے آپ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو کسی آدمی سے کہتا ہے یہاں بیٹھو۔ یہاں سے نہ جانا۔ تو آپ نے فرمایا وہ آدمی اس وقت تک بیٹھا رہے کہ نماز کا وقت آجائے۔ جب نماز کا وقت آجائے تو وہ اٹھ کر وہاں سے جا سکتا ہے۔ (۴۱۵)

استواء علی العرش کا مسئلہ اور اس کا حل

(حکایت) حضرت سلمویہ بن عاصمؒ فرماتے ہیں کہ حضرت بشر بن حارث نے حضرت منصور بن عمار کی طرف آیت

الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى. (طٰه:۵)

(ترجمہ) رحمٰن جو عرش پر جلوہ گر ہے۔

کے متعلق لکھا ہے کہ اللہ کس طرح سے عرش پر مستوی ہوتے؟

تو انہوں نے آپ کی طرف لکھا کہ اللہ کا استواء غیر محدود ہے اس کے متعلق

---

(۴۱۴) سیر اعلام النبلاء ۸/۴۴۵۔

(۴۱۵) سیر اعلام النبلاء ۹/۸۲۔

جواب دینا تکلف ہے اور اس کے متعلق سوال کرنا بدعت ہے اور اس سب پر ایمان رکھنا واجب ہے۔ (۴۱۶)

میزان اعمال کے پلڑے سونے کے ہیں یا چاندی کے

(حکایت) عبدالملک بن حبیبؒ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت زیاد بن عبدالرحمٰن کے پاس تھے کہ ایک بادشاہ کی طرف سے آپ کے پاس ایک خط آیا۔ آپ نے اس کا جواب لکھا اور اس پر اپنی مہر لگائی پھر ہمیں فرمایا کہ اس نے میزان کے دو پلڑوں کے بارے میں پوچھا ہے کہ وہ سونے کے ہوں گے یا چاندی کے تو میں نے اس کو یہی لکھا ہے:

مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمرءِ تَرْكُهُ مَالَا يَعْنِيْهِ.

(آدمی کے اسلام کی خوبیوں میں سے ہے کہ وہ لایعنی چیزوں کو چھوڑ دے۔ (۴۱۷)

جاسوس یا عالم

(حکایت) حضرت خلالؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالفضل بن بندارؒ ایک راستے پر چل رہے تھے آپ کے پاس روٹی اور حلوہ (فانیذ) موجود تھا۔ ڈاکوؤں

(۴۱۶) "تاریخ بغداد" ۷۶/۱۳۔ سیر اعلام النبلاء ۹/۹۷-۹۸۔

(۴۱۷) اقتباس من حدیث حسن رواہ الترمذي (۲۳۱۸) في الزهد من حديث أبي هريرة، ورواه مالك في الموطأ ۹۰۳/۲ في حسن الخلق: باب ما جاء في حسن الخلق، والترمذي (۲۳۱۹) في الزهد عن علي بن الحسين مرسلا، ورواه الطبراني في "الأوسط" عن زيد بن ثابت، وابن عساكر عن الحارث بن هشام، والحاكم في "تاريخه" عن علي بن أبي طالب، وأبو أحمد الحاكم في "الكنى" عن أبي ذر، وهو الحديث الثاني عشر من الأربعين النووية. وقد شرحه الحافظ ابن رجب شرحا نفيسا في "جامع العلوم والحكم" ص ۱۰۵، ۱۱۱ فراجعه۔ سیر اعلام النبلاء ۳۱۲/۹۔

نے راستے میں چاہا کہ ہم اس کو آپ سے چھین لیں۔ تو آپ نے اپنی لاٹھی سے ان کو بھگا دیا۔ آپ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ یہ حلال کی چیزیں تھیں اور حلال کی چیزیں بہت کم میسر ہوتی ہیں۔

ایک مرتبہ آپ کرمان میں ہلکی اور خستہ حالت میں داخل ہوئے اس حال میں کہ آپ پرانے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ آپ کو بادشاہ کی طرف پکڑ کر لے جایا گیا اور پکڑنے والوں نے کہا یہ جاسوس ہے۔ بادشاہ نے آپ سے مخاطب ہو کر کہا کیا خبر ہے آپ نے فرمایا تم زمین کی خبر پوچھتے ہو یا آسمان کی۔ اگر تم مجھ سے آسمان کی خبر پوچھتے ہو تو كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ. [الرحمن: ۲۹] (ہر روز وہ ایک کام میں ہے) اور اگر تم مجھ سے زمین کی خبر کے بارے میں پوچھتے ہو تو كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ. [الرحمن: ۲۶] (جو کوئی زمین پر ہے فنا ہو جانے والا ہے)۔

تو بادشاہ آپ کی گفتگو سے حیران ہوا۔ آپ کی عزت کی اور آپ کی خدمت میں مال پیش کیا لیکن آپ نے اس کو قبول نہ فرمایا۔ (۴۱۸)

شمس الائمہ حلوانیؒ اور سیف الدین البقالیؒ کا سوال وجواب

فتاویٰ ظہیریہ میں لکھا ہے کہ بلغاریہ سے امام شمس الائمہ الحلوانیؒ کے پاس ایک سوال آیا کہ ہمارے ہاں سال کی چھوٹی راتوں میں مغرب کی سرخی ابھی غائب نہیں ہوئی ہوتی کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔ تو آپ نے جواب میں لکھا کہ ایسی صورت میں تم پر عشاء کی نماز کی قضاء واجب ہے پھر خوارزم میں شیخ کبیر سیف الدین البقالیؒ کے پاس یہی سوال پیش کیا گیا تو آپ نے فتویٰ دیا کہ یہ نماز اس صورت میں تم پر فرض نہیں ہے۔

جب یہ جواب شمس الائمہ کو معلوم ہوا کہ تو آپ نے ایک شخص کو بھیجا کہ وہ

(۴۱۸) "معرفة القراء الكبار" ۱/۳۳۸۔ سير اعلام النبلاء ۱۸/۱۳۸۔

جامع مسجد خوارزم میں سب لوگوں کے سامنے حضرت سیف الدین البقالیؒ سے یہ سوال کرے کہ آپ اس شخص کے بارے میں کیا فتویٰ دیتے ہیں جو پانچ نمازوں میں سے ایک نماز کے فرض ہونے کو ساقط کردے کیا اس کو کافر قرار دیا جائے گا؟ تو شیخ ؒ نے بہت خوبصورت جواب دیا فرمایا آپ اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں جس کے دونوں ہاتھ اس کی کہنیوں سمیت کاٹ دیئے گئے ہوں یا اس کے دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت کاٹ دیئے گئے ہوں تو اس کے لئے وضو کے فرائض کتنے باقی رہ جائیں گے؟ سائل نے عرض کیا تین کیونکہ چوتھے کا محل ہی باقی نہیں رہا۔ تو آپؒ نے فرمایا پانچویں نماز کا مسئلہ بھی ایسے ہی ہے۔ تو جب یہ جواب حضرت شمس الائمہ الحلوانیؒ کو پہنچا تو آپ نے اس کو پسند فرمایا اور اس پر فتویٰ جاری فرمادیا۔ (۴۱۹)

(فائدہ) اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے کہ ایسے مقامات پر عشاء کی نماز فرض ہوگی یا نہیں؟ بعض نے یہی قول اختیار کیا جو بھی اوپر مذکور ہوا اور بعض نے کہا کہ اس نماز کی قضا کی جائے گی یہ آخری قول راجح ہے۔ ..... (امداد اللہ انور)

جنید بغدادیؒ کا اختلافِ اقوال علماء میں تبحر

ایک عالم دین نے ایک مسئلہ کے متعلق تحقیق کر کے تقریباً سات اقوال جمع کئے اور بدگمانی سے شیخ جنید بغدادیؒ سے پوچھا کہ اس مسئلہ میں علماء کے کتنے اقوال ہیں؟ آپؒ نے فرمایا آٹھ، سات وہ بھی بیان کئے اور آٹھواں اور بھی اور تلاش کرنے سے وہ آٹھواں قول بھی مجھے مل گیا، تو میری بدگمانی دور ہوگئی کہ میں سمجھتا تھا کہ جنید بغدادیؒ صرف صوفی ہیں عالم نہیں۔

---

(۴۱۹) ملا مسکینؒ شرح کنز الدقائق۔

شہزادے عالم نحو کے جوتے سیدھے کر رہے تھے

خلیفہ مامونؒ نے امام فرّاءؒ کو اپنے دونوں بیٹوں کو نحو پڑھانے کے لئے مقرر کیا، ایک دن فرّاءؒ اپنے کسی کام کے لئے اٹھنے لگے تو دونوں شہزادے حضرت فرّاءؒ کی جوتی اٹھا کر پیش کرنے کے لئے دوڑے، اور آپس میں الجھ گئے کہ کون پیش کرے، پھر اس پر صلح کی کہ ہر ایک ایک پیر پیش کرے، چنانچہ دونوں نے اپنے استاد کو اس طرح سے جوتے پہنا دیئے مامون کا ایک خبر گیر تھا جو ہر چیز کی مامون کو اطلاع پہنچاتا تھا، اس نے یہ بات بھی اس کو پہنچادی تو اس نے حضرت فرّاءؒ کو بلوا بھیجا، جب حضرت فرّاءؒ تشریف لائے تو مامون نے ان سے پوچھا لوگوں میں سب سے زیادہ عزت کس کی ہے؟ فرمایا: میں امیر المؤمنین سے زیادہ کسی کو عزت والا نہیں جانتا مامون نے کہا کیوں نہیں بلکہ وہ شخص زیادہ عزت والا ہے کہ جب وہ اٹھتا ہے، تو اس کے لئے مسلمانوں کے دو ولی عہد جوتے پیش کرنے کے لئے لڑتے ہیں حتیٰ کہ ہر ایک اس بات پر راضی ہو جاتا ہے کہ جوتے کا ایک ایک پیر پیش کرے۔ (۴۲۰)

---

(۴۲۰) تاریخ بغداد ج ۱۴ ص ۱۵۔

الحمدللہ!

اللہ تبارک وتعالیٰ کی توفیق سے اکابر اور ان کے علم کے متعلق کچھ حکایات وحالات اور علمی لطائف وعجائبات کا تذکرہ لکھنے کا موقعہ ملا ہے اللہ کرے قارئین کو اس سے مکمل فائدہ حاصل ہو اور وہ بھی اسی طرح سے اکابر کے نقش قدم پر چل کر اسلام کی اور اس کے علوم کی کچھ ایسی نمایاں خدمات کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔

فقط والسلام

طالب دعا امداد اللہ انور

۱۳ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ

مطبوعہ تصانیف وتراجم

حضرت مولانا مفتی امداد اللہ انور مدظلہ

رابطہ نمبر: 0300-6351350=061-4012566

آنسوؤں کا سمندر پانچ سو اسلامی کتابوں کے مصنف اور خطیب زمانہ امام ابن جوزی (وفات 597ھ) کے 32 مواعظ اور عبرتوں پر مشتمل (بحر الدموع) "آنسوؤں کا سمندر" ہر مسلمان کی اصلاح اعمال اور فکر آخرت کیلئے خوبصورت کتاب اور دلچسپ مضامین کا مرقع اور مقبول عام وخواص کتاب ہے۔ صفحات 336 مجلد، ہدیہ

استغفارات حضرت حسن بصریؒ البتہ استغفارات پر مشتمل آنحضرت ﷺ اور حضرات اولیاء صدیقین کا خاص تحفہ جن کی برکت سے رزق میں وسعت، گناہ معاف، قیامت کی گھبراہٹ سے حفاظت جہنم سے نجات، اور اللہ کی خاص رحمت وولایت حاصل ہوتی ہے اور مصیبتیں دور ہوتی ہیں۔ مع اضافہ فضائل استغفار از حضرت مفتی امداد اللہ انور صاحب۔

اسرار کائنات اللہ کی عظمت کے دلائل عرش، کرسی، تجلیات خداوندی، لوح وقلم، آسمان، زمین، سورج، چاند، ستارے، بادل، بارش، کہکشاں، آسمانی اور زمینی مخلوقات اور تحت الثریٰ اور اس سے نیچے کی مخلوقات، تسبیحات حیوانات، مراحل تخلیق کائنات، سمندری مخلوقات، عالم حیوانات اور عجائبات انسان، قرآن، حدیث، صحابہ، تابعین، محدثین اور مفسرین کی بیان کردہ حیرت انگیز تفصیلات انسانی عقل اور سائنسی آلات سے ماورا مخلوقات اسلامی سائنس اور دیگر بہت سے عنوانات پر مشتمل اردو زبان میں پہلی کتاب۔ سائز 16×36×23 صفحات 300 مجلد، ہدیہ

اسم اعظم اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کے متعلق اکابرین اسلام اور اولیاء امت کے تقریباً اسی اقوال اور ان کے دلائل برکات اور تفصیلات پر مشتمل جامع تذکرہ۔ سائز 16×36×23 صفحات 152 مجلد، ہدیہ

اکابر کا مقام عبادت انبیاء کرام، صحابہ عظام اور اکابر اولیاء کی بارگاہ خداوندی میں عبادت، نماز، تہجد، اذکار، دعائیں، قلبی کیفیات، روحانی توجہات، ہر صفحہ مؤمن کی عملی زندگی کیلئے قابل تقلید، ولایت کاملہ خاصہ کے حصول کا جذبہ پیدا کرنے والی اور ولی بنانے والی عظیم ترین تصنیف۔ سائز 16×36×23 صفحات 320 مجلد، ہدیہ

اوصاف ولایت "طبقات الصوفیة" امام ابو عبد الرحمن سلمی (م ۴۱۲ھ) کی شاندار تالیف، پہلی چار صدیوں کے ایک سو اکابر اولیاء کا سوانحی خاکہ، ارشادات، ولایت، عبادت، اخلاق اور زہد کے اعلیٰ مدارج کی تفصیلات ہر مسلمان کیلئے حصول ولایت ومحبت الٰہیہ کے رہنما اصول، سچے اولیاء کرام کی پہچان کے صحیح طریقے۔

بادشاہوں کے واقعات ترجمہ (۱) التبر المسبوک فی سیر الملوک امام غزالیؒ (۲) الشفاء فی مواعظ الملوک والخلفاء امام ابن الجوزیؒ اصول بادشاہت، عدل وسیاست، سیاست وسیرت وزراء، اہل نظام کے آداب، بادشاہوں کی بلند ہمتی، حکماء کی دانشمندی، شرف عقل وعقلاء، عورتوں کی حکایات اور دیانت وپاکیزگی، حکمرانوں کیلئے اسلاف کے مواعظ، سے متعلق حکمت ودانش کے سینکڑوں عجیب وغریب واقعات وحکایات۔

تاریخ جنات وشیاطین عالم اسلام کے مشہور مصنف امام جلال الدین سیوطی کی کتاب "لقط المرجان فی احکام

المرجان" کا اردو ترجمہ جو جنات اور شیاطین کے احوال، کرتوت، حکایات وغیرہ پر لکھی جانے والی تمام مستند کتابوں کا نچوڑ اور قرآن و حدیث کی روشنی میں جنات اور شیاطین کا بہترین توڑ ہے۔ سائز 16×36×23 صفحات 432 مجلد، ہدیہ

جواہر الاحادیث: ترجمہ "کنوز الحقائق من حدیث خیر الخلائق" محدث عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۳۱ھ)، (۶۷۴۴) احادیث نبویہ پر مشتمل آدھی آدھی سطر کی احادیث، علوم نبویہ کا بے بہا خزانہ، ان احادیث کے علوم و معانی کو دیکھنے سے انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے، ہر عنوان پر مختصر احادیث یاد کرنا بہت آسان، من گھڑت احادیث سے خالی مختصر احادیث نبویہ کا سب سے بڑا ذخیرہ۔ سائز 16x36x23 صفحات 900 مجلد، ہدیہ

جنت کے حسین مناظر: قرآن پاک، کتب حدیث، امام عبدالملک بن حبیب قرطبی، امام ابن ابی الدنیا، امام بیہقی، امام ابو نعیم اصبہانی، امام ابن کثیر، امام ابن قیم، امام جلال الدین سیوطی اور امام قرطبی کی جنت کے موضوع پر تحریر کردہ بے مثال کتابوں کا جامع شہ پارہ، ہر مضمون عجائبات جنت اور حسین مناظر کا مرقع، تمام مسلمانوں کیلئے نادر تحفہ۔ ساڑھے تین سو کتب سے ماخوذ۔

جہنم کے خوفناک مناظر: اردو زبان میں اپنے موضوع کی پہلی مستند اور تفصیلی کتاب، امام ابن رجب حنبلی (وفات 795ھ) کی "التخویف من النار" کا اصل صحیح اردو ترجمہ جو دوزخ اور دوزخیوں کے حالات کا مکمل آئینہ دار، دیدہ ور دل کیلئے عبرت اور نہایت ہی اصلاحی کتاب ہے۔ سائز 16×36×23 صفحات 352 مجلد، ہدیہ

رحمت کے خزانے: امام ابن کثیر کے استاذ محدث عظیم شرف الدین دمیاطی کی تالیف المتجر الرابح فی ثواب العمل الصالح کا اردو ترجمہ مع تشریحات اسلاف محدثین نے ہر قسم کے نیک اعمال کے ثواب و انعامات کے متعلق جو کتب تصنیف فرمائی ہیں تقریباً ان سب کو اس کتاب میں انتہائی شاندار طریقہ سے مرتب کیا گیا ہے، ہر حدیث سے مطالعہ سے گنہگار مسلمانوں کی بخشی کے اسباب اور نیک اعمال کے بدلہ میں خدا کی رحمت سے لٹائے جانے والے خزانوں کی بیش بہا تفصیلات اور شوق عمل صالح اس کتاب کا سرمایہ ہیں۔ سائز 16×36×23 صفحات 624 مجلد، ہدیہ

ساٹھ علوم: امام رازی کی کتاب حدائق الانوار فی حقائق الاسرار (المعروف بہ ستینی) کا ترجمہ، تفسیر، حدیث، فقہ، مناظرہ، قراءت، شعر، منطق، طب، تعبیر خواب، تشریح الاعضاء، فراست، طبیعات، مغازی، ہندسہ، الہیات، تعویذات، فلکی نظام، آلات حرب، اسرار شریعت، ادویہ، دعائیں، اسماء الرجال، صرف، نحو، وراثت، عقائد، تواریخ، سمیت ساٹھ علوم کا دلچسپ اور عجیب وغریب خزانہ۔ سائز 16×36×23 صفحات 408 مجلد، ہدیہ

سیلاب مغفرت: کتاب التوابین تالیف امام موفق ابن قدامہ، ترجمہ مولانا محمد ریاض صادق، مقدمہ مولانا مفتی امداد اللہ انور۔ توبہ کرنے والوں کے شاندار واقعات۔ سائز 16x36x23 صفحات 336 مجلد، ہدیہ

صحابہ کرامؓ کے جنگی معرکے: مؤرخ اسلام علامہ واقدی (وفات 207ھ) کی مشہور زمانہ تاریخی کتاب فتوح الشام عربی کا نہایت عالیشان ترجمہ از مولانا حکیم شبیر احمد سہارنپوری اور انتخاب، تسہیل اور عنوانات وغیرہ از مفتی محمد امداد اللہ انور، صحابہ کرامؓ کی دنیاوی طاقتوں سے ٹکر کے لازوال کارنامے، صحابہ کرام کی زورآوری، سپہ سالاری، فتح مندی، شجاعت و استقلال کی پندرہ معرکۃ الآراء جنگوں کے تفصیلی مناظر، نہایت دلچسپ، حیرت انگیز، ولولہ انگیز واقعات، عظمت صحابہ کی بہترین ترجمان، جہاد فی سبیل اللہ کے احیاء کی شاندار کوشش، ہر مسلمان کے مطالعہ کی زینت،

افواج اسلام کیلئے صحابہ کرام کے معرکوں کا زرین تحفہ۔ سائز 16×36×23 صفحات 500 جلد، ہدیہ

[illegible] علم صرف کے قواعد اور ابواب پر مشتمل جامع اور مختصر تالیف از حضرت مولانا محمد ریاض صادق مدظلہ سائز 16×36×23 صفحات 272 مجلد، ہدیہ

عشق مجازی کی تباہ کاریاں چھٹی صدی ہجری کے عظیم خطیب، محقق، مصنف، محدث امام ابن جوزیؒ (وفات 597ھ) کی مایہ ناز عربی تصنیف ''ذم الھوی'' کا اردو ترجمہ، شہوات اور عشق مجازی کی خرابیاں، عورتوں اور لڑکوں کے ساتھ بدنظری، زنا اور لواطت کی حرمت اور سزائیں، عشق مجازی اور بدنظری کے علاج، شادی اور نکاح کی ترغیب، عاشقوں پر عشق کی دنیاوی آفات، لیلیٰ اور مجنوں کے واقعات عشق، عاشقوں اور معشوقوں کے خطرناک واقعات اور حالات پر مشتمل چھٹی صدی اسلامی کے سب سے بڑے مصنف کا عجیب و غریب دلچسپ مرقع، بار بار پڑھی جانے والی کتاب، انداز بیان نہایت آسان اور سلیس۔ سائز 16×36×23 صفحات 349 مجلد، ہدیہ

فرشتوں کے عجیب حالات محدث عظیم امام جلال الدین سیوطی کی کتاب ''الحبائک فی اخبار الملائک'' کا سلیس اردو ترجمہ، جس میں مشہور اور غیر مشہور فرشتوں کے احوال اور اللہ کی قدرت و عظمت کی تقریباً 404 احادیث مبارکہ اور 395 ارشادات صحابہ و تابعین وغیرہ کو بڑی عرق ریزی سے یکجا کیا گیا ہے آخر میں فرشتوں کے متعلق عقائد و احکام کو بھی جامع شکل میں مزین فرمایا ہے۔ مترجم نے احادیث کے حوالہ جات کے ساتھ دوسری بہت سی خوبیاں ترجمہ میں جمع کر دی ہیں انتہائی قابل دید کتاب ہے۔ سائز 16×36×23 صفحات 496 جلد، ہدیہ

فضائل حفاظ القرآن جدید اضافات کے ساتھ فضائل حفاظ، فضائل اساتذہ حفظ اور حفاظ کے والدین اور تلاوت کے فضائل کو مدلل طریقہ سے سینکڑوں کتب حدیث کے حوالہ سے مستند کر کے جمع کیا ہے مشہور و مقبول کتاب۔ سائز 16×36×23 صفحات 336 مجلد، ہدیہ

قبر کے عبرتناک مناظر علامہ سیوطیؒ کی شرح الصدور باحوال الموتی و القبور کا اردو ترجمہ بنام نور الصدور از حضرت مولانا محمد عیسیٰ صاحب، موت، شدت موت، عالم ارواح، احوال اموات، ارواح کی باہمی ملاقات، قبر کی گفتگو، قبر میں سوال و جواب، عذاب قبر، قبر میں مؤمن کے انعامات، قبر اور مردوں کے متعلق مستند عبرتناک حکایات۔ سائز 16×36×23 صفحات 300، ہدیہ

قیامت کے ہولناک مناظر علامہ جلال الدین سیوطیؒ کی احوال قیامت کے متعلق جامع تصنیف البدور السافرۃ فی امور الآخرۃ کا اردو ترجمہ، دنیا کی تباہی، میدان محشر، اعمال کی شکلیں، وزن اعمال، شفاعت، حوض، پل صراط، نیک مسلمان، گناہگاروں اور کافروں، منافقوں کے تفصیلی حالات، قیامت کی ہولناکیاں، قیامت کے انعامات، حساب، بخشش، رحمت، عذاب، انتقام وغیرہ کی تفصیل پر سب سے زیادہ مستند مجموعہ احادیث۔ سائز 16×36×23 صفحات 480، ہدیہ

کرامات اولیاء امام غزالی، امام ابن جوزی، شیخ شہاب الدین سہروردی، ابو اللیث سمرقندی، استاذ قشیری اور دیگر ائمہ تصوف کی کتب میں منتشر کرامات اولیاء کو قطب مکہ حضرت امام محمد بن عبداللہ یافعی یمنیؒ نے ''روض الریاحین'' میں جمع کیا، یہ ''کرامات اولیاء'' اسی کتاب کا انتخاب ہے اس کے مطالعہ سے انسان کو اللہ تعالیٰ کی محبت اور نیک اعمال کی توفیق نصیب ہوتی

ء اور اولیاء کے مقامات محبت الٰہی کے مطالعہ کا نفیس تحفہ ہے۔ سائز 16×36×23 صفحات 304 مجلد ہدیہ

لذت مناجات انبیاء کرام، ملائکہ، صحابہ، اہل بیت، فقہاء و مجتہدین، تابعین، محدثین، مفسرین، اولیاء اللہ، بزرگ خواتین، عابدین، زاہدین، خلفاء، سلاطین، مجاہدین اور عوام مسلمین کی والہانہ الہامی دعاؤں اور تسبیحات سے جگر پارے، منظوم و منثور عربی، اردو اور فارسی کی قلب و روح کو تڑپا دینے والی دعائیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ نسبت قائم کرنے والی مناجاتیں۔ جدید موضوع پر پہلی اور جامع تصنیف۔ سائز 16×36×23 صفحات 504 مجلد ہدیہ

محبوب کا حسن و جمال محبوب کائنات حضرت محمد ﷺ کی صورت و سیرت کے وہ تمام پہلو جن کے مطالعہ سے آپ ﷺ کی شکل و شباہت کا عمدہ طریقہ سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے اور سیرت کو سمجھا جا سکتا ہے۔ شیوں عنوانات پر خصائل و شمائل پر مشتمل کتب سے محبت رسول ﷺ کا بہترین مجموعہ مفتی محمد سلیمان کے قلم اور مفتی امداد اللہ انور صاحب کی نظر ثانی اور پیش لفظ کے ساتھ۔ سائز 16 × 36 × 23 صفحات 256 مجلد ہدیہ

معجزات رسول اکرم مؤلف علم الصیغہ حضرت مفتی عنایت احمدؒ کی لطیف کتاب الکلام المبین آیات رحمۃ للعالمین آنحضرت ﷺ کی صداقت کے دلائل۔ معجزات عالم معانی، معجزات ملائکہ، معجزات عالم انسان، معجزات عالم جنات، معجزات علوی، معجزات عالم بسائط، معجزات جمادات، معجزات نباتات، معجزات حیوانات۔ تسہیل و تزئین مولانا مفتی امداد اللہ انور۔ سائز 16x36x23 صفحات 416 مجلد، ہدیہ

مناجاۃ الصالحین (عربی) لذت مناجات کا عربی ایڈیشن، حضرات انبیاء کرام، ملائکہ، صحابہ، اہل بیت، فقہاء و مجتہدین، تابعین، محدثین، مفسرین، اولیاء اللہ، عابدین، زاہدین، خلفاء، سلاطین، مجاہدین، عوام مسلمین کی الہامی دعاؤں اور تسبیحات کے جگر پارے۔ دل بلا دینے والی منثور و منظوم دعائیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ نسبت قائم کرنے والی مناجاتیں جدید موضوع پر دنیا بھر میں مفتی امداد اللہ انور صاحب کی پہلی اور جامع عربی تصنیف۔ سائز 16x36x23 صفحات 300 مجلد، ہدیہ

منتخب حکایات امام غزالی اور امام یافعی کی کتب سے منتخب ایسی حکایات جن میں اکابر اولیاء کے مقامات، کرامات، مکاشفات، عبادت اور تعلق مع اللہ کو ذکر کیا گیا ہے اللہ کی طرف کھینچنے والی شاندار کتاب۔ سائز 16 ×36×23 صفحات 304 مجلد ہدیہ

نفیس پھول امام ابن جوزی کی کتاب "صید الخاطر" کا ایک جلد میں سلیس اور مکمل اردو ترجمہ سینکڑوں علمی مضامین کے گرد گھومتی ہوئی ایک اچھوتی تحریر قرآن، حدیث، فقہ، عقائد، تصوف، تاریخ، خطابت، مواعظ، اخلاقیات، ترغیب و ترہیب، دنیا اور آخرت جیسے عظیم اسلامی مضامین کا تخلیقی شہ پارہ جس کو امام ابن جوزیؒ اپنی ستر سالہ علمی اور تجرباتی فکر و نظر کے ساتھ دوران تصنیف و تالیف جمع فرماتے رہے اس کتاب کا حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید انور نے ترجمہ کیا ہے اور نظر ثانی اور تسہیل حضرت مولانا مفتی محمد امداد اللہ انور دامت برکاتہم نے کی ہے۔ صفحات تقریباً 448 جلد ہدیہ